ادب فارسی

حصہ دوم

ایس - اے حسن - ایم - اے - ایم - ایف

ادب فارسی

حصہ دوم

اینگلو ورناکیولر مدارس کے درجہ ہشتم کے لئے

مؤلفہ

ایس۔ اے۔ حسن۔ ایم۔ اے۔ ایم۔ الیٹ

پبلشرز۔ نند کشور اینڈ برادرز

بنارس

سنہ ۱۹۳۶ء

قیمت ۱۰/

باہتمام پنڈت بشمبھر ناتھ بھارگو اسٹنڈرڈ پریس الہ آباد میں چھپا

مقدمہ

اینگلو ورناکیولر مدارس کے ساتویں اور آٹھویں جماعتوں کے لئے یہ دو مختصر کتابیں ادب فارسی حصہ اوّل و دوم ٹکسٹ بک کمیٹی کے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔ بحمداللہ ان کتابوں کا انتخاب کمیٹی کی مجوزہ Criteria کے بالکل مطابق ہے۔

ضروریات زمانہ کا لحاظ کرتے ہوئے یہ کتابیں انگریزی کتب درسیہ کے نمونہ پر استقرائی طرز تعلیم کے بموجب ابتدائی فارسی پڑھنے والے طلبا کی استعداد کا خیال کرکے نہایت ہی دلچسپ پیرایہ میں لکھی گئی ہیں کہ جن کے مضامین کی طرف طلبا کی پوری رغبت ہو

اس انتخاب میں جدید و قدیم مصنفین و اہل زبان شعرا کا کافی ذخیرہ مہیا کرتے ہوئے سبقوں کی ترتیب تدریجی حیثیت سے اس طرح کی گئی ہے کہ جیوں جیوں طلبا آگے بڑھتے جائیں سمجھنے کی قوت اور استعداد علمی بڑھتی جائے تاکہ رفتہ رفتہ مشکل اسباق اور تخیلی مضامین بخوبی آسانی کیساتھ سمجھ سکیں۔

اس انتخاب کی بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ اس کے دروس اس طرح سے مرتب کئے گئے ہیں کہ اسما اور افعال کی ضروری قواعد مثلاً اصول و گردان اور مشتقات بغیر کسی قواعد کی کتاب پڑھے ہوئے بآسانی سمجھ میں آسکیں اور ہر قسم کے افعال اور اُن کا صحیح استعمال ذہن نشین ہوجائے۔

نثر کی طرح نظمیں بھی قدیم و جدید دونوں رنگ کی ہیں جو اخلاقی تاریخی اور وطنی مضامین پر مشتمل ہیں۔

ہر سبق کے بعد مشقی سوالات کافی طور سے دئے گئے ہیں جس سے طلبا کی قابلیت کا اندازہ ہوتا جائے۔ اصل سبق بھی اچھی طرح سمجھ میں آجائے اور ان کو تحریر و تقریر کی مشق بھی ہوجائے۔

ادب فارسی کا پہلا حصّہ کئی باب میں منقسم ہے۔ باب اول میں کلمات مفردہ اور روزمرّہ کے ایسے مختصر جملے استعمال کئے گئے ہیں جن سے قواعد زبان تراکیب اسما اور افعال کی مختلف صورتیں سمجھ میں آسکیں۔ باب دوم میں متفرقات جملے اور مکالمات درس قایم کرکے اس طرح بیان کئے گئے ہیں کہ جدید فارسی میں گفتگو کرنے کی پوری مشق ہوسکے۔ عمدہ بول چال کے چلے کے جملے جمع کئے گئے ہیں جو اکثر حرفوں اور لفظوں کی تبدیل سے معنے میں فرق پیدا کردیتے ہیں اور گفتگو میں مختلف اقسام کی اظہار مطالب کے وقت مستعمل ہوتے ہیں۔ اس باب میں اچھے اور عمدہ نئے لفظوں کا کافی

ذخیرہ مہیا کر دیا گیا ہے جس کو طلباء محاورے کی ترکیب سے ہر موقع پر علیحدہ زور دار بنا کر استعمال کر سکیں۔ ایک لفظ کو اگر مختلف طرح سے ادا کریں تو لب و لہجہ و معمولی حرکت کی تبدیلی سے ہر دفعہ نئے معنے پیدا کر دے۔ غرضکہ تمام ضروریات کے اسما اُن کے افعال اور مواقع استعمال بار بار اس طرح دکھا دیئے گئے ہیں کہ غور سے پڑھنے کے بعد گفتگو کے لئے کسی دوسری کتاب کی ضرورت باقی نہ رہے تیسرے باب میں مستعمل ضرب الامثال مفید نصائح اور کار آمد نکات و لطائف وغیرہ بیان کئے گئے ہیں جو علاوہ زباندانی کے طلبا کے اخلاق پر اچھا اثر ڈال سکیں۔ آخر میں آسان آسان نظمیں ہیں جو بری عادات و اطوار کے خراب نتائج اور اچھے اخلاق کے اچھے ثمرات ظاہر کرتی ہیں اور مواساۃ ہمدردی اور وطن پرستی کی طرف راغب کرتی ہیں۔

ادب فارسی کے حصہ دوم میں جغرافیہ۔ سائینس۔ تاریخ۔ اصول حفظان صحت۔ اخلاق۔ پند و موعظت۔ فلسفیانہ اقوال حکایات اور لطائیات قصے کہانیاں متعلقات نباتات۔ جمادات۔ حیوانات۔ انسان وغیرہ غرضکہ تمام مفید علمی۔ اخلاقی اور معاشرتی مضامین بعنوان پسندیدہ اور بوجوہ احسن اکٹھا کئے گئے ہیں کہ جن کے پڑھنے سے استفادہ کر کے طلبا حقیقی معنوں میں زیور انسانیت سے مزین ہو سکیں اور اُن کی

زندگی حیات جاوید اور مسرت بخش ہو سکے۔

آخر میں حضرات اہل علم سے بصد ادب گذارش ہے کہ لغزشوں کو فروگذاشت کرتے ہوئے اس مختصر انتخاب کو پسند فرما کر حقیر کو موقع تشکر مرحمت فرمائیں گے۔

اقل الزمن

ایس۔ اے۔ حسن

فهرست مضامین ادب فارسی حصّه دوم



انتخاب بہارستان جامی

مطائبات

(۱)

فاضلے بیکے از دوستان صادق نامہ می نوشت۔ شخصے در پہلوئے او نشستہ بود بگوشۂ چشم نوشتۂ او را میخواند۔ بروے دشوار آمد نوشت

اگر نہ در پہلوئے من دزدے زن نہ مردے۔ نشستہ بودے۔
ودے نوشتۂ مرا نمی خواندے ہمہ اسرار خود بنوشتمے

آں شخص گفت کہ واللہ یا مولانا ایں نامۂ ترا مطالعہ نکردہ ام ونخواندہ ام گفت "اے نادان بیں ایں کہ می گوئی از کجا می گوئی" قطعہ

فاضل - فضیلت رکھنے والا - واللہ - خدا کی قسم -

ہر آں کس کہ از دیدہ باسّرِ مرد شود مُطّلع، بایدش خواند دزد
برآں کار، گر مرد دارد طمع ہمیں بس کہ نامش نہی زن نہ مرد

(۲)

نابینائے در شبِ تاریک چراغے بدست وسبوئے بردوش در راہے می رفت۔ فضولے در راہ باو دوچار شد وگفت۔ "اے نادان روز وشب پیشِ تو یکساں است و روشنی و تاریکی در چشم تو برابر۔ ایں چراغ را فائدہ چیست۔ نابینا بخندید و گفت کہ ایں چراغ از بہرِ خود نیست۔ از برائے چوں تو کور دل بے خبر است۔ تا با من پہلو نزنی وسبوئیم نشکنی۔ قطعہ

حالِ ناداں را بہ از ناداں نمی داند کسے
گرچہ در دانش فزوں از بوعلی سینا بود
طعنِ نابینا مزن اے دم ز بینائی زدہ
زانکہ نابینا بکارِ خویشتن بینا بود

(۳)

مُعلّمے راپسر بیمار شد۔ چوں مُشرف بر موت گشت گفت غسّال را بیاوریدتا اورا بشویند" گفتند" ہنوز نمردہ است"

مطّلع۔ آگاہ۔ بوعلی سینا۔ ایک فلسفی کا نام ہے۔

گفت "پاکے نیست۔ آں زماں کہ از غسل فارغ شود بخواہد مرد"

قطعہ

ہرکہ درکارِ خویش پیش از وقت می نماید بحکمِ طبع شتاب
میخورد روزہ نارسیدہ بشب می کشد موزہ نارسیدہ بآب

(۴)

کوزپشتے را گفتند کہ می خواہی خدائے تعالیٰ پشت ترا چوں دیگراں راست کند یا آنکہ پشت دیگراں چوں تو کوز سازد۔ گفت آنکہ ہمہ را چوں من کوز گرداند تا بآں چشمے کہ ایشاں درمن نگریستہ اند من نیز بہماں چشم در ایشاں بنگرم۔ قطعہ

خوش آنکہ خصم بعیبے کہ طعنہ بر تو زند برغم وے زجہاں عیب رستہ بنشینی
وزیں نشستن بے عیب خوشتر آں باشد کہ مبتلا شدہ او را بعیب خود بینی

(۵)

طبیبے را دیدند کہ ہرگاہ بگورستان رسیدے ردا بر سر کشیدے سببِ آں را سوال کردند۔ گفت "از مردگانِ ایں گورستان شرم می دارم کہ بر ہر کہ می گزرم ضربتِ من خوردہ است۔ و در ہر کہ می نگرم از شربتِ من مردہ است۔ رباعی

برغم ۔ خلاف

اے رای تو در علاج بیمار علیل　　برآمدن مرگ قدوم تو دلیل
در کشور مات منّتِ جان شدن　　برداشتۂ زگردن عزرائیل

(۶)

روزے در فصل بہاراں با جمعے از دوستاں و یاراں بہوائے گشت و تماشائے صحرا و دشت بیروں رفتیم۔ چوں در موضعے خرّم جا گرم ساختیم و سُفرہ انداختیم سگے از دور آں را دید۔ زود خود را بآنجا رسانید۔ یکے از حاضران سنگ پارہ برداشت و چنانکہ نان در پیش سگاں اندازند پیشِ وے انداخت۔ سگ آنرا بوئے کرد۔ ولے توقف باز گشت۔ ہرچند آواز دادند۔ التفات نکرد۔ اصحاب ازاں متعجب شدند۔ یکے از آں میاں گفت "می دانید ایں سگ چہ گفت؟ گفت ایں بدبختاں از بخیلی و گرسنگی سنگ می خورند از خوانِ ایشاں چہ توقع تواں داشت۔ واز سفرۂ ایناں چہ تمتّع تواں گرفت" قطعہ

خواجہ چوں افگند خواں نزدیک و دور　　حظ و بہرہ برد آنجا بے درنگ
حظ مسکیں گربہ از نزدیک چوب　　بہرۂ بیچارہ سگ از دور سنگ

قدوم۔ آنا۔ عزرائیل۔ موت کا فرشتہ۔ سُفرہ۔ دستر خوان۔
تمتّع ۔ برخورداری۔ حَظّ۔ حصّہ۔

(۷)

شاعرے پیش طبیب رفت۔ گفت "چیزے در دلِ من گرہ شدہ است و وقت مرا ناخوش می دارد۔ واز آنجا ہمہ افسردگی بہمہ اعضائے من می رسد۔ و موے بر اندام من می خیزد"۔ طبیب مرد ظریف بود گفت "ہیچ شعرے بتازگی گفتہ و بر کسے نخواندہ باشی"۔ گفت "آرے"۔ گفت "بخواں"۔ خواند۔ گفت "بار دیگر بخواں"۔ بخواند تا سہ نوبت۔ گفت "برخیز کہ نجات یافتی۔ ایں شعر در دل تو گرہ شدہ بود۔ و خشکی آں بہ بیروں سرایت می کرد۔ چوں از دلِ خود بیروں کردی خلاصی یافتی"۔

مشقی سوالات

(۱) تحلیل صرفی کرو:۔

دوستاں۔ نشستہ بود۔ نخواندہ ام۔ تاریک۔ نشکنی۔ کوزپشت
گورستان۔ قدوم۔ تواں گرفت۔ گرسنگی۔

(۲) عربی جمع لکھو:۔

شاعر۔ فاضل۔ شخص۔ سوال۔ دلیل۔ طبع۔ صحرا۔ خصم۔ عیب۔ رائے۔

(۳) نابینا کا قصہ اپنے الفاظ میں لکھو:۔

(۴) بوعلی سینا کون تھا۔ عزرائیل کے بارے میں کیا جانتے ہو؟

(۵) فقرات ذیل کے معانی اردو میں لکھو :-

باکسے پہلو زدن - دردل گرہ شدن - دوچار شدن - کوردل بودن -

(۶) شاعر و طبیب کا قصہ اردو میں بیان کرو -

(۷) اردو میں ترجمہ کرو :-

(ا) نابینائے در شب تاریک .... وسبویم نشکنی

(ب) کوز پشتے را گفتند .... بعیب خود بینی -

(ج) روزے در فصل بہاراں .... چہ تمتع تواں گرفت -

اقوالِ زرّین

حکیم سُقراط

می فرمایند :-

(۱) کارے کہ بکردن آں شرم آید بگفتن - آں ہم شرم باید -

(۲) ہر فعلے کہ بوجود تو موجود باشد تا از خود دفع بکنی ، کسے را ازاں منع نکنی -

(۳) خوش آنکس است کہ دشمنان از اندیشۂ آزارِ او ایمن باشند

اقوال جمع قول - سقراط - نام ایک فلسفی کا ہے جو یونان کا رہنے والا تھا -

نہ کہ دوستان او بیزار ہیچ دشمن۔

(۴) بدترینِ خصلت کریم ترکِ عمل اوست۔ و بہترینِ خصلتِ لئیم ترکِ عمل او۔

(۵) فاضل ترینِ عملہا سہ چیز است۔ یکے آنکہ دشمنِ خود را دوست سازی دوم آنکہ نادان را بہ تعلیم و تربیت دانا گردانی۔ سوم آنکہ اہل فسق و فجور را بہ پند و نصیحت بصلاح درآری۔

(۶) سقراط را پرسیدند کہ تونگری چیست، گفت صحت بدن۔

(۷) سقراط را پرسیدند شاگرد شما چہ وقت بکمال میرسد۔ گفت آں وقت کہ بستایش خوش حال و بملامت پرملال نہ گردد۔

حکیم افلاطون

می فرمایند :—

(۱) نام آنست کہ تو بر خویش نہی، بد اینکہ پدر و مادر نہادہ اند نشان است نہ نام۔

لئیم۔ ضد کریم کریم۔ سخی۔ لئیم۔ بخیل۔ افلاطون۔ یوناں کے ایک فلسفی کا نام۔

(۲) از طلبِ علم حیا کردن نا سزا است زیرا که جہل قبیح از ان حیا است۔

(۳) کسیکہ تعلیم کند مردمان را چیزیکہ خود نکند بمنزلِ شخص نابینا است کہ چراغ در دست دارد بجہت روشنائی دیگران۔

(۴) غصّہ در کلام ہمچو نمک در طعام باید۔ کہ نمک باندازہ مُصْلِح طعام، وگرنہ فاسد طعام۔

(۵) چوں با دشمن آغاز مخاصمہ کنی از اطاعت غضب حذر کن کہ آن ترا از دشمن دشمن تر است۔

(۶) درویشے کہ از مردم گریزاں باشد با او در آویز۔ و آنکہ در طلب مردم باشد ازو بگریز۔

(۷) اگر در نیکی رنج بری، رنج نماند و نیکی بماند۔ واگر از بدی لذتے یابی لذت نماند و بدی بماند۔

(۸) با دوست معاملہ چناں مکن کہ بحاکم محتاج شوی۔ و با دشمن مُعاملہ چناں کن کہ اگر بحاکم عرض رود ظفر ترا باشد۔

(۹) بخواب آسایش میل مکن الا بعد ازانکہ در سہ چیزے محاسبہ نفس کردہ باشی۔ یکے آنکہ تامل کنی کہ دراں روز ہیچ خطا از

منزل۔ مقام۔ جگہ۔

تو واقع شدہ باشد۔ دوم آنکہ اندیشہ کنی تا دراں روز ہیچ
خیر اکتساب نمودۂ باشد۔ سوم آنکہ ہیچ عمل بہ تقصیر فوت
کردۂ باشد۔

(۱۰) افلاطون راپرسیدند کہ تعلیم تا چہ وقت مُستحسن است گفت
تاآں وقت کہ عیبِ جہل است

حکیم ارسطو

می فرمایند:۔

(۱) در دنیا ہیچ چیز برائے آدمیاں از پادشاہِ نیک بہتر نیست۔
وہمچنیں از پادشاہِ بد بدتر۔

(۲) باکسے آں سخن مگو کہ اگر باز پس شود رنج دہد۔

(۳) کار آساں کہ نفع آں بسیار باشد کم گذشتن است۔

(۴) اگر درویشی نبودے فضیلت سخا کے ظاہر شدے، واگر گناہ
نبودے صفتِ عفو کے بظہور آمدے۔

اکتساب۔ حاصل کرنا۔ تقصیر۔ گناہ۔ کمی کرنا۔ مستحسن۔ خوب۔ سخا۔ سخاوت۔
عفو۔ درگذر کرنا۔ معاف کرنا۔ معافی۔ ارسطو۔ یونان کے ایک فلسفی کا نام ہے۔

حکیم بزرجمہر

می فرمایند :-

(۱) ہزار دوست را کم شمار و یک دشمن را بسیار۔

(۲) از استاد پرسیدم چہ چیز است کہ جمعیت را ببرد۔ گفت طمع۔

(۳) آنچہ در دست من است نمیدانم کہ از بہر کیست۔ و آنچہ نصیب من است نمیدانم کہ در دست کیست۔

(۴) از استاد پرسیدم نیکی کردن بہتر است یا از بدی دور بودن گفت از بدی دور بودن سرہمہ نیکی است۔

(۵) حکیم آنست کہ اگر ترشروئے سخن تلخ گوید جواب شیریں دہد چوں صولتِ غضب او بغایت رسد خاموش ماند۔ و پیشِ مستحق عفو ہیبت خشم فرو خورد۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

می فرمایند :-

صولت۔ دبدبہ و شان۔ غضب۔ غصہ۔ مستحق۔ حقدار۔ عقوبت۔ سزا۔ (بزرجمہر۔ نام وزیر نوشیرواں)

(۱) ہیچکس تواضع ننمود۔ کہ خدائے تعالیٰ اورا عزتے نیفزود۔
(۲) پارسائی زبان درخاموشی است۔
(۳) شرم مکنید از اندک دادن، کہ محروم کردن ازاں اندک تر است۔
(۴) ہر آں دشمنے کہ با وے احسان کنی دوست گردد۔ مگر نفس را چندانکہ مدارائیش کنی مخالفت زیادہ کند۔
(۵) عدل یک ساعت بہتر است از عبادت ہفتاد سال۔
(۶) حسد کردار نیکو را چناں خورد کہ آتش ہیزم را۔
(۷) علماء امانت دار پیغمبر انند کہ با سلاطین مخالفت نکنند۔ چوں کردند خیانت کردند۔
(۸) دو گروہ اگر نیک شوند تمام گروہ نیک شوند۔ یکے علماء و دیگر امراء۔
(۹) خوشنودئی خدا در خوشنودئی والدین است و غضب خدا در قہر والدین۔
(۱۰) برائے مہمان تکلف مکنید کہ آنگاہ اورا دشمن گیرید۔ و ہر کہ مہمان را دشمن دارد خدائے تعالیٰ اورا دشمن دارد۔
(۱۱) اگر سائل قبائح سوال بداند گاہے از کسے ہیچ نہ طلبد۔

قبائح۔ عیوب۔ برائیاں۔

واگر کسے خوبیہائے بخشش بداند گاہے سائل را محروم نہ گرداند۔

(۱۴) حق تعالیٰ سہ گروہ را دشمن دارد وسہ گروہ را دشمن تر۔ فاسق را دشمن دارد وپیرِ فاسق را دشمن تر۔ بخیل را دشمن دارد وتوانگرِ بخیل را دشمن تر۔ متکبّر را دشمن دارد ودرویشِ متکبر را دشمن تر۔ وہمچنیں سہ فرقہ را دوست دارد وسہ فرقہ را دوست تر۔ پارسایاں را دوست دارد وجوانانِ پارسا را دوست تر۔ وجوانمرداں را دوست دارد وفقیراں جوانمرداں را دوست تر۔ ومتواضعاں را دوست دارد وامرائے متواضع را دوست تر۔

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

می فرمایند :۔

(۱) ہمہ کس را عقل خود بکمال نماید وفرزند خود بجمال۔

(۲) خبریکہ دانی دل بیازارد۔ تو خاموش باش تا دیگرے بیارد۔

(۳) خداوند تبارک وتعالیٰ می داند ومی پوشد۔ وہمسایہ نمی بیند

متکبر۔ مغرور۔ بڑائی کرنیوالا۔ جمال۔ خوبی حُسن تبارک وتعالیٰ۔ دونوں صیغے ماضی کے ہیں بمعنی بزرگ وبرتر

وحی خرو شد۔

(۴) کارہا بصبر برآید و مُستَعجِل بسر درآید

(۵) میاں دو دشمن چناں گوئی کہ اگر دوست گردند شرم زدہ نباشی۔

(۶) ہرکہ با بزرگاں ستیزد۔ خونِ خود بریزد۔

(۷) گدائے نیک انجام بہ از بادشاہ نافرجام۔

(۸) لذتِ انگور بیوہ داند نہ خدا و ند میوہ۔

(۹) اندک اندک خیلے شود و قطرہ قطرہ سیلے گردد۔

(۱۰) اگر جور شکم نبودے ہیچ مرغ در دام صیاد نیفتادے بلکہ صیاد خود دام نہ نہادے۔

(۱۱) ہرکہ سخن نسنجد از جواب برنجد۔

(۱۲) تا کار بہ زر برآید۔ جاں در خطر افگندن نشاید۔

(۱۳) کالائیکہ قدر آں فروشندہ نداند، از جائے مفت یافتہ یا خانۂ کسے نشگافتہ۔

(۱۴) رازے کہ نہاں خواہی، باکس درمیاں منہ اگرچہ دوست باشد، کہ مرآں دوست را دوستاں باشند وہمچنیں مُسَلسَل۔

(۱۵) ہرآں سرِیکہ داری با دوست درمیاں منہ و اگرچہ دوست

مستعجل۔ جلدی کرنیوالا۔ فرجام۔ انجام۔ انتہا۔ کالا۔ مال و پونجی۔ سر۔ راز۔ بھید

مخلص باشد چہ دانی کہ وقتے دشمن گردد۔ و ہرگز ندے کہ توانی بدشمن مرساں کہ باشد وقتے دوست گردد۔

(۱۶) دوکس مروند و تحسّر بروند۔ یکے آنکہ داشت ونخورد و دیگر آنکہ دانست ونکرد۔

(۱۷) نیک بخت آنست کہ خورد وکِشت۔ و بدبخت آنست کہ مُرد و ہِشت۔

(۱۸) سرِ مار بدست دشمن کوب کہ ازاِحدیٰ الحُسنیین[1] خالی نباشد اگر ایں غالب آمد مار کشتی و اگر آں از دشمن رستی۔

(۱۹) سہ چیز بے سہ چیز پائدار نماند۔ مال بے تجارت و علم بے بحث و ملک بے سیاست۔

مشقی سوالات

(۱) سقراط کے نزدیک فاضل تریں اعمال اور کمال کیا ہیں؟

(۲) سقراط۔ افلاطون اور بزرجمہر کے بارہ میں تم کیا جانتے ہو؟

(۳) افلاطون خواب کا وقت کیا بتلاتا ہے؟

(۴) درویشی اور گناہ دنیا میں کیوں ضروری ہیں؟

(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علما اور امرا اور سلاطین کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

---

[1] احدی الحسنیین۔ دو خوبیوں میں سے ایک

(۶) خداوند عالم تین گروہوں کو دشمن اور تین کو دشمن تر اور اسیطرح تین کو دوست اور تین کو دوست تر رکھتا ہے۔ یہ کون لوگ ہیں؟ دشمنی اور دوستی کے کیا اسباب ہیں؟

(۷) راز کو مخفی رکھنے کے لئے شیخ سعدی کیا کہتے ہیں؟

(۸) حسد و غبطہ میں کیا فرق ہے؟

(۹) عدل عبادت سے کیوں بہتر ہے؟

(۱۰) واحد الفاظ کے جمع اور جمع کے واحد لکھو:۔

فعل ۔ خصلت ۔ اموال ۔ سلاطین ۔ عمل ۔ نصیحت ۔ بدن ۔ تجار ۔ نفس ۔ محاسن ۔ صفت ۔ فضیلت ۔

انتخاب از مطبوعات و منشورات طہران

(الف)

اصطلاحات جغرافیا

سطح زمین بچہار قسمت میشود سہ قسمت آب و یک قسمت خشکی۔ آبہای روی زمین را بحر یا اقیانوس و خشکی ہا را قارّہ یا برّ گویند۔ خلیج پیشرفتگی آب است در خشکی مانند خلیج فارس کہ در جنوب

سطح ۔ روی ۔ قسمت ۔ حصّہ ۔ بحر یا ۔ دریا ۔

ایران واقع است دماغہ بیشتر قنگی خاک است درآب

بندر آبادی است کہ درکنار دریا واقع باشد وکشتی ہا درنزدیکی آن لنگر بینداز ند۔

تنگہ یا باب آبی است کہ بین دو خشکی باشد و دو دریا را بہم وصل نماید۔

ترعہ مجرائی است کہ بین دو دریا کندہ باشند تا آب آنہا بیکدیگر متصل شود وعبور کشتی از این دریا بان دریا ممکن باشد

مشقی سوالات

(۱) ذیل کے اصطلاحات کو بیان کرو:۔

اقیانوس ۔ قارہ ۔ خلیج ۔ دماغہ ۔ بندر ۔ تنگہ ۔ ترعہ ۔

آب

آب خوب آن است کہ صاف وپاک باشد ریختن خاکروبہ وشستن لباس درآبی کہ مردم از آن می آشامند گناہی است بزرگ زیرا کسانی کہ از آن آب میخورند مبتلا بمرض ہائے گوناگون

مبتلا ۔ دچار

وخطرناک میشوند۔

گروہی از مردم آب را میجوشانند وپس آشامند نوشیدن آب جوشیده باحتیاط نزدیک است ولی چون آب از جوشیدن سنگین میشود بهتر است که بجای آن آب صاف و پاکیزه بیاشامیم۔

در کوهستان چشمه های آب صاف بسیار است که آب آنها خنک وگوارا است در بعضی آبها موادّ معدنی مانند گچ و گوگرد و آهک بیش از اندازه موجود میباشد اینگونه آبها برای آشامیدن خوب نیست۔

نشانه آب خوب این است که سبزی در آن زود بپزد و صابون در آن بخوبی کف کند۔

در بعض از نقاط آب معدنی یافت میشود آب معدنی برای معالجه پاره از امراض مفید است۔

در کوه دماوند نزدیک طهران چشمه های آب معدنی بسیار است و بیماران برای معالجه بدانجا میروند و در آن آبها خود را شست وشو میدهند۔

مشقی سوالات

(۱) پانی کی کتنی قسمیں تم جانتے ہو بیان کرو۔

وگوارا است ۔ خوش۔

(۲) پینے کے لئے پانی کیسا استعمال کرنا چاہئے۔

(۳) "آب خوب" سے کیا مراد ہے اور کیا کیا علامتیں ہیں؟

پنج برّ و پنج محیط

خشکیہای بسیار بزرگ کرہ زمین را بر یا قارّہ میگویند۔
در روی زمین پنج قارّہ بزرگ است قارّہ آسیا قارہ ارو پا
قارہ افریقا قارّہ استرالیا قارّہ امریکا
ایران ما یک قسمت از آسیاست از این، و ما باید جغرافیائی
آسیا را بخوبی بخوانیم و از ہمہ بہتر بدانیم
دریا ہائی بزرگ را اقیانوس منیامند و چون بر خشکی ہا احاطہ دارند
آنہا را محیط نیز میگویند در روی زمین پنج اقیانوس است
اقیانوس منجمد شمالی اقیانوس منجمد جنوبی اقیانوس کبیر
اقیانوس اطلس اقیانوس ہند۔

مشقی سوالات

(۱) پنج برّ سے کیا تم سمجھتے ہو؟

(۲) روئے زمین کے پنج اقیانوس کون کون ہیں اور ان کے نام بتاؤ۔

دو حرکت زمین

اگر فرفره را در سینی بچرخ درآوریم و خوب نگاه کنیم می بینیم
هم دور خودش میچرخد و هم روی سینی میرود پس فرفره دو قسم حرکت میکند
زمین هم مثل فرفره دو حرکت دارد یکی حرکت بدور خودش و یکی
حرکت بدور خورشید۔

زمین در یک شبانه روز که بیست و چهار ساعت است یک مرتبه
بدور خودش میچرخد و این حرکت را حرکت شبانه روزی یا حرکت
وضعی زمین میگویند از این حرکت شب و روز پیدا میشود۔

زمین که بدور خودش میچرخد همیشه یک طرف آن رو بخورشید
وطرف دیگر در تاریکی است آنطرف که رو بخورشید است روز و طرفی
که در تاریکی است شب است۔

زمین در یکسال که سیصد و شصت و پنج روز است یکمرتبه دور خورشید میگردد
این حرکت زمین را حرکت سالیانه یا حرکت انتقالی میگویند
از حرکت سالیانه چهار فصل پیدا میشود بهار تابستان
پائیز زمستان۔

فرفره = پهرکی

مشقی سوالات

(۱) زمین کیونکر حرکت کرتی ہے ؟
(۲) حرکت وضعی سے کیا مراد ہے ؟
(۳) دن ورات اور چاروں فصلیں کیونکر ہوتی ہیں ؟

باران و برف

وقتیکہ آب میجوشد بخار از آن برمیخیزد بخار اگر بچیز سردی برسد دوبارہ آب میشود چنانکہ اگر ظرف سردی را روی بخار آب بگیریم قطرہ ہائی آب در آن پیدا میشود۔

آب دریا ہا و دریاچہ ہا و رودخانہ ہا از تابش خورشید بخار شدہ بالا میرود و بخار آب چون زیاد شد در ہوا بشکل ابر نمودار می شود ابر در ہوای سرد باران میگردد و بر زمین میبارد و اگر ہوا بسیار سرد باشد قطرہ ہای باران یخ می شود و بشکل برف یا تگرگ فرو میآید

باران و برف برای زراعت فایدہ بسیار دارد و از این رو کشاورزان وقتیکہ باران یا برف بہنگام بیارد خرسند میشوند تگرگ غالبا

تگرگ - اولہ -

ہمہ تیغ میآید و شگوفہ و میوہ درختان آسیب میرساند۔

مشقی سوالات

(۱) بخارات کیونکر پیدا ہوتے ہیں؟
(۲) بخارات پانی بن سکتے ہیں؟ اور کب!
(۳) باران زراعت کے لئے کسقدر مفید ہے؟
(۴) تگرگ سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

فیل

فیل حیوان بزرگی است کہ در ہندوستان بسیار یافت میشود و
داورا برای حمل و نقل بارہای سنگین و کارہای دیگر تربیت میکنند
و این حیوان باہوش بخوبی از عہدہ آن کارہا برمیآید۔

گویند روزی دیگ سوراخ شدہ را بفیلی دادند کہ برای مرمت
بدکان مسگری ببرد فیل دیگ را نزد مسگر برد مسگر دیگ را درست کرد
بفیل داد فیل دیگ را برداشتہ بمنزل برگشت چون مسگر سوراخ
دیگ را خوب نگرفتہ بود آب در آن بند نمیشد این عیب را بفیل
نمایاندند حیوان ہوشیار باز دیگ را برداشتہ بطرف دکان مسگر روان شد

وچون بآنجا رسید دیگ را از آب پر کرده باخرطوم بالای سر مسگر نگاه داشت آب از سوراخ دیگ بسر مسگر ریخت مسگر مطلب را دریافت و دیگ را بخوبی درست کرده پس داد و فیل دَر حالی که آثار خرسندی از چشمهایش هویدا بود دیگ را بخانه باز آورده نزد صاحبش گذاشت۔

مشقی سوالات

(۱) ہاتھی پر ایک مختصر مضمون لکھو۔
(۲) فیل اور مس گر کا کیا قصہ ہے بیان کرو اور اس قصہ سے تم کیا نتیجہ حاصل کرتے ہو؟

روباه

روباه حیوانی است اندکی از سگ کوچکتر و بمکر و حیله معروف۔ این حیوان گوشتخوار آفت مرغ و خروس است و آنرا رشش بیشتر در ده نشین بیشتر میرسد روباه هر وقت فرصت یابد و نزدیک خانه رعیت داخل بشود مرغ و خروس اورا گرفته میبرد و میخورد۔ سگ دشمن روباه است هر کجا روباه را به بیند با حیله سها بند

آفت ۔ بلا ۔

واگر بتواند او را میدرد از اینجہت روباه از سگ بسیار میترسد۔
سنائی فرماید۔

روبہی پیر روبہی را گفت کای تو با علم و عقل و دانش جفت
چابکی کن دو صد درم بستان نامۂ ما بدین سگان برسان
گفت اجرت فزون ز درد سر است لیک کاری عظیم پر خطر است

مشقی سوالات

(۱) روباہ کے بارہ میں تم کیا جانتے ہو لکھو؟
(۲) "این حیوان گوشتخوار آفت مرغ و خروس است" اس عبارت کا کیا مطلب ہے اور آفت کیونکر ہے؟
(۳) روباہ کا کون دشمن ہے؟
(۴) لومڑی کی چالاکی کا کوئی قصہ تم جانتے ہو تو بیان کرو۔

اصطلاحات جغرافی

جزیرہ قطعہ زمینی است کہ آب از ہمہ طرف بر آن احاطہ داشتہ باشد۔
نیم جزیرہ زمینی است کہ از یک طرف متصل بخشکی و دیگر اطراف

چابکی - جلد و چالاک - درم درم یا درہم نام پولی است کہ در قدیم رواج داشتہ است۔
اجرت - مزد - فزون - بیش - عظیم - بزرگ - بسیار -

آنرا آب احاطه کرده باشد۔

چند جزیرهٔ نزدیک بهم را مجمع الجزایر گویند۔

بلندیهای سطح زمین را کوه مینامند مانند کوه دماوند و الوند۔

برآمدگی های خاک را پشته گویند

از قُلّهٔ بعض کوهها دود و آتش بیرون میآید اینگونه کوهها را آتش فشان مینامند

جلگه زمین وسیعی است که دران کوه و پشته نباشد۔

زمین وسیع بی آب و علف بیابان است۔

مُملکت قسمت بزرگی از زمین است که بچندایالت وولایت

تقسیم میشود و هر ولایت دارای چندین بلوک می باشد

مشقی سوالات

(۱) ذیل کے اصطلاحات کو واضح کرو اور ہر ایک کی مثال بھی لکھو :-

جزیرہ ۔ شبہ جزیرہ ۔ کوہ ۔ آتش فشان ۔ جلگہ ۔ بیابان ۔

بدن انسان

بدن انسان از گوشت و پوست و استخوان و رگ و پی درست شده است

روی بدن از پوست پوشیده شده است۔

پی ۔ پی را بعربی عصب گویند

پوست دارای سوراخهای بسیار کوچکی است که از آنها عرق بیرون میآید - این سوراخها را مسامات میگویند

رگ لوله باریکی است که خون در آن گردش میکند

خون از قلب بیرون میآید و بقلب برمیگردد -

قلب در طرف چپ سینه قرار دارد

رگ بردو قسم است شریان و ورید

شریان رگی است که خون را از قلب بتمام بدن میرساند

شریان بزرگ را شاه رگ میگویند

شریان بزرگ از قلب بیرون میآید و شاخه شاخه میشود و از آنها شریان های کوچک منشعب میگردد -

خون بوسیله شریانها در تمام بدن جریان پیدا میکند -

ورید رگی است که خون را بقلب برمیگرداند

مشقی سوالات

(۱) انسان کا بدن کن چیزوں سے مرکب ہوتا ہے ؟

(۲) مسامات کسے کہتے ہیں ؟

(۳) دوران خون کیونکر ہوتا ہے ؟

(۴) رگیں کے طرح کی ہوتی ہیں بتوضیح بیان کرو -

طلا

طلا که آن را زر نیز گویند فلزی کمیاب و گرانبهاست
از طلا پول سکّه میزنند و اسباب زینت میسازند
بسیار دیده شده که پول و اسباب طلا قرنها بدون تغییر در زیر خاک
مانده است چونکه آب و هوا طلا را فاسد نمیکند.
طلا را از معدن بیرون میآورند در بعض نقاط ریزه طلا در خاک یافت میشود
مردم خاک را میشویند و طلا را از آن جدا میکنند۔
در مملکت ایران خاک طلا در فارس و کرمان و همدان و عراق
یافت میشود کوه زر در بیست فرسنگی دامغان معروف است
چون طلا نرم است هنگامی که بخواهند از آن چیزی بسازند قدری
مس یا نقره داخل آن میکنند تا سخت شود. پول طلا اندکی مس داخل دارد

مشقی سوالات

(۱) سونا کس کام میں مستعمل ہوتا ہے؟
(۲) سونا کیونکر دستیاب ہوتا ہے؟
(۳) زیور بنانے میں سونے کے ساتھ مس یا نقرہ کیوں ملاتے ہیں؟
(۴) سونے پر آب و ہوا کا اثر ہوتا ہے؟

کوہ آتش فشان

معلوم است ہیچیک از شما کوہ آتش فشان را ندیدہ اید امّا کوزۂ آتش بازی را تماشا کردہ اید کہ چگونہ از سرِ آن آتش بیرون میجہد ہمچنان از قلّۂ بعضِ کوہہا آتش و سنگ و مواد گداختہ بیرون میآید سبب آتش فشانی کوہ ہا آن است کہ در درونِ زمین مواد ی ہست کہ از شدّت حرارت گداختہ و ذوب شدہ است آن موادِ گداختہ ہر جا رخنہ پیدا کردہ خارج میشود۔

کوہِ دماوند در قدیم آتش فشان بودہ اکنون خاموش است امّا گاہی دود از دہانہ آن بیرون میآید۔

مشقی سوالات

(۱) کوہ آتش فشاں سے تم کیا سمجھتے ہو؟

(۲) پہاڑوں میں آتش فشانی کا کیا سبب ہے؟

ذوب - آب شدہ است

فلزّات عمده

آهن و پولاد و مس

آهن فلزّی است سخت و تیره رنگ که از معدن استخراج میشود و
از آن بیل و چکش و قفل و تبر و مانند آن میسازند
در فرنگستان معدن آهن بسیار است و هر سال مقدار زیادی آهن
از معادن آنجا بیرون میآورند در بعض نقاط ایران معدن آهن یافت میشود
پولاد از آهن سخت تر است آنرا برای ساختن کارد و شمشیر و غیره
بکار میبرند مس فلزّی است سرخ رنگ که آنرا مانند آهن از معدن
بیرون میآورند از مس دیگ و کاسه و بشقاب و قاشق و چیز های
دیگر میسازند
ظرف مس را با قلع سفید میکنند که ترشی در آن اثر نکند و زنگ نزند
زنگ مس سبز رنگ و زهرآگین است در ایران معدن مس بسیار است از
بهترین معادن مس سبزوار و زنجان و کرمان و آذربایجان است

مشقی سوالات

(۱) آہن اور مس کے بارے میں تم کیا جانتے ہو مفصل لکھو؟

(۲) آہن اور فولاد میں کیا فرق ہے؟

شیر

شیر در جنگل های آسیا و افریقا زندگی میکند

زورمندی شیر چندان است که میتواند اسپی را بیک ضرب دست خرد کند انسان در پنجه شیر مانند موش در چنگال پشک ناتوان و زبون است

شیر شباهت بسیار بگربه دارد

چون چنگالهای شیر زیر پنجه های نرم او پنهان است هنگام راه رفتن صدای پای او شنیده نمی شود

شیر دندانهای برنده دارد که طعمه خود را با آن پاره پاره میکند

ببر و پلنگ مانند شیر شباهت بگربه دارند ولی از شیر وحشی ترند

شیر را ممکن است چنان رام کرد که بهیچ کس آسیب نرساند و فرمان شیربان را ببرد ولی ببر و پلنگ بسختی رام و مطیع میشوند

شیر افریقا دارای یالهای انبوه می باشد که دور گردن و روی شانه او را میپوشاند

شیر نر سر بسیار بزرگ و میان لاغر دارد جثه شیر باندازه گاو است

شیر هنگام خشم چهره وحشت انگیزی پیدا میکند یالهای او اطراف

زبون - بیچاره - مطیع - فرمانبردار - انبوه - پر و بسیار - میان - کمر - جثه - تنه -

صورتش رامیگیرد چشمانش مانند آتش سرخ میشود دندان وچنگال خود را نشان میدهد دمش را سخت میجنباند چنان میغرّد که نعره او از راه دور شنیده میشود۔

شیر ماده یال ندارد واز شیر نر کوچکتر است ولی در زندگی او کمتر از شیر نر نیست مخصوصاً وقتیکه به بچّه های او حمله کنند۔

در بیشه های ایران سابقاً شیر بوده حالا هم شاید باشد۔

مشقی سوالات

(۱) شیر کن مقامات پر رہتا ہے؟
(۲) شیر کی شکل وشباہت کیسی ہوتی ہے؟
(۳) ذیل کے جملہ کا مطلب واضح طور سے لکھو:۔
"انسان در پنچه وشیر مانند موش در چنگال گربه ناتوان وزبون است"
(۴) غصہ کی حالت میں شیر کی کیا حالت ہوتی ہے؟
(۵) مادہ ونر شیر میں کیا فرق تمہیں معلوم ہے؟

طوفان

در فصلِ بہار وپائیز گاه گاه ابر ہای تیره آسمان را فرا میگیرد بادہای تند میوزد گرد وغبار ہوا را تیره وتار میکند. این انقلابِ ہوا را طوفان

پائیز ۔ خزان۔

میآمند طوفان اگر شدت کند درختهای کهن را از بیخ بر میکند خانه‌ها را خراب میکند طوفان در دریا بسیار سهمگین است۔

هنگامی که دریا طوفانی شود موجهای عظیم از هر سو بجنبش در آمده بلندی و پستیهای هولناک در میانِ آب پدیدار میگردد و گردابهای ژرف پیدا میشود

کشتی بانان از بیمِ غرق کشتی هایِ خود را بطرفِ ساحل میرانند و بخلیج هایِ آرام پناه می برند۔

مرغانِ دریائی ظهورِ طوفان را از پیش درمیابند و برای اینکه آسیبی نبینند بخشکی میروند۔

مشقی سوالات

(۱) طوفان کیا چیز ہے اور اوسکے اسباب کیا ہیں ؟
(۲) دریا میں جب طوفان آتا ہے تو کیا حالت ہوتی ہے ؟

بازی و گردش

انسان اگر تمام روز را کار کند و هیچ آسایش نداشته باشد باندک زمان رنجور و ناتوان شده از کار خواهد افتاد

سهمگین۔ ترسناک۔ عظیم۔ بزرگ۔ ژرف۔ عمیق و گود۔ ظهور۔ پیدا شدن۔

پس برائی اینکہ تندرست باشیم باید ہر روز یک یا دو ساعت ورزش کنیم بہترین ورزشہا برای اطفال خورد سال گردش در ہوای آزاد است۔

بازیہائی کہ خطری در آن نباشد مانند گردش مفید است کسانی کہ بیشتر روز را در اطاقہای دربستہ و تاریک بسر میبرند یا در یک جاے نشستہ ہیچ حرکت نمیدہند ہمیشہ زرد رنگ و لاغر ند اما مردمانی کہ در فضای باز و روشن کار میکنند ہمیشہ با نشاط و تندرست میباشند۔

اطفال خوب جز با ہمسالان معقول و با ادب بگردش نمی روند و از بازی کردن با بچہ ہای بی ادب و شریر پرہیز میکنند۔

مشقی سوالات

(۱) صحت کے لئے کونسی ورزش مفید ہے ؟

(۲) تاریک کمرے میں زیادہ روز بیٹھے رہنے سے آدمی کیوں بیمار ہو جاتا ہے ؟

(۳) اچھے لڑکے برے لڑکوں کے ساتھ تفریح و بازی کیوں پسند نہیں کرتے ؟

عَسَل

عَسَل خوراکی است بسیار لذید و شیرین
زنبور عسل روی گلهامی نشیند و شیرہ آنہا را میمکد بعد بکند و میبرد
و از آن شیرہ عسل دُرست میکند۔
عسلی کہ در کند و میباشد مقداری موم مخلوط دارد و غالباً زرد رنگ است
عسل آب کردہ یا مُصفا عسلی است کہ مومش را گرفتہ باشند
عسل غذای زنبور است کہ مقداری از آنرا میخورد و مقدار بیرا در کندو
برای زمستان ذخیرہ میکند ما آن عسل ذخیرہ شدہ را بر داشتہ
بمَصرف میرسانیم
ہر کند و مَسکَن عِدّہ بسیاری زنبور است
زنبور ہای ہر کند و یک شاہ دارند شاہ از سایر زنبور ہا درشت
تر و زیبا تر میباشد بر درِ ہر کند و دو زنبور عسل ایستادہ نمیگذارند زنبور
بیگانہ بکند و ورود ہمچنین اگر زنبوری شیرۂ گُل بد بوئی را مکیدہ باشد
آن دو زنبورِ پاسبان او را نمیگذارند داخل شود۔

مشقی سوالات

(۱) عسل کیا چیز ہے اور اوسکا کیا استعمال ہے؟ اور یہ کیونکر حاصل ہوتی ہے؟

حواس پنجگانه

ما پنج حسّ داریم
اوّل باصِرہ (بینائی) با این حسّ ہمہ چیزہا از راہ چشم می بینیم
دوّم سامِعہ (شنوائی) با این حسّ ہر آوازی را از راہ گوش می شنویم
سوّم شامّہ (بوئیدن) با این حسّ بوہا را از راہ بینی مییابیم
چہارم ذائقہ (چشیدن) با این حسّ مزہ چیزہا را بوسیلہ زبان میچشیم
پنجم لامِسہ (بسودن) با این حسّ از سردی وگرمی و دُرشتی و نرمی چیزہا آگاہ میشویم۔
حسّ لامسہ در ہمہ جای بدن ہست مخصوصاً در سرِ انگشتہا
این پنج حسّ را حواسِ خمسہ نیز میگویند

مشقی سوالات

(۱) حواس خمسہ کون کون ہیں اور انکا کیا مصرف ہے ؟

پاکیزگی

بدن وجامۂ انسان باید ہمیشہ پاکیزہ و لطیف باشد
کثافت موجب پیدایش ناخوشیہای گوناگون است و مردم

از شخصِ کثیف همواره گریزانند.

انسان نباید فقط در پاکیزه داشتنِ لباس و بدنِ خود بکوشد بلکه باید اُطاق و منزل و جایِ درس و کلبه لوازم و اسبابِ زندگانی خود را نیز پاکیزه نگاه دارد. بعضِ اطفال چنان میپندارند که لباسِ کهنه و کم بها مایه شرمساری و سرافگندگی است و نمیدانند که آنچه انسان را در نظرِ مردم خوار و بیمقدار میدارد کثافتِ جامه است نه کهنگیِ آن۔

برای پاکیزه نگاه داشتنِ بدن باید هرچند روز یکمرتبه بحمّام رفته شست و شو کرد زیرا چنانکه خوانده اید انسان از مساماتِ پوستِ بدن نیز تنفس میکند و هرگاه بدن مدّتی چرکین بماند این مسامات مسدود میشود و انسان نمیتواند از آنها تنفّس کند و رفته رفته رنجور و ناتوان میگردد۔

اطفالِ خوب باید بامداد که از خواب بیدار میشوند دست و روی و دندان خود را با آبِ پاک بشویند و موهای خود را شانه بزنند و ناخنهای خود را پاک کنند و گردِ جامه و کلاه و کفشِ خود را بگیرند۔

مشقی سوالات

(۱) انسان کا بدن و کپڑا کیوں ہمیشہ صاف و ستھرا رہنا چاہئے؟

(۲) معمولی صاف کپڑا پہننا قیمتی میلے کپڑے سے کیوں اچھا سمجھا جاتا ہے؟

(۳) روزانہ غسل کرنا کیوں ضروری ہے؟

(۴) تمام لوازم اور اسباب زندگانی کا بھی پاک رکھنا ضروری ہے یا محض بدن اور لباس کا اور کیوں؟

عدل

چنانکہ در اصول دین آموختید عدل یکی از صفات پروردگار عالم است هرکہ درایں دنیا از صفتِ عدالت بیشتر بہرہ مند باشد بخدای تعالی و تبارک نزدیکتر و خداوند از چنین بندہ خرسند است

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ کہ برگزیدہ خدا و خاتم پیغمبران است مباہات میکرد کہ در زمانِ پادشاہی عادل مانندِ نوشیروان بدنیا آمدہ است۔

زندہ است نامِ فرخِ نوشیران بعدل ‎ ‎ ‎ گرچہ بسی گذشت کہ نوشیروان نماند

شعراز سعدی

مشقی سوالات

(۱) عدل سے تم کیا سمجھتے ہو؟

(۲) عدل سے کیا فائدہ ہے؟

(۳) ذیل کے شعر کا مطلب لکھو اور بتاؤ کہ یہ کسکا شعر ہے۔

زندہ است نامِ فرخِ نوشیرواں بعدل ‎ ‎ ‎ گرچہ بسی گذشت کہ نوشیروان نماند

تعالی۔ بلند مرتبہ۔ تبارک۔ پاک و منزہ۔ گزیدہ۔ انتخاب شدہ۔ خاتم۔ آخری۔ مباہات۔ فخر

پند و امثال و اندرہائے نیکو

(ب)

گناہان بزرگ

انسان با شرافت ہرگز گناہ نمیکند۔

کسی کہ مرتکب گناہ شود در دنیا مجازات می بیند و در آخرت بعذاب الٰہی گرفتار میشود۔

دزدی و شراب خوردن و قمار کردن از گناہان بزرگ است وہمچنین سخن چینی و غیبت کردن۔

قمار آدمی را بفقر و بدبختی گرفتار میکند، غیبت و سخن چینی سبب رنجش و دشمنی مردم میشود۔

ولی از ہمہ گناہان بدتر دروغ است دروغگو دشمن خدا است۔

مشقی سوالات

(۱) تحلیل صرفی کردد:۔

مرتکب ۔ مجازات ۔ فقر ۔ بدبختی۔

مجازات۔ سزا ۔ آخرت ۔ روز قیامت ۔ الٰہی ۔ خدائی ۔ غیبت ۔ پشت سرکسی بدگوئی کردن

(۲) غیبت و سخن چینی میں کیا فرق ہے ؟
(۳) قمار اور دروغگوئی دونوں گناہوں میں کون بدتر ہے ؟
(۴) اردو میں ترجمہ کرو :-
(ا) کسے کہ مرتکب گناہ شود.......... گرفتار می شود
(ب) قمار آدمی را بفقر........ ..... مردم می شود

پند و اندرز

درخت کاہلی کفر آورد بار
دریاب ضعیفاں را در وقت توانائی — حافظ
در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست — حافظ
یا سخن دانستہ گو اے مردم بخرد یا خموش — سعدی
با دوستاں مروّت با دشمناں مدارا — حافظ
قناعت توانگر کند مرد را — سعدی
دشمن نتواں حقیر و بیچارہ شمرد — سعدی
عبادت بجز خدمت خلق نیست — سعدی
علاج واقعہ قبل از وقوع باید کرد — حافظ
صبر تلخ است و لیکن برِ شیریں دارد — سعدی

هزوآں گرفت جان برادر کہ کار کرد   سعدی

مشقی سوالات

(۱) مندرجہ ذیل نصایح کا مطلب بتوضیح اردو میں لکھو۔

(ا) درخت کاہلی کفر آورد بار

(ب) یا سخن دانسته گوای مرد بخرد یا خموش

(ج) قناعت توانگر کند مرد را

(د) عبادت بجز خدمت خلق نیست

(۲) قناعت۔ توانگری اور استخارہ سے تم کیا سمجھتے ہو۔

شیر و موش

هیچکس را نباید حقیر شمرد

موشی بچنگ شیری گرسنه افتاد شیر خواست او را بخورد موش گفت من لقمه بیش نیستم آنهم نه لقمه شیر مرا آزاد کن شاید روزی ترا بکار آیم شیر خندید و گفت ترا رها میکنم ولی برای هیچ می از تو چه کاری ساخته است موش را آزاد کرد و بدنبال شکاری به بیشه درآمد اتفاقاً صیادی درآنجا دامی گسترده و درآن طعمه نهاده بود شیر خواست طعمه را بخورد بدام افتاده با همه

حقیر۔ ناچیز۔ صیاد۔ شکارچی۔ گسترده۔ پہن کردہ۔ طعمه۔ خوراک۔

زور و توانائی که داشت هر چند کوشید نتوانست بند ها را پاره کند
و از دام بیرون رود ناگاه همان موش نزدیک آمد و پرسید ای شیر در چه
حالی گفت چنین که می بینی موش بی درنگ بجویدن طنابها مشغول شد
و گفت اکنون آزاد شدی شیر تکانی بخود داده از دام بیرون جست
و دانست که در این دنیا گاهی از موش ناتوان کاری ساخته است
که از شیر توانا ساخته نیست۔

مشقی سوالات

(۱) موش اور شیر کا قصہ اردو میں بیان کرو اور یہ بھی بتاؤ کہ اس قصہ سے تم کو کیا
سبق حاصل ہوا۔

(۲) "مرا آزاد کن شاید روزی ترا بکار آیم" کسنے کہا تھا اور اسکا کیا جواب ملا تھا؟

(۳) شیر کی چوہے نے کیونکر مدد کی؟

(۴) اردو میں ترجمہ کرو:۔

(ا) اتفاقاً صیادے .... بیروں رود۔

(ب) ناگاہ ہمان موش نزدیک آمد .... بیرون جست

(ج) در این دنیا گاہے از موش ناتواں کارے ساختہ است کہ از شیر توانا ساختہ نیست

بہترین جامہ نکوکاری

اردشیر بابکان نخستین پادشاہ ساسانی کہ بدانش وخرد معروف است روزی فرزند خود را دید کہ جامہ گرانبہا در بردارد گفت ای پسر شایستہ پادشاہان جامہ ایست کہ در ہیچ خزانۂ مانند آن نباشد نظیر این جامۂ کہ تو پوشیدۂ پیدا میشود و دیگران ہم بدان دسترس دارند۔

پسر پرسید جامۂ کہ در ہیچ خزانہ یافت نشود کدام است اردشیر گفت آن جامہ نیکوکاری وعدل است کہ دست ہرکسی بدان نمیرسد۔

از اخلاق محسنی نقل بمعنی شدہ است

مشقی سوالات

(۱) اردشیر بابکان کون تھا؟

(۲) اردشیر نے اپنے لڑکے کو گرانبہا جامہ پہنے ہوئے دیکھکر کیا کہا تھا؟

(۳) اردشیر نے اپنے لڑکے کو کون سا لباس بہترین بتلایا ہے اور کیوں۔

(۴) نکوکاری اور عدل سے تم کیا سمجھے ہو؟

(۵) اردو میں ترجمہ کرو:۔

دربرداشتن ۔ دسترس داشتن ۔ دست ہرکسے بدان نمیرسد۔

خرد ۔ عقل ۔ گرانبہا ۔ پرقیمت ۔ نظیر ۔ مانند۔

پند و امثال

سعی ہر کس بقدر ہمت او ست

بزرگی بایدت بخشندگی کن

آتش کہ گرفت خشک و تر میسوزد

ہر کہ بامش بیش برفش بیشتر

کلوخ انداز را پاداش سنگ است

جائی کہ نمک خوری نمکدان مشکن

یک مردہ بنام بہ کہ صد زندہ بہ ننگ

مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست

زیر پای مادران باشد جنان

سگ از مردم مردم آزار بہ

آنکس کہ نکو کرد و بدی دید کدام است

مشقی سوالات

(۱) پند و امثال میں کیا فرق ہے!

(۲) مندرجہ ذیل فقرات کا اردو میں ترجمہ کرو اور یہ بھی بتاؤ کہ کون پند ہے اور کون مثل ہے۔

سعی - کوشش - جنان - بہشت -

(ا) بزرگی بایدت بخشندگی کن۔
(ب) هرکه بامش بیش برفش بیشتر
(ج) مرو آخر بین مبارک بنده ایست
(د) زیر پاے مادران باشد جنان
(ه) سگ از مردم مردم آزار به

اتحاد

پادشاہی دوازدہ پسر داشت چون اجل او برسید فرزندان خود را بخواند و فرمود چندین چوبہ تیر نزد آنہا گذاشتند آنگاہ یکی از ایشان گفت یکی از این تیرہا را بشکن او بشکست سپس بفرمود دو تیر برہم نہ و بشکن پسر دو تیر برہم نہاد و شکست چون شمارہ تیرہا بسہ رسید شکستن نتوانست پس پادشاہ گفت شما برادران بر مثال این چوبہاے تیر میباشید اگر ہمدست گردید ہیچکس بر شما دست نیابد و اگر از ہم جدا شوید دشمن بآسانی بر شما چیرہ شود صد ہزاران خیط یکتا را نباشد قوتی۔
چون بہم بر تافتی اسفندیارش نگسلد۔

اتحاد - یگانگی - اجل - ہنگام مرگ - مثال - مانند - چیرہ - غالب - خیط - نخ دریسمان - تافتی - تابیدادے - نگسلد - پارہ نکند۔

مشقی سوالات

(۱) اتحاد سے تم کیا سمجھتے ہو۔
(۲) اتحاد کی مثال میں جو قصہ تم نے پڑھا ہے بیان کرو۔
(۳) اردو میں ترجمہ کرو اور یہ بتاؤ کہ ضرب المثل ہو سکتا ہے کہ نہیں؟:-
صد ہزاران خیط یکتا را نباشد قوتی   چون بہم بر تافتی اسفندیارش نگسلد
(۴) اسفندیار کون تھا اس کے بارہ میں تم کیا جانتے ہو بیان کرو۔

کُرَک

دو کرک در کشتزاری آشیان داشتند روزہا بصحرا میرفتند وشبہا بآشیانہ برمیگشتند بجوجہ ہای خود سپردہ بودند کہ آنچہ در نبودن ما بشنوید شب بما بگوئید۔

روزی دہقان با پسر گفت برو بہمسایگان بگو ہنگام درو رسیدہ است فردا بیائید بما یاری دہید چون وقت درو بدان کشت شما رسید ما نیز شمارا یاری کنیم جوجہ ہا آنچہ در روز شنیدہ بودند شبانگاہ بپدر و مادر خود باز گفتند پدر گفت مترسید فردا بما گزندی نمیرسد روز دیگر باز دہقان بکشتزار آمد واز پسر پرسید ہمسایگان چہ گفتند پسر گفت

کُرَک ۔ مرغی است کہ آنرا بتر کی بلدرچین گویند۔   گزندی۔ آسیب ورنجی۔

هریک بهانهٔ پیش آورد دند دهقان گفت من میدانستم که از آنها برای ما هیچ وقت سودی نیست امشب یکسان وخویشان ما بگو فردا بیایند و با ما همراهی کنند جوجه ها این سخن را نیز بپدر و مادر گفتند پدر گفت فردا نیز بماز یانی نخواهد رسید خویشان و کسان دهقان نیز از همراهی دریغ کردند۔

روز سوم دهقان به پسر گفت داسها را تیز کن فردا خود بدرو خواهیم رفت جوجه ها آنچه شنیده بودند شب باز گفتند پدر گفت فرزندان دیگر جای درنگ نیست چون مرد دهقان این بار خود بدرو کردن کشت خویش کمر بسته است فردا تا گزیر آشیانه ما ویران خواهد شد باید هم امشب بکشتزار دیگر برویم۔

بغمخوارگی جز سر انگشت من نخارد کس اندر جهان پشت من

مشقی سوالات

(۱) کرک اور دہقان کا کیا قصہ تمنے پڑھا ہے تفصیل سے بیان کرو۔

(۲) کرک اور دہقان کے قصہ سے تم کیا سبق حاصل کرتے ہو؟

(۳) ذیل کے شعر کا مطلب اردو میں بتوضیح بیان کرو:۔

بغمخوارگی جز سر انگشت من نخارد کس اندر جهان پشت من

سودی ۔ نفعی ۔ زیانی ۔ ضرری ۔ درنگ ۔ تاخیر ۔

پند و امثال

چشم هنر بین بُوَد از عیب پاک

بِبَرد گنج هر که رنج برد

حسد دردی است کانرا نیست درمان

بدخواه و بدآموز و بداندیش مباش

بداندیش را بد بود روزگار

چرا عاقل کند کاری که باز آرد پشیمانی

بصبر از غوره حلوا میتوان ساخت

چیزی بجز چیزی بده چیزی بنه

بیهوده گفتن مَبر قدرِ خویش

جائی بنشین که برنخیزانندت

بالاتر از سیاهی رنگ دگر نباشد

پند و امثال

با کریمان کارها دُشوار نیست

کریمان - مردمان بزرگوار - دشوار - سخت

پرسان پرسان بکعبه بتوان رفتن

آه صاحب درد را باشد اثر

بهر کس هر چه لایق بود داوند

آدمی فربه شود از راهِ گوش

برکنده به آن چشم که بد بین باشد

با من آن کن که اگر با تو رود بپسندی

تا توانی میگریز از یارِ بد

بسا مُراد که در ضمنِ نامرادیهاست

پند و امثال

کارِ امروز را بفردا میندا ز

کارِ نکرده مُزد ندارد

برای کور شب و روز یکی است

تنها بقاضی رفته خوشحال برمیگردد

جوابِ ابلهان خاموشی است

گوش یعنی روح انسان بشنیدن سخنان سودمند پرورش مییابد۔ مراد۔ کام و آرزو۔ ابلهان۔ احمقان

آزموده را آزمودن خطا ست

بزرگی بعقل است نه بسال

اگر گل نیستی خار هم مباش

جنگِ اوّل به از صلح آخر است

چوبِ کج را تا با آتش نزنند راست نمی شود

حرفِ حق تلخ است

پند و امثال

چوپانِ خائن بد تر از گرگ است

ارمغانِ مور پای ملخ است

از تفنگِ خالی دو نفر میترسند

باد آورده را باد میبرد

اسب نجیب را یک تازیانه بس است

تا جای ندانی پای منہ

چاه کن همیشه تهِ چاه است

آزمودن - امتحان کردن -

مشقی سوالات

(۱) ذیل کے نصائح کا مطلب واضح کرو۔
(ا) بدخواه و بدآموز و بداندیش مباش ۔
(ب) چیزے بخور چیزی بده چیزی بنه
(ج) بالا تراز سیاهی رنگ دگر نباشد
(۲) مندرجہ ذیل پند و امثال کی تشریح اردو میں کرو :۔
(ا) آدمی فربہ شود از راهِ گوش
(ب) بامن آن کن کہ اگر با تو رود بپسندی
(ج) اگر گل نیستی خار هم مباش
(د) چوب کج را نا بآتش نبرند راست نمی شود
(ه) چوپان خائن بدتر از گرگ است
(و) اسپ نجیب را یک تازیانہ بس است
(۳) مندرجہ بالا امثال میں کسی دو کا محل استعمال بتاؤ۔

انوشیروان و مُعلّم

گویند انوشیروان را در کودکی معلّمی دانشمند بود روزی معلّم بی تقصیر او را بیازرد انوشیروان از اینکار بسیار خشمگین شده کینۂ معلّم را در دل گرفت چون بمرتبۂ سلطنت رسید روزی آن معلّم

راچواست و بازده پرسید زمانی که بتعلیم من می پرداختی چرا بیگناه مرا بزدی و بدان سختی بیازردی گفت ای ملک چون امید داشتم که بعد از پدر بپادشاهی رسی خواستم طعم ظلم را چشیده باشی تا در ایّام سلطنت بظلم اقدام ننمائی و بشیوهٔ عدل و شفقت با مردم رفتار کنی۔

انوشیروان چون این سخن بشنید اورا تحسین بسیار فرمود و خلعت و نعمتش ارزانی داشت

مشقی سوالات

(۱) نوشیرواں کو بلا تقصیر زدوکوب کرنے میں اس کے معلم کی کیا دانشمندی تھی؟

(۲) بادشاہ ہونے پر نوشیرواں نے اسکا کیا بدلہ کیا؟

(۳) اردو میں ترجمہ کرو:۔

(ا) گفت اے ملک چون امید داشتم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ با مردم رفتار کنی۔

(ب) انوشیروان چون این سخن بشنید۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ارزانی داشت

ملک ۔ بادشاہ ۔ شفقت ۔ مہربانی

خروس و روباه

روباهی از نزدیک دهی میگذشت خروسی را دید که دانه برمی‌چیند پیش رفته سلام کرد و زبان بتملق گشود و گفت پدرت خروسی بسیار خوش آواز بود و من هر وقت از اینجا میگذشتم آواز او را می‌شنیدم خوش دل می‌شدم.

خروس گفت من هم در آواز کمتر از پدرم نیستم و بعادت خروسان چشمهای خود را بسته بالها را برهم زده بنای خواندن گذارد روباه فرصت را غنیمت شمرده بجست و او را بگرفت سگهای ده خبر شدند و روباه را دنبال کردند خروس بروباه گفت اگر میخواهی از دست سگها رهائی یابی فریاد کن و بگو خروسی که من گرفته‌ام از دِهِ شما نیست از دِهِ دیگر است روباه فریب خورده همینکه دهان خود را برای فریاد باز کرد خروس پرید.

روباه از روی حسرت نگاهی بخروس کرد و گفت لعنت بر آن دهانی که بیموقع باز شود خروس گفت لعنت بر چشمی که بیموقع بسته شود.

حذر کن زانچه دشمن گوید آن کن   که بر زانو زنی دست تغابن

تملق - چاپلوسی - حذر - بترس - تغابن - زیان و ضرر

گرت راهی نماید راست چون تیر　　ازاو برگرد و راه دست چپ گی

مشقی سوالات

(۱) خروس وروباه کا قصہ مختصراً اردو میں لکھو۔

(۲) روباہ نے خروس کی چاپلوسی کیونکر کی؟

(۳) لومڑی کی چاپلوسی سنکر مرغ نے کیا کیا؟

(۴) مرغ نے کس ترکیب سے لومڑی کے پنجہ سے رہائی پائی؟

(۵) اس قصہ سے کیا سبق تم حاصل کرتے ہو؟

(۶) ذیل کے اشعار کا مطلب بتفصیل لکھو:۔

حذرکن زانچہ دشمن گوید آن کن　　کہ برزانو زنی دست تغابن

گرت راہی نماید راست چون تیر　　ازاو برگرد وراہ دست چپ گیر

پندو امثال

آبی کہ آبرو ببرد در گلو مریز

آواز دُہل شنیدن از دور خوش است

توبہ گرگ مرگ است

با خدا باش و پادشاہی کن

بوی گُل را از کہ جوئیم از گُلاب

اگر بدنیستی با بد مشو یار

پند و اندرز

خرامیدنِ لاجوردی سپہر | ہمان گرد گردیدن ماہ و مہر
مپندار کز بہر بازیگری است | سراپردۂ این چنین سرسری است

نظامی

سخن گرچہ ہر لحظہ شیرین بود | سزاوار تصدیق و تحسین بود
چو یکبار گفتی مگو باز پس | کہ حلوا چو یکبار خوردند بس

سعدی

رادمردی بدہر دانی چیست | باہنر ترز خلق دانی کیست
آنکہ با دوستان تواند ساخت | آنکہ با دشمنان تواند زیست

ترکی ایلاقی

میباش بجدّ و جہد درکار | دامانِ طلب ز دست مگذار
ہر چیز کہ دل بدان گراید | گر جہد کنی بدستت آید

نقل از اخلاق محسنی

مشقی سوالات

(۱) ذیل کے پند و امثال کی توضیح اردو میں کرو۔

(الف) آبے کہ آبرو ببرد در گلو مریز

(ب) توبہ گرگ مرگ است

(ج) با خدا باش و پادشاہی کن۔

خرامیدن۔ گردش۔ لاجوردی۔ نیلی رنگ۔ سپہر۔ آسمان۔ مہر۔ خورشید۔
سرسری۔ بیہودہ۔ رادمردی۔ جوانمردی۔ بجدّ و جہد۔ کوشش۔ طلب۔ جستجو
گراید۔ میل کند۔

سحر خیز باش تا کامروا باشی

بوذرجمهر هر بامداد که بخدمت انوشیروان میرفت می گفت سحر خیز باش تا کامروا باشی انوشیروان این سخن را سرزنشی می پنداشت و دل تنگ می شد . روزی بغلامان خود فرمود سحرگاهان ناشناس در راه بوذرجمهر بایستند ولی آسیب جامه از تن او بیرون آرید سحرگاه غلامان راه بر بوذرجمهر بستند و جامه از تن او درآوردند بوذرجمهر بخانه بازگشت و جامه دیگر بپوشید و آنروز ناچار اندکی دیرتر بخدمت رسید انوشیروان پرسید موجب دیر آمدن چیست گفت میآمدم در راه تنی چند بمن رسیدند جامهٔ مرا کندند و بردند ناچار بخانه بازگشتم و جامه دیگر پوشیدم

انوشیروان گفت هر بامداد مرا نصیحت میکردی که سحر خیز باش تا کامروا باشی امروز این آفت بتو از سحر خیزی رسید بوذرجمهر جواب داد سحر خیز کسانی بودند که پیش از من برخاستند و کامروا شدند

از مرزبان نامه نقل بمعنی شده است

بوذرجمهر ـ نام وزیر انوشیروان واصل آن بزرگ مهر است ـ بامداد ـ صبح

مشقی سوالات

(۱) بوذرجمہر نوشیروان کا کون تھا؟ دونوں کے بارے میں تم کیا جانتے ہو لکھو
(۲) سحرخیز باش تا کامروا باشی کا کیا مطلب ہے اور یہ کسکا مقولہ ہے لکھو۔
(۳) بوذرجمہر پر سحرخیزی سے کیا آفت آئی۔ اور پھر اوسکا مقولہ کیونکر صحیح ہوا۔

شاہان ایران

(ح)

سلسلہ پیشدادیان کیومرث

نخستین خدیوی کہ کشور گشود — سر پادشاہان کیومرث بود
ازاو گشت پیدا سخن گستری — رعیت نوازی و دین پروری
بداد و دہش خلق را وعدہ کرد — جہان را بنام نکو زندہ کرد
بآزردن کس نیاورد راے — بروں از خط عدل ننہاد پاے

بنابر آنچہ تاریخ نویسان قدیم آوردہ اند نخستیں شہریاری کہ آئین پادشاہی بجہان آورد کیومرث بود۔

خدیو - پادشاہ۔ بداد - بعدل۔ نیاوردراے۔ اندیشہ فکر۔ آئین - رسم

گویند کیومرث لباس دوختن و خوراک پختن بمردم آموخت۔
پسر کیومرث سیامک نام داشت کیومرث اورا بجنگ دیوان
فرستاد و سیامک درآن جنگ کشته شد ۔
اشعار از تاریخ معجم نقل شده است

مشقی سوالات

(۱) کیومرث کس خاندان کا بادشاہ گذرا ہے اوسکے خصوصیات بیان کرو۔
(۲) سیامک کے بارہ میں تم کیا جانتے ہو؟
(۳) ذیل کے اشعار کا مطلب اپنی فارسی میں لکھو
(۱) نخستین خدیوی کہ کشور گشود .... برون از خط عدل ننهاد پاے۔

هوشنگ (از سلسلہ پیشدادیان)

پس از کیومرث هوشنگ پسر زادہ او بہ تخت بادشاہی نشست

جهاندار هوشنگ باراي و داد بجاي نیا تاج بر سر نهاد
چون نشست بر جایگاہ مهی چنین گفت بر تخت شاهنشهی
که بر هفت کشور منم پادشا بهر جاي پیروز و فرمان روا
وزان پس جهان یکسر آباد کرد همه روی گیتی پر از داد کرد

نیا - جد - مهی - بزرگی - گیتی - جهان۔

گویند اوّل کسی که آهن را از سنگ بیرون آورد وآئین کشت وزرع نهاد هوشنگ بود

هوشنگ چهل سال پادشاهی کرد۔

جشن سده از یادگارهای این پادشاه است

گرفتن جشن سده در دهم بهمن ماه هنوز بین پارسیان معمول است

پس از هوشنگ پسرش طهورث که او را دیوبند گویند پادشاهی یافت۔

مشقی سوالات

(۱) ہوشنگ و طہورث ایک دوسرے کے کون تھے ؟

(۲) ہوشنگ نے اپنے زمان سلطنت میں کیا کیا کارنمایاں کئے ہیں لکھو ؟

(۳) اردو میں ترجمہ کرو :۔

جهاندار هوشنگ باراى وداد .... همه روى گیتى پر از داد کرد

جمشید (از سلسلہ پیشدادیان)

چون طهورث از دنیا برفت جمشید بجای او بر تخت شاهی نشست

چو رفت از جهان نامور شهریار پسر شد بجای پدر نامدار

گرانمایه جمشید فرزند او کمر بسته و دل پر از پند او

برآمد بر آن تخت فرّخ پدر بر سم کیان بر سرش تاج زر
کمر بست با فرّ شاهنشهی جهان سر بسر گشته او را رہی

گویند جمشید را جامی بود که همه جهان در آن نمایان میگردید و آنرا جام جم می گفتند جشن نوروز را که بزرگترین عید ایرانیان است جمشید معمول داشت

بنای تخت جمشید که اکنون خرابه های آن در فارس باقی است منسوب باوست۔

اشعار از شاہنامہ فردوسی

مشقی سوالات

(۱) جمشید کہاں کا اور کس خاندان کا بادشاہ تھا ؟

(۲) جمشید نے کیا کیا چیزیں ایجاد کیں ؟

ضحّاک

در اواخر سلطنت جمشید ضحّاک تازی بایران لشکر کشید و بر ایرانیان غلبه کرد جمشید از ایران بگریخت و ضحّاک پادشاه ایران شد و بنای جور و بیداد نهاد۔

فرّخ ۔ مبارک۔ فرّ ۔ شکوه ۔ رہی ۔ بنده چاکر۔ تازی ۔ عرب

ندانست خود جز بد آموختن　　بجز غارت و کشتن و سوختن

آورده اند که دو بر آمدگی بشکل مار بر شانه های وی پدیدار شد
وازاین رو اورا ضحاک ماردوش گفتند۔

ایرانیان از ستم وی بجان آمدند آهنگری کاوه نام که
از بیداد ضحاک بتنگ آمده بود روزی چرم پاره خود را بر سر چوبی
نصب کرده بمیان مردم رفت وآنها را بجنگ ضحاک تازی دعوت
کرد مردم دور او جمع شدند و با ضحاک جنگیدند و او را گرفته در کوه
دماوند حبس کردند و فریدون را بجای او بر تخت شاهی نشانیدند
فریدون چرم پاره کاوه را بجواهر بیاراست و ایرانیان
آنرا درفش کاویانی نامیدند و همیشه در صف لشکر آنرا می افراشتند

شعر از شاهنامہ فردوسی است

مشقی سوالات

(۱) ضحاک کے بارے میں تم کیا جانتے ہو بیان کرو۔

(۲) ضحاک اصلی باشندہ کہاں کا تھا۔ اسے ضحاک کیوں کہتے ہیں؟

(۳) ذیل کے اشعار کا پورا مطلب لکھو۔

(ا) برآمد برآن تخت فرخ پدر ۔ برسم کیاں بر سرش تاج زر

(ب) ندانست خود جز بد آموختن ۔ بجز غارت و کشتن و سوختن

درفش ۔ علم۔

فَرِیدون

(از سلسلۂ پیشدادیان)

فریدون که از دودمانِ جمشید بود بعد از ضحاک پادشاه شد

فریدون چو شد در جهان کامگار   ندانست جز خویشتن شهریار
بروزِ خجسته سرِ مهر ماه   بسر بر نهاد آن کیانی کلاه
برسم کیان تاج و تخت جهی   بیاراست با کاخِ شاهنشهی
زمانه بی اندوه گشت از بدی   گرفتند مردم رهِ ایزدی

فریدون سه پسر داشت ایُرج و سَلم و تُوُر در پایان زندگانی کشورِ خویش را سه بخش کرد و هر بخشی را به پسری داد

چون ایران را با یرج که کوچکتر بود واگذار کرد سلم و تور بر ایرج رشک بردند و او را کشتند منوچهر پسرِ ایرج بکینِ پدر با سلم و تور جنگ کرد و آنها را مغلوب ساخت فریدون پادشاهی را بمنوچهر واگذاشت و خود پس از چندی درگذشت

اشعار از شاهنامہ فردوسی

مشقی سوالات

(۱) کاوہ نے فریدوں کو کیونکر تخت پر بٹھلایا بیان کرو۔

دودمان ۔ خاندان ۔ کامگار ۔ صاحب اقبال ۔ خجستہ ۔ مبارک ۔ سر ۔ آغاز ۔ کاخ ۔ قصر ۔ رشک ۔ حسد ۔

(۲) فریدون کے بیٹوں کا کیا نام تھا اور باپ نے اپنی سلطنت ان کو کیونکر تقسیم کی ؟
(۳) منوچہر کون تھا اور اسکو بادشاہت کیونکر ملی ؟
(۴) عبارت ذیل کا واضح مطلب بیان کرو۔
بروز خجستہ سر مہر ماہ .... گرفتند مردم رہ ایزدی۔

سلسلہ کیان کیقباد

اوّل پادشاہی کہ از نژاد منوچہر بر تخت کیان نشست کیقباد بود
بشاہی نشست آن زمان کیقباد ۔ ہمان تاج گوہر بسر بر نہاد
ز گُردان و نام آوران یاد کرد ۔ بداد و دہش گیتی آباد کرد
برینگونہ صد سال شادان بزیست ۔ نگر تا چنیں در جہان شاہ کیست
کیقباد با افراسیاب و تورانیاں جنگ کرد۔
رستم کہ پہلوانِ لشکرِ ایران بود در جنگِ با تورانیان دلاوری و مردانگی بسیار نمود و افراسیاب را شکست سختی بداد۔
فردوسی فرماید۔
زمین کردہ بُد سرخ رستم بجنگ ۔ یکی گرزہ گاو پیکر بچنگ

نام آوران ۔ سران سپاہ و بزرگان مملکت ۔ بزیست ۔ زندگانی کرد۔
بُد ۔ مخفف بود ۔ گرزہ ۔ گرز۔

بهر سو که مرکب برانگیختی | چو برگ خزان سر فرو ریختی
بشمشیر بُرّان چو بگذاشت دست | سر سرفرازان همی کرد پست
بروز نبرد آن یل ارجمند | به تیغ و به تیر و بگرز و کمند
بُرید و درید و شکست و به بست | یلان را سر و سینه و پای و دست
برفتند ترکان ز پیش مغان | کشیدند لشکر سوی دامغان
وز انجا بجیحون نهادند روی | خلیده دل و با غم و گفتگوی
گسسته سلیح و شکسته سپهر | نه بوق و نه کوس و نه تاج و کمر
همه پهلوانان ایران سپاه | ز ره باز گشتند نزدیک شاه
بجای آمدند آن سپاه مهان | شدند آفرین خوان بشاه جهان

اشعار از شاهنامه فردوسی

مشقی سوالات

(۱) سب سے پہلا کیانی بادشاہ کون گذرا ہے۔

(۲) افراسیاب کون تھا اوس سے اور کس ایرانی بادشاہ سے سب سے پہلے جنگ ہوئی اوس وقت ایرانی لشکر کا سپہ سالار کون تھا؟

(۳) فردوسی نے رستم کی وہ جنگ جو کیقباد کی طرف سے تورانیوں سے کی ہے نظم کیا ہے اوسکا خلاصہ بیان کرو۔

مرکب - اسپ - نبرد - جنگ - ارجمند - عزیز - مغان - مغ بمعنی آتش پرستست و اینجا مقصود ایرانیان می باشد - جیحون - نام رودی است در ترکستان
خلیده - مجروح - کوس - طبل بزرگ - مهان - بزرگان .

کیکاؤس

از سلسلهٔ کیان

پس از مرگِ کیقباد پسرش کیکاوس بجای او نشست

چو کاوس بگرفت گاهِ پدر
مر او را جهان بنده شد سر بسر

چنین گفت کاندر جهان شاه کیست
گذشته ز من درخورِ گاه کیست

گویند یک روز گروهی نزد کیکاوس بودند یکی از آنها زبان بوصف مازندران گشود و گفت۔

که مازندران شاه را یاد باد
همیشه بَر و بومش آباد باد

که در بوستانش همیشه گُل است
زمینش پر از لاله و سنبل است

هوا خوشگوار و زمین پر نگار
نه گرم و نه سرد و همیشه بهار

نوازنده بُلبل بباغ اندرون
گُرازنده آهو براغ اندرون

دی و آذر و بهمن و فَروَدین
همیشه پر از لاله بینی زمین

کیکاوس چون این وصف بشنید همّت بگرفتن آن دیار گماشت و با سپاهی گِران بدان سوی رفت و با مردم آن ولایت

گاه - تخت - درخور گاه - شایسته و لایق - وصف - ستایش - بوم ا - سرزمین - نگار - نقش - نوازنده - خواننده - گُرازنده - خرامنده - براغ - مرغزار و صحرا - فَروَدین - مخفّف فَروَردین - گِران - بسیار سنگین -

درجنگ شد ولی از این لشکرکشی سودی نبرده شکست خورد و با تنی چند از سران سپاه بدست دشمن گرفتار گردید چون رستم این خبر بشنید بسوی مازندران شتافت در راه با شیر واژدها و زن جادوگر و دیوان جنگید و آنها را بکشت همینکه بمازندران رسید کیکاؤس و همراهانش را از بند رہائی داد۔

کیکاؤس را فرزندی جوانمرد و دلاور بود که سیاوش نام داشت سخن چینان از او نزدِ پدر بدگوئی کردند کیکاؤس بر او خشم گرفت سیاوش دل آزرده شد و بتوران نزدِ افراسیاب رفت افراسیاب دخترِ خویش فرنگیس را بوی داد۔

برادرِ افراسیاب بر سیاوش رشک بُرد و بنای فتنه انگیزی گذاشت تا افراسیاب سیاوش را بیگناه بکشت۔

اشعار از شاہنامہ فردوسی

مشقی سوالات

(۱) کیکاؤس نے مازندران کی کیا صفت سنی تھی جسکے فتح کرنے پر آمادہ ہوا؟

(۲) جنگ مازندران کا کیا انجام ہوا؟

(۳) رستم کو مازندران جاکر کیکاؤس کو قید سے رہا کرانے میں کیا کیا واقعات پیش آئے بیان کرو۔

(۴) سیاوش کون تھا؟ فرنگیس کے بارہ میں تم کیا جانتے ہو بیان کرو؟

کیخسرو (سلسله کیان)

کیخسرو پسر سیاوش پس از کشته شدن پدر بدنیا آمد و چندین سال در ترکستان بزیست تا اینکه از ایران فرستادهٔ بجستجوے او رفته او را با مادرش فرنگیس با یران نزد کیکاوس آورد
کیخسرو پس از جدّش کیکاوس پادشاه شد

جهاندار گشت و شهنشاه گشت   ملک حشمت و آسمان جاه گشت
بهایم نهم قلعهٔ میمنوی   شد آوازهٔ نام کیخسروی
نژاد از دو سو داشت آن نیک پی   ز افراسیاب و ز کاؤس کی

کیخسرو در زمان جدّش کیکاؤس بخونخواهی پدر چندین بار با افراسیاب جنگ کرد سرانجام افراسیاب در دست لشکر ایران گرفتار و بفرمان کیخسرو کشته شد کیخسرو در حیات خود تاج و تخت را به لهراسب که یکی از نواده های کیقباد بود واگذار کرده خود از سلطنت کناره گرفت۔

اشعار از تاریخ معجم نقل شده است

میمنوی ۔ میمنو بمعنی آسمان است و مراد از بام نهم قلعهٔ میمنوی بعقیدهٔ قدما آسمان نهم است که آنرا عرش نیز گویند۔

مشقی سوالات

(۱) کیخسرو کیونکر بادشاہ ہوا اور پھر سلطنت سے کیوں کنارہ کش ہوا۔

(۲) ذیل کے اشعار کا مطلب لکھو۔

بہامِ تہم قلعۂ بیہنوی............ ز افراسیاب و زکاوسِ کی۔

گشتاسپ

(از سلسلہ کیان)

لہراسپ را پسری بود گشتاسپ نام کہ بعد از او بپادشاہی رسید

چو گشتاسپ برشد بہ تختِ پدر   کہ فرِّ پدر داشت بختِ پدر

چو گیتی بر آن شاہِ نوراست شد   فریدونِ دیگر ہمی خواست شد

بہر کشوری نامِ گشتاسپ بود   کہ پورِ شہنشاہ لہراسپ بود

گویند زرتشتِ پیغمبر در زمان گشتاسپ ظہور کردہ ایرانیان

را بہ آئینِ یزدان شناسی دعوت نمود۔

گشتاسپ کیشِ وی را اختیار کرد از آن روز دینِ زرتشت

در ایران رواجی بسزا یافت بپسر گشتاسپ اسفندیار نام

داشت و چون تیر و شمشیر بر بدنش کارگر نبود او را رو ئین تن

آئین - کیش = مذہب۔ یزدان - خدا۔

بگفتند اسفندیار با دشمنانِ پدر جنگها کرد و دلاوریها نمود۔
چون رستم مدّتی بود نزدِ پادشاہِ ایران نمیرفت گشتاسپ
اسفندیار را بہ سیستان فرستاد تا رستم را بدرگاہ او بیاورد
اسفندیار با رستم چندین جنگ کرد و چون روئین تن بود حربہ
رستم بر بدنِ او کارگر نمیشد عاقبت رستم تدبیری اندیشید و تیرِ
دو شاخہ از چوب گز بساخت و آن تیر را بر چشم اسفندیار زد
اسفندیار از آن زخم ہلاک شد۔
داستانِ جنگ رستم و اسفندیار را فردوسی در شاہنامہ
آوردہ است

مشقی سوالات

(۱) گشتاسپ کے بارے میں تم کیا جانتے ہو۔

(۲) زرتشت پر نوٹ لکھو۔

(۳) رستم اور اسفندیار سے جنگ کیوں اور کیسے ہوئی اور کیا نتیجہ جنگ کا ہوا؟

- خوب و شایستہ - چوب گز - نام درختی است

بہمن

(از سلسلہ کیان)

چون اسفندیار در جنگِ با رستم کشتہ شد پسرِ او بہمن در نزدِ رستم بماند و رستم اورا تربیت کرد۔

گشتاسپ در پایانِ عمر پادشاہی را بہ بہمن واگذار کرد و خود از سلطنت کنارہ گرفت۔

چو بہمن بتختِ نیا بر نشست کمر بر میان بست و بگشاد دست
سپہ را درم داد و دینار داد ہمان کشور و چیز بسیار داد

بہمن را اردشیرِ دراز دست نیز میخوانند

گویند دستِ او باندازۂ دراز بود کہ بزانو میرسید

بہمن پادشاہی دادگستر بود در زمانِ این پادشاہ برادرِ زال کہ شغاد نام داشت رستم را بمکر و حیلہ ہلاک نمود۔

مشقی سوالات

(۱) شغاد کون تھا اور کس زمانے میں تھا۔

(۲) بہمن دراز دست کے بارہ میں تم کیا جانتے ہو؟

بگشاد دست۔ دست گشادن کنایہ از بذل و بخشش است۔ دادگستر۔ عادل

دارا

از سلسله کیان

دارا آخرین پادشاهِ کیان و نوادهٔ بهمن است
در زمانِ سلطنتِ دارا اسکندر پادشاهِ مقدونیه با یران زمین
لشکر کشیده با دارا سه جنگ کرد و او را شکست داد
دارا کشته شد و تخت و تاجِ او بدستِ اسکندر افتاد

جنگ اسکندر و دارا

دو شاه دو کشور کشیدند صف — همه نیزه و گُرز و خنجر بکف
برآمد چنان از دو لشکر خُروش — که چرخِ فلک را بدرّید گوش
زبس نالهٔ بوق و هندی درای — همه مرد را دل برآمد ز جای
ز آوازِ اسپان و بانگِ سران — جرنگیدنِ گرز های گران
تو گفتی جهان کوهِ جنگی شده است — ز گرد آسمای روی زنگی شده است
بیک هفته گُردانِ پرخاشجوی — بروی اندر آورده بودند روی

مقدونیه - نام سرزمینی است نزدیک یونان - درای - زنگ بزرگ -
دل برآمد - دل از جای برآمدن کنایه از مضطرب شدن و بهیجان آمدن است
بانگ - فریاد - سران - بزرگان لشکر - جرنگیدن - صدا دادن - روی زنگی
مانند روی زنگی سیاه شده است - روی اندر — آورده بودند - باهم روبرو و مشغول
نبرد بودند -

بهشتم بر آمد یکی تیره گرد | بدانسان که خورشید شد لاجورد
بپوشید دیدار ایران سپاه | ندیدند جز خاک ناوردگاه
جهاندار دارا بپیچید روی | همان نامور لشکر جنگجوی
پراگنده برگشت از آوردگاه | چو یاری ندادش همی هور و ماه
همه پادشاهی سکندر گرفت | جهاندار شد تخت و افسر گرفت

اشعار از شاهنامه فردوسی

مشقی سوالات

(۱) دارا کون تھا؟ اور کس خاندان سے تھا۔
(۲) سکندر اور دارا کے تعلقات کیسے تھے بیان کرو۔

اسکندر (از سلسلہ کیان)

اسکندر پادشاهی جنگجو و جهانگیر بود ایران و ترکستان و افغانستان را فتح کرد۔
اسکندر بیش از دوازده سال جهانداری نکرد و در سی و سه سالگی مُرد

بهشتم ۔ روز هشتم ۔ لاجورد ۔ چنانکه خورشید برنگ لاجورد گردید ۔ لاجورد سنگی است کبود رنگ که آنرا بسایند و در نقاشی بکار میبرند ۔ دیدار ۔ چشم ۔ سپاه ۔ سپاه ایران

ناوردگاه ۔ میدان جنگ و نبرد ۔ بپیچید روی ۔ روی پیچیدن برگشتن و فرار است

آوردگاه ۔ جای نبرد ۔ هور ۔ خورشید ۔ افسر ۔ تاج ۔

پس از مرگ اسکندر سردارانش ممالک او را بین خود تقسیم کردند
یکی از آنها که سلوکوس نام داشت پادشاهِ ایران شد۔
جانشینانِ سلوکوس هشتاد سال در ایران سلطنت کردند
و آنها را سلوکید مینامیدند۔
سرانجام بساطِ فرمانروائیِ آنها بدستِ اشکانیان برچیده شد

مشقی سوالات

(۱) سکندر اور سکوکس سے تم کیا سمجھتے ہو؟

سلسلہ ساسانیان

اردشیر بابکان

نخستین پادشاه ساسانی اردشیر بابکان است
پدر اردشیر بابک بود و جدّ او ساسان نام داشت بدین جهت
او را اردشیر بابکان و سلسله او را ساسانیان مینامند۔
اردشیر پادشاهی رعیّت نواز و دانش پرور بود در زمانِ
جهانداریِ او مردم در آسایش بودند و علم و هنر رواج داشت۔

چو تاج بزرگی بسر بر نہاد — چنین گفت بر تخت پیروز و شاد
که اندر جہان داد گنج من است — جہان تازہ از دسترنج من است
گشادہ است بر ہر کس این بارگاہ — ز بدخواہ و وز مردم نیکخواہ
ستایندہ بُد شہریار اردشیر — چو دیدی بدرگاہ مردی دبیر
بدیوانش کار آگہان داشتی — بہ بیدانشان کار نگذاشتی

اشعار از شاہنامہ فردوسی۔

چون بعد از کیان دینِ زردشت ضعیف شدہ بود اردشیر بابکان در ترویج آن کیش ہمّت گماشت و آتشکدہ ہای ایران را کہ رو بخرابی گذاشتہ بود دائر کرد۔

مشقی سوالات

(۱) بابک اور ساسان کون تھے؟

(۲) اردشیر بابکان کس خاندان کا بادشاہ گذرا ہے اسکے بارہ میں جو کچھ جانتے ہو لکھو۔

انوشیروان عادل

سلسلہ ساسانیان

خسرو انوشیروان کہ او را کسری نیز گویند در جہانداری و رعیّت نوازی سر آمدِ پادشاہان ایران است

ستایندہ بُد - تمجید و تحسین کنندہ - بدیوانش - عدالت خانہ و محل رسیدگی بکارہا - آگہان داشتی - مردان کاردان - نگذاشتی - واگذار نکردی -

زشاهان که با تخت وافسر بدند | بگنج و به لشکر توانگر بدند
نبُد دادگرتر ز نوشیروان | که جاوید بادا روانش جوان
نه زو پر هنرتر ز مردانگی | به تخت و به دیهیم و فرزانگی
چو کسری نشست از بر تختِ عاج | بسر بر نهاد آن دل افروز تاج
جهان چون بهشتی شد آراسته | زداد و ز خوبی و از خواسته
جهان نو شد از فرّهٔ ایزدی | ببستند گیتی دو دست بدی
ندانست کس غارت و تاختن | دگر دست سوی بدی آختن
جهانی بفرمانِ شاه آمدند | زکژّی و تاری براه آمدند

انوشیروان با رومیان و هیاطله جنگ کرد و آنها را مغلوب ساخت۔

از پادشاهان روم خراج گرفت و ملکِ یمن را بتصرّف درآورد وزیر این پادشاه بزرگمهر بود که بدانش و خرد معروف است حضرت رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ در زمانِ سلطنتِ انوشیروان بدنیا آمده است۔

اشعار از شاهنامه فردوسی۔

نبُد۔ نبود۔ بادا روانش۔ یعنی جانش همیشه جوان باد۔ دیهیم۔ تاج۔ فرزانگی۔ عقلِ عاج۔ دندان فیل۔ از خواسته۔ مال و متاع۔ فرّهٔ۔ شکوه۔ آختن۔ دست آختن کنایه از دست دراز کردن است۔ کژّی۔ کجی۔ تاری۔ تیرگی۔ رومیان۔ قومی ترک بودند در ترکستان هیاطله۔ بزرگمهر بود۔ بزرگمهر را بعضی بوزرجمهر خوانند۔

مشقی سوالات

(۱) کسریٰ کون تھا؟

(۲) نوشیروان نے اپنے زمانۂ سلطنت میں کن کن لوگوں سے جنگ کی اور کیا انجام جنگ ہوا مختصراً بیان کرو۔

بَہرامِ گُور

از سلسلۂ ساسانیان

چو بر تخت بنشست بہرام گور | بشاہی برا و آفرین خواند ہور
پرستش گرفت آفریننده را | جہاندار بیدار بیننده را
خداوند پیروزی و برتری | خداوند افزونی و کمتری
ازان پس چنین گفت کاین تاج و تخت | ازاو یافتم کافریده است بخت
نشستم بر این تخت فرخ پدر | بر آئین طہمورث دادگر
بداد از نیاکان فزونی کنم | شمارا بدین رہنمونی کنم
بدین سان ہمی بود شصت و سال | کس اندر زمانہ نبودش ہمال

بہرام گور از پادشاہانِ بزرگ ساسانی است و اورا از آن جہت بہرام گور میخوانند کہ بیشترِ اوقات بشکار گور میرفت۔

رہنمونی ۔ راہنمائی ۔ ہمال ۔ مانند ۔ گور ۔ گور حیوانی است بسیار وحشی و تند رو کہ آنرا گور خر نیز گویند۔

درزمانِ بہرام گور پادشاہ ترکستان بخاک ایران لشکر کشید بہرام اورا شکستِ سختی داد مرگ بہرام را بہ تیگونہ گفتہ اند کہ روزی ہنگام شکار ناگہان بہ دوابی رسید و در آن فرو رفتہ ناپدید شد۔ اشعار از شاہنامہ فردوسی

مشقی سوالات

(۱) بہرام گور کس خاندان کا بادشاہ۔ اسکو بہرام گور کیوں کہتے ہیں؟ اس کی وفات کیوں کر واقع ہوئی۔

خسرو پرویز

از سلسلہ ساسانیان

خسرو پرویز یکی از پادشاہان ساسانی است کہ بجاہ و جلال و ثروت و مال معروف است

چنو خسرو اندر زمانہ نبود ز دینار و گنجش کرانہ نبود
ز توران و از ہند و از چین و روم ز ہر کشوری کان بُد آباد بوم
ہمی باج بردند نزدیک شاہ برخشندہ روز و شبان سیاہ

بہرام چوبین کہ یکی از سرداران ہرمز پدر خسرو بود بر خسرو طغیان کرد

ثروت۔ دولت۔ طغیان۔ سرکشی۔

وچندین بار با او بجنگید عاقبت خسرو بهدستی پادشاهِ روم برا و غلبه یافت واورا شکست داد۔

پس از چندی میانِ خسرو و قیصر روم دشمنی افتاد وکار آنها بجنگ کشید خسرو در جنگ بارومیان فاتح شد ولی درپایان کار شکست یافت

بعد از آن شکست ایرانیان خسرورا از پادشاهی عزُل کردند وبکشتند و پسرِ او شیرویه را پادشاهی دادند۔

مشقی سوالات

(۱) بہرام چوبین کون تھا۔ اسپر خسرو نے کیونکر غلبہ حاصل کیا۔ قیصر روم سے اور خسرو سے جنگ ہوئی اوسکا کیا نتیجہ ہوا۔

(۲) ذیل کے اشعار کو نثر میں لکھو۔

چنو خسرواندر زمانہ نبود .... برخشندہ روز وشبان سیاہ

(۳) مندرجہ بالا اشعار کا مطلب واضح طریقہ سے اردو میں بیان کرو۔

فاتح ۔ غالب و فیروز۔

انتخاب از اخلاق محسنی

حکایت در عبادت

یکی از سلاطین ہرات از شاہ سبحان قُدِّسَ سِرُّہٗ التماس نمود
کہ مرا وصیتے کن شاہ گفت اگر نجاتِ دنیا و در حیاتِ آخرت میخواہی
شبہا بر درگاہِ الٰہی داد گدائی میدِہ و روزہا در بارگاہِ خود بداد
گدایان میرس۔ قطعہ۔

چوں بندگانِ حق ہمہ فرمانبرِ تو اند — تو نیز بندگی کن و فرمان حق ببر
ہر پادشہ کہ خدمتِ حق را کمر ببست — بندند خلق ہم ز پئے خدمتش کمر

و چون خوی رعیت تابعِ خوی پادشا ہست کہ اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ
پس ہرگاہ پادشاہ مُتَّبِعِ طاعت و عبادت کند رعیت نیز بدان کار
راغب و مائل شوند و برکاتِ عبادات رعایا نیز بروزگار او واصِل
و متواصِل گردد۔

قُدِّسَ سِرُّہٗ ۔ پاک کیا جائے راز اُنکا۔ اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ ۔ آدمی اپنے بادشاہ
کی راہ پر ہیں۔ واصل ۔ پہونچنے والی۔ متواصل ۔ پیہم پہونچنے والی ۔

حکایت در اخلاص

آورده اند که یکے از خلفاے خراسان فرموده بود تا بے ادبی را در موقفِ سیاست داشته تازیانه میزدند آن شخص در اثناے آن حال زبان بہ وقاحت بکشاد و خلیفہ را دشنام داد خلیفہ امر کرد تا دست ازو باز داشتند و اورا آزاد کرد یکے از خواصِ بارگاه خلافت پرسید در محلے که تادیب آن شوخ چشم بے شرم زیادت بایستے سببِ بخشیدن و آزاد کردن چہ بود خلیفہ گفت من اورا براے خدا ادب میکردم چون مرا ناسزا گفت نفسِ من ازان متغیّر و متاثّر شد و در صدد انتقام آمد نخواستم که در کارِ حق سبحانہ وتعالیٰ نفس را مدخل و ہم کہ این صورت از شیوهٔ اخلاص دور ست و صاحبِ عمل غرض آمیز از فضیلتِ ثواب محروم و مہجور مثنوی

از سخنش آتشِ من تیز شد — کارِ الٰهی غرض آمیز شد
داعیۂ نفس چو ہمبو د درو — معنیِ اخلاص نماند اندرو
کار کزو اخلاص نشد بہره ور — ترکِ چنان کار سزاوار تر

میزدند ۔ مارتے تھے ۔ وقاحت ۔ بے شرمی ۔ متاثر ۔ اثر پذیر ۔ صدد ۔ پے ۔ انتقام ۔ بدلہ لینا ۔ داعیۂ ۔ خواہش ۔

حکایت در دعا

آورده اند که در شهرے از بلادِ اسلام چند شبانہ روز متصل باران بارید بمثابۂ کہ کارہا بر مردمان دشوار شد و راہ آمد و شد قریب بستہ گشت منزلہا روے بویرانی نہاد و دغدغہ در خاطرِ خُرد و بزرگ افتاد جمعے از اہل تنجیم میگفتند کہ از نظراتِ فلکی استدلال میتوان کرد کہ تمام این شہر بواسطۂ کثرتِ آب خراب خواہد شد مردم دل از جان و مان برداشتند وجزع و فزع در خلائق افتاد چون کار از حد گذشت و طاقت طاق شد رجوع بسلطان کردند او مرد عادل و پاکیزہ سیرت بود اہل شہر را تسلّی داد و خود بخلوت در آمد و روی نیاز بر خاک نہاد و گفت بارخدایا ہمہ خلق بر خرابی این شہر اتفاق کردہ اند تو قادری کہ تصور ایشان را باطل کنی و آثار قدرت خود بخلاف آنچہ در خیالہا میگذرد ظاہر گردانی فی الحال باران منقطع شد و آفتاب برآمد و این دلیل روشنست کہ چون پادشاہ پاک اعتقاد بود و دل او با رعیت راست باشد ہر دعا کہ در بارۂ خود و ایشان کند بشرفِ اجابت اقتران یابد قطعہ

پادشاہے کہ نہاد از رہ لطف ۔ بر سرت افسرِ شاہنشاہی
ہرچہ میخواہی از و خواہ کہ او ۔ دہدت ہرچہ از و می خواہی

بمثابہ ۔ یعنی بوجھے ۔ دغدغہ ۔ خلش ۔ فزع ۔ بیقراری ۔ خرابی ۔ ویرانی ۔

حکایت در صبر

آوردہ اند کہ روزے یکے از اُمَرا پیشِ پادشاہے ایستادہ بود و شاہ با او در مہمے مشاورت میفرمود قضارا کژدمے در پیراہنِ وے افتادہ بود و ہر ساعت امیر را می گزید و بہ نیشِ زہر آلود خود ضرر میرسانید تا وقتیکہ نیش وے از کار بیفتاد و ہر زہریکہ داشت بکار بُرد آں امیر سلطان را در ان مشاورت قطع سخن نہ کرد و تغیّرے در و ظاہر نشد و سخنش از قانونِ عقل و قاعدۂ حکمت انحراف نیافت تا بخانہ آمد و آں کژدم را از جامہ بیرون کرد این خبر بپادشاہ رسید متعجب و متحیر گشت روز دیگر کہ امیر بملازمت آمد سلطان فرمود کہ دفعِ ضرر از نفس واجب ست تو چرا دیر و آزار عقرب را از خود مندفع نساختی جواب داد کہ من آں نیم کہ شرف مکالمۂ چون تو پادشاہے را بسبب الم زہر کژدمے قطع کنم و اگر امروز در مجلس بزم بر نیشِ کژدمے صبر نتوانم کرد فردا در معرکۂ رزم بہ تیغِ زہر آب دادہ دشمن چگونہ صبر توانم کرد و پادشاہ را این سخن خوش آمد و مرتبۂ او را بلند گردانید دیدان بمقدار صبر کہ کرد بمراد و مقصود رسید فرد

گرت چو نوح نبی صبر ہست در غمِ طوفان ❊ بلا بگردد و کامِ ہزار سالہ برآید

انحراف۔ پھرنا عقرب بچھو۔

حکایت در ادب

در اخبار آمده که سلطان مصر با پادشاه روم طرحِ مُواصلت انداخته دخترِ او را از بهرِ پسرِ خود خِطبہ کرد و ہم دخترِ خود را در عقدِ پسرِ وے درآورد و بسبب این وصلت رُسُل و رسائل از جانبین متواصل گشت و باتفاق این دو صاحبِ دولت ہر دو مملکت با یکدیگر آراستگی پذیرفت و در امورِ کلی و جزئی مراجعت برائے یکدیگر نمودندے و بی مشورت و ندبیر ہم در ہیچ مہم شروع نفرمودندے روزے ملک مصر بقیصرِ روم پیغام فرستاد کہ پسران زُبدۂ حیات و عمدۂ زندگانی اندو نامِ ما بعد از وفات جز بحیاتِ ایشان باقی نمی ماند بیت

زندہ است کسیکہ در دیارش ماند خلفے بہ یادگارش

پس ہمت بر انتظامِ حال و فراغِ بال ایشان مصروف باید داشت و عنانِ عنایت بصوبِ جمعیت و وسعتِ معیشتِ ایشان معطوف باید ساخت و من بجہت پسرِ خود چندین ذخائر و نفائس و بردہ دستور و ضیاع و عقار مہیا کردہ ام از انطرف رائے جہاں آرائے آں حضرت در حسنِ اہتمامِ بحالِ پسرِ خود چہ اقتضا فرمودہ است چون این پیغام

خطبہ۔ خواستگاری ۔ بال ۔ دل۔ صوب۔ طرف ۔ ضیاع ۔ آب زمین ۔ عقار۔ زمین وغیرہ۔

بسمع قیصر رسید تبسمے فرمود و گفت مال یار بیوفا و محبوب ناپایدار است
از وے حساب نباید گرفت و به متاع فانی دنیا دل فریفته نباید شد
من پسر خود را بحلیهٔ ادب بیاراسته‌ام و خزانهاے مکارم اخلاق
برای او ذخیره نهاده‌ام مال در معرض فنا و زوال است و ادب ایمن
از تغیر و انتقال چون این خبر بملک عرب رسید گفت راست میگوید
الْأَدَبُ خَيْرٌ مِّنَ الذَّهَبِ مثنوی

ادب بهتر از گنج قارون بود — فزون تر ز ملک فریدون بود
بزرگان نکردند پرواے مال — که اموال را هست رو در زوال
عنان سوے علم و ادب تافتند — که نام نکو از ادب یافتند

حکایت در علو همت

آورده اند که در آن ایام که اسکندر میخواست که رایت جهانگیری
از سرحد روم بر عزیمت ضبط ممالک عرب و عجم برافرازد و در رکاب همایون
بجهت تسخیر بر و بحر عالم حرکت دهد بغایت اندیشه ناک و ملول خاطر
بود ارسطاطالیس حکیم که وزیر آن حضرت بود چون علامت فکرت و نشان

الْأَدَبُ خَيْرٌ مِّنَ الذَّهَبِ - ادب بہتر ہے سونے سے - زوال - لطافت اینکه روے اموال الف وان اندر (۱)
خط زوال است -

حیرت بر حسب حال و ناصیهٔ احوال او ظاهر دید گفت که ای شاه جهان
اسباب دولت مهیّا و آماده و خَدَم و حَشَم در موقف بندگی و فرمانبرداری
استاده خزانه معمور و مملکت موفور بخت بصفت استدامت آراسته
و نهال دولت بتشریف استقامت پیراسته اقبال کمر موافقت بسته
و جاه و جلال بر آستانهٔ عالی بخدمتگاری نشسته توزّع ضمیر انور
و تفرّق خاطر ازهر را سبب چیست اسکندر جواب داد که تامّل میکنم
که عرصهٔ جهان بغایت مختصر ست و ساحت ممالک هفت اقلیم بسیار
مختصر شمرده میدارم از برای این مقدار ملک سوار شدن و توجه بتصرّف
و تسخیر آن نمودن. قطعه

گرای آن نکند طول عرض می هفت اقلیم — که من بنیّت تسخیر آن سوار شوم
هزار عالم ازین گر بود دلم ست هنوز — که من بعزم تصرّف بدان دیار شوم

ارسطو فرمود که شک نیست که ایالت و حکومت این مایه از جهان
نه لائق همت بلند و نه درخور نهمت ارجمند تست عرصهٔ مملکت ابدی
را بآن ضم کن تا همچنانچه بضربت تیغ جهانسوز ساحت سرای فانی
را در قید ضبط آوردی ببرکت عدل عالم افروز ملک سعادت باقی

موفور - بہت - استدامت - ہمیشگی - استقامت - پائداری - توزع - پریشانی -
تفرق - پریشانی - ازہر - روشن - ایالت - سرداری - ساحت - میدان -

هم در قبضۂ استحقاق تو آید تا این نقصان ببرکت آن کمال تلافی پذیرد
و این اندک بزیب آن بسیار رونق گیرد مثنوی

ملکِ عقبیٰ خواه کان خرّم بود — ذرّۂ ز ان ملک صد عالم بود
جہد کن تا در میانِ این نشست — عرصۂ آن عالمت آید بدست

اسکندر بدین سخن تسلّی یافتہ بر حکیم آفرین فراوان کرد و امروز
شاہباز عقل ہر کاملے در ہوائے ثنائے اسکندر جہت آن پرواز میکند
کہ ہمائے ہمتش باستخوان ریزۂ دنیا بسر فرو نیاوردہ فرد۔

تو باز ساعد شاہی باستخوان منگر — ہمائے ہمتِ خود را بلند دہ پرواز

حکایت در عزم

آوردہ اند کہ یکے از ملوک بخوردنِ گِل عادت کردہ بود چند انکہ
حکما و اطبا منع میکردند و مضرت آنرا باز می نمودند ازان کار باز نمی آمد
روزے یکے از اہل اللہ بدیدن وے آمد و اورا بغایت زار و نزار یافت
رخسارۂ ارغوانی اورا زعفرانی دیدہ و تن بتاب و توان اورا در بند
ناتوانی گرفتار یافت صورتِ حال استفسار نمود سلطان حقیقت

تلافی - بدلہ۔

واقعه بازگفت که مرا از جهت خوردنِ گِل پای حیرت در گِل ست و دستِ حسرت بر دل درویش فرمود که چون میدانی که ازین مضر ضرر بتو میرسد چرا ترک نمیکنی گفت چندانکه جهد می نمایم با خود بس نمی آیم درویش گفت اَیْنَ عَزِیْمَۃٌ مِنْ عَزَمَاتِ الْمُلُوْکِ کجاست آن عزم که پادشاهان را می باشد که بهیچ نوع ایشان را ازان باز نمی توان داشت سلطان ازین سخن متاثر شد و عزم کرد بر آنکه دیگر گل نخورد و ببرکتِ عزیمت ازان مهلکه خلاص یافت قطعه

عنان عزم بهر جانبے که بر تابی | مکن بدست تر و عنان خود راست
که کس بمنزل مقصود ره نمی یابد | مگر بسعی تمام و دگر بعزم درست
هر آنکه پای طلب در طریق عزم نهاد | به تختگاه بزرگی رسد بگام نخست

حکایت در ثبات و استقامت

سلطان رضی روزے در میدانِ غزنین میگشت حمالے دید سنگے گران بر دوش نهاده وجہتِ عمارت اوے برد و در بردن آن سنگ

مُضر ۔ رہگذر سبب کی جگہ مستعمل ہے ۔ اَیْنَ عَزِیْمَۃٌ مِنْ عَزَمَاتِ الْمُلُوْکِ ۔ کہاں ہے عزم بادشاہوں کے عزموں سے ۔ متاثر ۔ اثر قبول کرنے والا ۔ مہلکہ ۔ جائے ہلاک ۔

رنج بسیار می کشید سلطان چون مشقت او مشاهده کرد از روے رافت جبلّی و عاطفت فطری که داشت فرمود که ای حمّال این سنگ را بنه حمّال آن سنگ را درمیان میدان بینداخت مدتے آن سنگ درمیدان بود و اسپان چون آنجا میرسیدند بدچشمی میکردند و می رمیدند جمعی از خواص بوقتِ فرصت آن حال بعرض سلطان رسانیدند که فلان روز حمّال بنابر امر عالی و فرمان همایون سنگے که بر پشت داشت درمیان میدان بینداخت و اسپان ازان راه بکلفت میگذرند و کسی غیر آن حمّال آن سنگ را بر نمیتواند گرفت اگر فرمایند تا از آنجا بردارد و راه خالی سازد مناسب مینماید سلطان فرمود که برزبان ما گذشته است که بنه اگر بگوییم بردار هردوم آنرا برسبے ثباتی ما حمل کنند گو آن سنگ همان جا باش نقل ست که آن سنگ تا آخر عمر سلطان دران میدان افتاده بود بعد از وفات او نیز جهت مراعات سخن او هیچکس از اولاد او برنداشت قطعه

سخن شاه شاه هر سخن ست | همه حال پاس باید داشت
تانه گردد نقیض آن ظاهر | باید آنرا بلوح دل نگاشت

رافت - مهربانی - جبلّی - پیدائشی - فطری - پیدائشی - بدچشمی - یعنی بھڑکتے تھے۔
نقیض - خلاف -

حکایت در عدل

آورده اند که یکی از علما در مجلس مامون حدیثی روایت کرد که اشخاص پادشاهان عادل در قبر متفرق نمی شود و اجزاے ایشان از یکدیگر ریزه ریزه نمی شود. مامون فرمود که مراد در صدق حدیث نبوی شائبهٔ ریبی نیست اما داعیه دارم که نوشیروان را ببینم که فی الواقع مظهر عدل بوده و بزبان معجز نشان حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیه وسلم گذشته که من متولد شدم در زمان ملک عادل پس عزیمت مداین کرد چون بدانجا رسید فرمود تا دخمهٔ نوشیروان بگشاوند و بدانجا درآمد دید تازه در خاک خفته چنانچه شخصی در خواب باشد و سه انگشتری در دست داشت بر نگین هر یکی پندی نوشته اول آنکه با دوست و دشمن مدارا کن دوم در کارها بے مشورت خردمندان شروع منمای سوم رعایت رعیت فرو مگذار و در روایتی دیگر آمده که لوحے از زر بالاے سر وے آویخته بود و بران لوح نوشته که هرکه خواهد خدا ملک او را بزرگ گرداند گو علماے زمان خود را بزرگ گردان و هرکه خواهد که ملک او بسیار شود گو صفت عدل خود را بسیار ساز. مامون فرمود

شائبه - آمیزش - داعیه - خواهش - مداین - نام شهر - دخمه - سردابه مردگان و سدفه و قبر بودن - اشخاص - جمع شخص بمعنی جسم

تا آن پند ہارا بنوشتند و آن خاک را بعطر آلوده سرش بپوشیدند و
منقول ست کہ دران دخمہ یکی از ندماے مامون اجازت سخن طلبید و
بعد از رخصت فرمود کہ عدل را خاصیتی است کہ بعد از وفات ضرر
خاک از کافر عادل باز می دارد اگر عادل بسعادت اسلام مستسعد
باشد چہ عجب کہ در عقبیٰ نیز ضرر آتش از و باز دارند مامون این سخن
را پسندید و فرمود تا در ذیل آن وصایا مثبت کردند مثنوی

عدل در دنیا نکو نامت کند ۔۔۔ در قیامت خوب فرجامت کند
اندرین عالم معظم سازدت ۔۔۔ چون بدان عالم رسی بنوازدت

حکایت در عدل

آوردہ اند کہ پادشاہ قباد روزے در شکار از لشکر جدا افتاد وہوا
گرم شد و او از تشنگی بیطاقت گشتہ ہر طرف می نگریست و سایہ و یم
چشمۂ می طلبید از دور سیاہی بنظرش در آمد مرکب بدان طرف
راند خیمۂ کہنہ دید درمیان بادیہ زدہ و پیر زنے با دختر خود در سایۂ
آن نشستہ چون قباد برسید آن زن از خیمہ بیرون دوید و عنانش

وصایا ۔ وصیت ۔

گرفته فرود آورد و ما حضرے کہ داشت حاضر کرد قباد طعامے خورد و آبے بیاشامید خواب برو غلبہ کرد لحظۂ بیارامید چون از خواب در آمد بیگاہ شدہ بود شب ہمانجا اقامت نمود بعد نماز شام گاوے از صحرا بیامد و دخترک آن زال آن گاو را بدوشید شیر بسیار حاصل شد چنانچہ قباد را عجب آمد و با خود گفت این جماعت بجہت آن در صحرا نشستہ اند تا کسی بر سر ایشان اطلاع نیابد ہر روز چندین شیر از گاوے میگیرند اگر در ہفتہ یک روز بسلطان دہند مال ایشان را خللی نمیرسد و خزانۂ را توفیرے میشود نیت کرد کہ چون بدار الملک برسد آن مواضعہ را بر رعیت نہد چون صباح شد دخترک گاو را گرفت و بدوشید اندکے شیر فرود آمد فریاد برآوردہ پیش مادر دوید کہ اے مادر روے بدعا آر کہ پادشاہِ ما نیت ظلم کردہ است قباد تعجب نمود و گفت از چہ دانستی گفت ہر بامداد گاو ما بسیار شیر دادے امروز اندک ہر گاہ کہ پادشاہ نیت بد کند حق سبحانہ و تعالیٰ برکت بردارد قباد گفت راست گفتی و آن نیت از دل بیرون کرد و گفت اکنون برو و بر سر کار شو پس دختر برخاست و دیگر بار گاو را بدوشید شیر بسیار حاصل شد بارے دیگر پیش مادر دوید و مژدہ نیکو نیتی

داشت - شام - مواضعہ - قرارداد

پادشاه بوے رسانید و ازینجا گفته اند که ملک عادل بهتر است
از ابر بارنده و آفتاب تابنده حکیم فردوسی گوید مثنوی

هرآن نم کز ابر بهاران بود | در اندیشهٔ شهریاران بود
چو بیدادگر دو اندیشهٔ پادشا | نیاید زمین نم بوقت از هوا
چو عادل بود شه ز سختی منال | که عدلش به است از فراخی سال

حکایت در عدل

سلطان محمود باارکان دولت خود گفت که ابله ترین مردمان
پیدا کنید بزرگان درگاه او حکما و ندما وزیرکان و خوش طبعان را
باطراف واکناف مملکت فرستادند و ایشان متوجه شده باستعلام
این چنین کسی مشغول بودند و در استکشاف احوال جهال و احمقان
مبالغه می نمودند بآخر شخصی را دیدند که برشاخ درختی برآمده و تبر
بربن آن شاخ می زند تا گسیخته گردد و معلوم بود که اگر آن شاخ بگسلد
هرآئینه آن کس از سر شاخ بلند بزمین افتد و اگر فرضاً هزار جان
داشته باشد یکی را بسلامت نبرد همه اتفاق کردند که این کس ابله

اکناف - اطراف - استعلام - طلب علم -

ترین عالم ست اور اگر فتہ نزد سلطان بردند و صورت حال بموقف عرض رسانیدند سلطان فرمود کہ از وا لبہ تری ہست گفتند حضرت سلطان بیان فرماید گفت حاکم ظالم کہ بجور و تعدّی رعیت خود را براندازد و خود را بدین واسطہ منکوب و پریشان حال سازد مثنوی

رعیت چو بیخ اند و سلطان درخت — درخت ای پسر باشد از بیخ سخت
تبر بر بُنِ آن درختے مزن — کہ بالای شاخش گرفتی وطن
کہ چون سست گردید بیخ درخت — زپای اندر آید بیک باد سخت
کسی کو جفا و ستم می کند — یقین ست کو بیخ خود می کند

حکایت در عفو

آوردہ اند کہ یکے از مقرّبانِ پادشاہ جرمے کردہ بود و در معرضِ تادیب و تعذیب افتادہ روزے آن پادشاہ باکی از خواص دربارہ آن مجرم مشاورت میکرد آن شخص گفت اگر بندہ بجائے پادشاہ بودی حکم سیاست کردے شاہ فرمود اکنون چون تو بجاے من نیستی کردارِ من باید کہ بخلاف کردار تو باشد من اورا عفو کردم چہ اگر گناہ از و بد نمود

منکوب - بدبخت - تعذیب - عذاب کرنا -

عفو از من نیک مینماید فرد

عفو کردن از بزرگان اعظم ست　　گر عظیم ست از فرودستان گناه

و هرگاه کسے در گناہے که ازو صادر شد تامل کند و داند که بعفو خدای محتاج ست باید که عفوِ خود را از گناهگار دریغ ندارد تا خداے نیز عفو خود بوی ارزانی فرماید فرد

زروے عفو و کرم بر گناهگاران بخش　　اگر توقع بخشایشِ خداوارے

حکایت در عفو

آورده اند که پادشاه یکے را بعملی فرستاده بود و ازوے طوریکه پادشاه را ناپسندیده بود صادر شد پادشاه او را عزل کرده بفرمود تا بندش کردند و در پاے تخت آوردند آغاز عتاب و خطاب کرد آن بیچاره گفت اے شاه اندیشه کن که ترا هم فردا در موقف عتاب نزد ربُّ الارباب باز خواهند داشت تو در آن وقت چه چیز دوست میداری گفت عفو الٰہی گفت پس در حق من هم عفو فرماے که عفو الٰہی بازبسته است بعفوِ پادشاہے فرد

گر عفو کنی حق از تو هم عفو کند　　من پیش تو مجرم تو در پیش خداے

پادشاہ را این سخن پسند افتاد واو را بند برداشت و تربیت کردہ باز بر سرِ عمل فرستاد مثنوی

عفو فرموون مبارک خصلتے ست
ہر کہ دارد عفو صاحب دولتیست

دل ز نور عفو روشن می شود
وز نسیمش سینہ گلشن می شود

دوست دارد عفو را پروردگار
انچہ ایزد دوست دارد دوست دار

حکایت در حلم

نوشیروان از ابوزرجمہر پرسید کہ حلم چیست گفت نمک خوان اخلاقست چہ حروف آن را چون بر گردانند ملح شود چنانکہ ہیچ طعامے بے ملح مزہ ندہد و ہیچ خلقے بے حلم جمال ننماید نوشیروان گفت علامت حلیم کدام ست گفت حلیم را سہ نشانہ است یکے آنکہ اگر تند خشم روے سخت گوی با او سخنِ تلخ درمیان آرد او در برابر آن جواب شیریں بر زبان راند واگر بفعل نیز او را برنجاند بازاے آن با او احسان نماید قطعہ

با تو گویم کہ چیست غایت حلم
ہر کہ زہرت دہد شکر بخشش

ملح۔ نمک۔ بازاے۔ بمقابلہ۔

ہر کہ بجز اشدت جگر بہ جفا ہمچو کان کریم زر بخشش
کم مباش از درخت سایہ فگن ہر کہ سنگت زند ثمر بخشش

علامت دوم آن ست کہ در عین آنکہ آتشِ خشم زبانہ زدن گیرد و صولت غضب و سطوتِ آن بغایت رسد خاموش گردد و این دلیل اطمینان دل و تسکین روحست و درویشان سالک علاج غضب بدین نوع کردہ اند نشانۂ سوم فرو خوردن خشم ست اگر کسے فی الواقع مستحق عقوبت بود آوردہ اند کہ روزے نوبادۂ بوستانِ ولایت باکورۂ باغستان ہدایت سبط نبی و نجلِ ولی حسین بن علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا باجمعے مہمان از اشراف عرب بر سر خوانی نشستہ بودند خادمش با کاسۂ آش گرم درآمد از غایت دہشت پایش بحاشیۂ بساط درآمد و کاسہ از دستش بر سر شاہزادہ افتاد و آشہا بر رخسارۂ مبارکش فرو ریخت امام حسین از روی تادیب نہ از راہ تعذیب درونگریست بر زبان خادم جاری شد وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ حسینؑ گفت خشم فرو خوردم خادم گفت وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ گفت عفو کردم خادم تتمۂ آیت برخواند

زبانہ زدن ۔ شعلہ ۔ صولت ۔ حملہ ۔ سطوت ۔ غلبہ ۔ نوبادۂ ۔ پودھا ۔ باکورۂ ۔ نوبادہ
سبط ۔ فرزند فرزند ۔ نجل ۔ نسل ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا ۔ خوش رہے اللہ دونوں سے ۔
۔ وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ ۔ اور کھانے والے غصّے کے ۔ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ۔ اور بخشنے والے آدمیونکو ۔

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ حسین گفت از مالِ خودت آزاد کردم و منۂ منت سعدیشت تو بر ذمۂ خود لازم گردانیدم مثنوی

بدی را مکافات کردن بدی ... بر اہل صورت بود بخردی
بمعنی کسانیکہ پے بردہ اند ... بدی دیدہ و نیکوئی کردہ اند

حکایت در شفقت و رحمت

آوردہ اند کہ سبکتگین پدر سلطان محمود در اوایل حال کہ ملازم سلطان سجور بود یک سر اسپ بیش نداشت و اوقات او بغایت عسرت میگذشت ہر روز بعزم شکار بصحرا رفتی اگر صیدے بدست آمدے بدان گذرانیدے روزے آہوے دید کہ با بچۂ خود در صحرا می چرید سبکتگین اسپ برانگیخت آہو بگریخت چون بچۂ او خرد بود با مادر نتوانست گریختن او را بگرفت و دست و پایش بر بست و در پیش زین نہادہ راہ شہر بر گرفت آہو کہ بچۂ خود را گرفتار دید بازگشت و در پے میدوید و فریاد میکرد و می نالید سبکتگین را بروے

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۔ اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو ۔
مؤنت ۔ بوجھ ۔ مکافات ۔ بدلہ ۔ بر ۔ نزدیک ۔ بعسرت ۔ بدشوارے ۔

رحم آمد دست و پاے آہو بچہ را بکشاد و سر بصحرا داد مادر آمد و بچہ را در پیش گرفت و روے بآسمان کردہ بزبان بیزبانی مناجاتے کرد مصرعہ آنکہ زبانِ بیزبانان دانی -

سبکتگین دست تہی بشہر باز آمد شبانہ حضرت رسالت پناہ را صلی اللہ علیہ وسلم بخواب دید کہ باوے میگوید کہ ای سبکتگین بواسطۂ آن شفقت و مرحمت کہ از تو در وجود آمد و بجہت آن کرم و مہربانی کہ در حق آن بیچارہ زبان بستہ کردی بحضرت حق تعالیٰ تقرب تمام یافتی و ما از تو خشنود شدیم و حق سبحانہ و تعالیٰ ترا شرف پادشاہی کرامت کرد باید کہ بر بندگان خدا ہمین نوع شفقت بجای آوری و در بارۂ رعیت خود طریقِ مرحمت فرو نگذاری بزرگے فرمودہ کہ چون بواسطۂ شفقت بر حیوانی پادشاہی این جہانِ فانی می یابند اگر بجہت مرحمت بر انسانی سلطنت ملکِ باقی یابند ہیچ عجیب و غریب نباشد مثنوی

دستِ رعایت ز رعیت مدار　　کار رعیت بر عایت سپار
مرحمتے کن کہ جگر خستہ اند　　در کرم و لطفِ تو دل بستہ اند

مناجاتے - دعا -

حکایت در سخاوت و احسان

آوردہ اند کہ چون آوازۂ جوانمردی حاتم جزیرۂ عرب را تا دار الملک یمن فرد گرفت و صیتِ سخاوتِ او بولایت شام و مملکت روم رسید والی شام و حاکم یمن و پادشاہ روم بعداوت او برخاستند چہ ہریک از ایشان دعوی سخاوت کردندے و لاف جوانمردی زوندے و ذکر حاتم برزبان اہل زمان بیشتر جاری بود و طنطنۂ کرم وجود وے در ہمہ اطراف سائر و ساری شعر

ابر دریا دل ز دست جود او در انفعال ۔۔۔ مال عالم زیر پاے ہمت او پائمال

پس ہریک از ایشان با او بطریقۂ سلوک کردند اولاً والی شام خواست کہ او را بیازماید کس فرستاد از وے صد اشتر سرخ موی سیاہ چشم بلند کوہان طلبید و مثل آن شتر در وادی عرب نادر باشد و اگر یافت شود بسیار گران بہا بود فی الواقع در آن وقت این نوع شتر در ربیۂ حاتم نبود چون کسِ پادشاہِ شام بحاتم رسید و پیغام والی را گذرانید حاتم نسبت قبول بر سینہ نہاد و در جواب آن سمعاً و طاعۃً برزبان راند فرد

صیت ۔ آوازہ ۔ سائر ۔ سیر کرنے والا ۔ ساری ۔ سمایا ہوا ۔ سمعاً و طاعۃً یعنی سنا اور قبول کیا

بہرچہ امر شود چاکریم و دولت خواہ　　بہرچہ حکم رود بندہ ایم و خدمتگار

پس ایلچی را بمنزل نیکو فرود آوردہ و اسباب ضیافت چنانچہ
فراخور احوال او بود مہیا گردانید و بفرمود تا در قبائل عرب منادی کردند
کہ ہر کہ مثل این شترے بیاورد بہاے تمام ازو بخرم و بمیعاد دو ماہ
بہا بدر سانم حاصل کلام بدین طریق صد شتر فرض کردہ سلطان شام را
فرستاد چون ملک شام برین حال اطلاع یافت انگشت تعجب
بدندان تحیر گرفتہ فرمود کہ ما این اعرابی را می آزمودیم داد خود را
بواسطۂ ما در قرض انداخت پس ہمان شتران را بمتاع مصر و
شام بار کردہ بدست ہمان ایلچی باز گردانید و چون شتران را
نزد حاتم آوردند باز بفرمود تا منادی کردند کہ ہر کہ شترے بمن
دادہ بیاید و ہمان شتر خود را با آنچہ بار دارد بگیرد و ببرد پس آن
صد شتر را با بار بخداوندان داد و ہیچ چیز براے خود باز نگرفت
خبر بسلطان شام رسید گفت اینہمہ مروت نہ حد آدمی زادست
سخاوت حاتم را مسلم فرد

آوازۂ سخاوت و احسان حاتمی　　آخر درین جہان لعبث برنیامدست

بہا - قیمت۔

حکایت در تواضع و احترام

آوردہ اند کہ ابن سماکؒ بہ مجلسِ ہارون رشید آمد خلیفہ از برائے او برخاست و تعظیم کرد ابن سماکؒ گفت اے خلیفہ تواضع تو در پادشاہی بزرگ تر ست از پادشاہی تو خلیفہ گفت سخنے نیکو گفتی زیادت کن گفت ہر کہ حق تعالیٰ اورا مال و جمال و بزرگی دہد و او در مال با بندگانِ خدا مواسا و احسان کند و در جمالِ خود پارسائی ورزد و در بزرگی تواضع نماید حق تعالیٰ اورا از مخلصانِ خود گرداند ہارون رشید دوات و قلم طلبید و بدستِ خود این سخنان را بنوشت و این نوشتن نیز علامت تواضع خلیفہ بود مثنوی۔

زیرکان آزمودہ اند بسے | بر تواضع زیان نکرد کسے
از تواضع بلند گردد نام | وز تواضع رسیدہ اند بکام
متواضع بزرگوار بود | مظہرِ لطفِ کردگار بود

مواسا۔ غمخواری

حکایت در صدق

آوردہ اند کہ حجّاج ظالم جمعے را سیاست میکرد چون نوبت بیکے از ایشان رسید گفت اے امیر مرا مکش کہ بر تو حقے ثابت کردہ ام گفت ترا بر من چہ حق ست گفت فلان دشمن تو ترا وقیعت میکرد و بہ نسبت تو سخنانِ فحش میگفت من او را منع کردم واز دشنام تو باز داشتم حجّاج گفت برین معنی گواہی داری گفت دارم و بہ اسیرے دیگر اشارت کرد کہ او دران مجمع بود آن کس گفت آرے راست میگوید و من شنودم کہ او آن کس را از غیبت تو منع میکرد حجّاج گفت تو چرا با وے مشارکت نکردی و موافقت ننمودی در منع دشمن من گفت من ترا دشمن میداشتم بر من لازم نبود کہ طرف تو رعایت کردمے حجّاج فرمود تا ہر دو را آزاد کردند یکے را بسبب حق وے و یکے را بجہت صدق وے و این مثل درمیان مردم پیدا شد کہ اِنْ کَانَ الْکِذْبُ یُنْجِیْ فَالصِّدْقُ اَنْجٰی اگر دروغ کسے را میرہاند راست رہانندہ تر ست شنوی

وقیعت۔ ملامت کرنا۔ اِنْ کَانَ الْکِذْبُ یُنْجِیْ فَالصِّدْقُ اَنْجٰی ۔ جھوٹ نجات دیتا ہے تو سچ بڑا نجات دینے والا ہے۔

راستی آنجا کہ علم برزند — یاریِ حق دست بہم برزند
راستی خویش نہان کس نہ کرد — بر سخن راست زیان کس نہ کرد
راستی آور کہ شوی رستگار — راستی از تو ظفر از کردگار
چون بسخن راستی آری بجائے — ناصر گفتار تو باشد خدائے

مشقی سوالات

(۱) اخلاص کے بارہ میں کوئی حکایت تمنے پڑھی ہو تو لکھو۔

(۲) نوشیروان کے ہاتھ میں قبر کے اندر تین انگوٹھیاں تھیں اونکے نگینوں پر کیا لکھا ہوا تھا؟

(۳) ذیل کے اشعار کی شرح کرو اور اوسکے متعلق قصوں کو بھی بیان کرو۔

(ا) ہر آن تخم کز ابر بہاران بود .... کہ عدلش بہ است از فراخی سال۔

(ب) عنان عزم بہر جانبے کہ برتابی .... بہ تختگاہ بزرگی رسد لگام نخست۔

(ج) رعیت چو بیخ اند و سلطان درخت .... یقین ست کو بیخ خود می کند۔

(۴) لڑکی کو کیونکر معلوم ہوا کہ قباد بادشاہ نے نیت ظلم کی کی تھی؟

(۵) ایک امیر کو بچھو ڈنک لگا رہا تھا اور وہ بادشاہ سے کلام کرنے میں مصروف رہا۔ اس سے تم کیا سبق حاصل کرتے ہو؟

(۶) سبکتگین نے کیا خواب دیکھا تھا؟ بیان کرو۔

(۷) خلیفہ ہارون رشید کے بارہ میں تم کیا جانتے ہو؟ لکھو

(۸) ابن سماک اور ہارون رشید کی ملاقات کا حال بیان کرو۔

(۹) حجاج کون تھا؟ لوگ اوسکو برا کیوں کہتے ہیں؟

(۱۰) مندرجہ ذیل واحد الفاظ کی جمع لکھو:۔

مجلس ۔ اول ۔ ادنےٰ ۔ اعلےٰ ۔ عزیمت ۔ قبیلہ ۔ نوع ۔ اسفل

جاہل ۔ شفقت ۔ مہم ۔ مقصد ۔ دینار ۔ خلیفہ ۔

(۱۱) اردو میں ترجمہ کرو:۔

(ا) دران ایام کہ اسکندر میخواست............ تفرق خاطر از ہر را سبب چیست

(ب) یکے از علما در مجلس مامون............ چنانچہ شخصے در خواب یا شید

(ج) آوردہ اند کہ سبکتگین............ و بچہ را در پیش گرفت

(د) آوردہ اند کہ ابن سماک............ تواضع خلیفہ بود

(ہ) آوردہ اند کہ چون آوازہ جوانمردی حاتم............ سمعاً و طاعۃً برزبان راند

انتخاب از تاریخ زینتُ الزّمان

مرزا محمد شیرازی

ذکر بادشاہی فردوس مکانی ظہیرالدین محمد بابر بادشاہ در مملکتُ ہندوستان

در زمانے کہ عمر شیخ مرزا در شہر اندجان بود در ۸۸۸ھ مطابق ۱۵ ماہ فروری ۱۴۸۳ء عیسوی از بطن تغلق نگار خانم دختر یونس خان فرزندے بوجود آمد موسوم بہ محمد بابر میرزا گردید چوں بہ سن دوازدہ سالگی رسید از جانب پدر ایالت خطۂ اندجان یافت۔ چوں عمر شیخ مرزا در چہارم رمضان ۸۹۹ھ از بام افتادہ رحلت نمود۔ محمد بابر میرزا باتفاق اُمرا پنجم ماہ مذکور بہ تخت حکومت اندجان نشست۔ و خواجہ

ایالت - سرداری۔ صوبہ کی حکومت

عبد اللہ احرار کہ قُطُبِ وقت بود اسم او را ظہیر الدین محمّد نہاد۔ بعد ازاں در ماوراءُ النہر با سلاطین چغتائی اوزبک جنگیدہ سمرقند را مُسَخّر نمود چوں سلاطین اوزبک بخیال تسخیر ماوراء النہر لشکر عظیم بسمت بخارا کشیدند طاقت مقاومت در خود ندیدہ متوجہ بدخشان گردید۔ و بدخشاں را مُنْصَرِّف شدہ در اواخر سنہ ۹۱۰ ہجری کابل را ہم بدست آورد۔ در سنہ ۹۱۳ء قندھار را تسخیر نمود (تا ایں زماں اولاد امیر تیمور را مرزا می گفتند) حکم داد بعد ازیں مارا بادشاہ گویند و در آخر این شاہزادہ محمد ہمایوں در کابل تولد یافت و چوں در سال ۹۲۷ خان میرزا حاکم بدخشان فوت شد بابر شاہ شاہزادہ ہمایوں راکہ سیزدہ سالہ بود بحکومت آن ولایت نامزد ساخت بابر شاہ پانزدہ سال در ماوراء النہر کابل حکومت نمود در آئین اکبری مرقوم است کہ بابر شاہ بیروں کابل در دامنہ کوہ حوض کوچکے از سنگ مرمر ساختہ بود از شراب پرمے کرد۔ و با مردم خوش طبع دراں جا بزم نشاط می داشت و ایں بیت مکرر مے خواند۔

مقاومت۔ مقابلہ۔ ماوراء النہر۔ نام مقام جو نہر جیحوں کے اس پار ہے جسکو آجکل انگریزی میں ٹرنسیکسینیا کہتے ہیں

بیت

نوروز و نو بہار و مے و دلبران خویش   بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

و در سال ۹۳۲ھ ہجری عزیمت تسخیر ہندوستان را نمودہ متوجہ آن سمت گردید۔ چوں نزدیک دہلی رسید سلطان ابراہیم لودی با یک لک سوار و ہزار زنجیر فیل در میدان پانی پت کہ بہ دہلی سہ منزل است نزول نمودہ قریب یک ہفتہ ہر دو لشکر باہم زد و خورد مے کردند تا آن کہ روز جمعہ ۸ رجب ۹۳۲ھ لشکر صف آرائی نمودہ از جانبین جنگ ہائے مردانہ می کردند بہادران لشکر بابری داد مردانگی مے دادند۔ چوں تائید الٰہی ہم عنان موکب بابری بود نسیم فتح بر پرچم علم اقبال بابری وزیدہ شکست بر سپاہ افغان افتاد و سلطان ابراہیم با جمعے از مقربان کشتہ گشتند۔ و سلطنت ہند بعد انقضائے یک صد و سی و یک سال از فتح امیر کہ درایں مدت نہ بادشاہ از اولاد افاغنہ بر تخت دہلی نشستہ بودند نصیب بابر بادشاہ گردید۔ بعد از فتح دوازدہم شہر مذکور داخل دہلی گردید۔ و بر تخت سلطنت جلوس نمودہ فرمانفرمائے

موکب۔ لشکر سواراں۔ گروہ اُن سواروں کا جو کسی امیر کے گرد چلے۔ افاغنہ جمع افغان پٹھان لوگ

ممالک ہند گشت۔ بعد ازان شاہزادهٔ ہمایون را باگره فرستاد تا خزاین آنجا را ضبط نماید۔ شاہزاده چون باگره رسید بکرماجیت راجه نام از اولاد حکام گوالیار الماسے بشاہزادهٔ پیشکش نمود که ہشت مثقال وزن داشت شاہزاده اموال و خزانهٔ آن جا را تصرف نموده مراجعت نمود و چند گاه در خدمت بادشاه توقف نموده ازان رخصی گرفته روانه سنبهل شد۔ بعد از شش ماه بعارضهٔ تپ مبتلا شده بادشاه اورا بحضور طلب نموده معالجه کرد۔ قدرے ازان بیماری سبکبار شده بادشاه ہمان مرض مبتلا گردید۔ چون آثار انتقال از وجنات احوال بادشاه ظاہر گشت ارکان دولت را حاضر ساخته نخست نصائح بلند و وصایائے ارجمند که سرمایه سعادت ابدی بود نموده شاہزاده ہمایون میرزا را ولی عهد و جانشین خود ساخته و امرا را متابعت شاہزاده امر نمود۔ آخر الامر در ششم جمادی الاول ۹۳۷ھ مطابق ۲۶ / دسمبر ۱۵۳۰ء در چهار باغ آگره برحمت ایزدی پیوست و در باغے که الحال نور افشان مشهور است و آن باغ اکنون در قبضه ہندوئے است و وے اورا سیه آرام باغ موسوم نموده

سعادت۔ نیکبختی　ابدی۔ دائمی　وجنات۔ چهره۔

ششش ماه برسم امانت نگاه داشته جنازه اش را به کابل
برده دفن نمودند۔

ذکرِ سلطنتِ عرش آشیانی ابوالمظفر جلال الدین محمد اکبر بادشاه غازی

بعد از فوتِ پدر روز جمعه دوم ماه ربیع الثانی ۹۶۳ھ مطابق
۱۴ فروری ۱۵۵۶ء به سنِ ۱۴ سالگی در باغ کلانور بر تختِ سلطنت
تکیه زد۔ و بجہتِ انتظامِ ملکی و مالی مَنصَبِ وِزارت به خانخانان
بیرم خان اِختِصَاص یافت۔ بعد از ۲۵ روز از زمان جلوس
سکندر شاه افغان که از ہمایون شاه شکست خورده درکوه
سوالک پنہان شده بود لشکرے عظیم جمع آوری کرده سر به
شورش برآورد۔ بادشاه لشکرِ شایسته به دفع او فرستاده او را شکست
داد۔ بعد از انکه خاطرِ بادشاه از طرفِ سکندر شاه مطمئن شد اخبار
شورشِ ہیموں بقال اشتہار گرفت۔ تفصیل این اجمال آنکه ہیموں
یکے از معتمدانِ مبارز خان و با مخالفانِ او مخالف بود۔ و از اخبارِ رحلتِ
ہمایوں شاه جنونِ جہان بانی بر سرش افتاده با ہفتاد

ہزار سوار و توپخانہ عزم تسخیر دہلی نمود۔ امرائے شاہی کہ در دہلی
بودند مجتمع شدہ بسر کردگی تردی خان ثبات قدم ورزیدند بعد
کشش و کوشش زیاد خان مذکور شکست یافتہ منہزم شدند
و ہیموں بقال دہلی را تصرف نمود۔ این خبر را بعرض بادشاہ
رسانیدند۔ بادشاہ در ہیجدہم ذی الحجہ رایات ظفر آیات را بہ دفع
ہیموں برافراخت۔ چوں خیام فیروزی انجام را در سواد پانی پت زدند
تلاقی فریقین دست داد۔ و در عینِ ہنگامہ تیرے بچشم ہیموں
رسید۔ مشرف بر موت شد و لشکرش پشت بکارزار دادند۔ و ہیموں
را دستگیر کردہ بحضور رسانیدند۔ دولت خواہاں معروض
داشتند کہ اولیٰ این است کہ از دستِ مبارک بر گردنِ این
نافرمان شمشیر برانند۔ بادشاہ تیغ بر گردنِ او رسانید۔ بہرام خاں
کارِ او تمام ساخت۔ و حکم شد کہ سرِ او را بہ کابل و تن او را بہ دہلی
بُردہ بر دروازۂ شہر بیاویزند۔ بادشاہ مظفر و منصور داخل دہلی
گردید۔ و تا چہار سال اختیار کلّی و جزوی امور مملکت بہ بیرم خاں
بود۔ امّا از آنجائیکہ بادشاہ را خورد سال تصور می کرد و از وحرکاتے
کہ خلاف طبع بادشاہ بود بظہور می رسید۔ تا آنکہ در سال پنجم

رایات۔ جھنڈے۔ ظفر۔ فتح۔ آیات۔ علامات۔ نشانیاں۔ مظفر۔ ظفر یافتہ۔ منصور۔ نصرت یافتہ

اورا از عہدۂ وزارت عزل ساخت۔ پس از عزل بیرم خاں در اندیشۂ باطل افتادہ فتنہ و فساد در ملکِ محروسہ مرتفع ساخت وچند بار با بادشاہ جنگیدہ ہزیمت یافت۔ آخر الامر بوسیلۂ منعم خاں بعجز و انکسار عازم عتبۂ علیّہ گردید۔ چوں متصلِ لشکرِ بادشاہی رسید منعم خاں دستمالے بگردنِ بیرم خاں انداختہ بحضور آورد۔ بادشاہ از راہِ مہربانی عفو جرائمِ او را نمودہ رخصتِ رفتن بمکۂ معظمہ بادو داد۔ خانِ مذکور عازم مکہ گردید چوں بشہر پٹن کہ در صوبۂ گجرات است رسید۔ مبارک خاں بعوضِ خونِ پدر در پئے کشتنِ او بر آمد و باشتیجہ بہ بہانۂ ملاقات نزدِ او آمدہ خنجرے بر پشتش زد کہ تا سینہ بشگافت وجہانِ فانی را وداع نمود۔ و در سالِ دوازدہم از جلوس بادشاہ دار الخلافت آگرہ را قرار داد۔ و در سال پانزدہم از جلوس بنای قلعہ الہٰ آباد را نمود۔ و در مدت چہار سال صورت انجام پذیرفت۔ بعد از انکہ اکبر شاہ تمام مملکت ہندوستان را بجبلہ تصرف آوردہ خاطر را از اطراف جمع کرد۔ اکثر اوقات بہ علماء وحکماء بہ مباحثۂ علمی مشغول می بود۔ تا آنکہ از حکومت منجباہ

عزل ساخت۔ موقوف کیا۔ عتبہ۔ چوکھٹ۔ علیہ۔ بلند۔ دار الخلافت۔ بادشاہ کے رہنے کی جگہ

در دو سال شب چهار شنبہ سیزدہم جمادی الثانی ۱۰۱۴ھ مطابق ۱۴ ار اکتوبر ۱۶۰۵ء در اکبر آباد رحلت بعالم بقا نمودہ درباغ سکندرہ کہ قریباً سہ میل از شہر اکبر آباد دور است در روضۂ کہ پیش از وفاتِ خود تعمیر کردہ بود مدفون گردید -

---

ذکر سلطنت جنت مکانی نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ غازی

در سال ۹۷۷ ہجری مطابق ۳۱ اگست ۱۵۶۹ء محمد جہانگیر از بطن جودہ بائی بوجود آمد - دران وقتے کہ محمد اکبر شاہ مریض بود شاہزادۂ محمد جہانگیر بعزم ملاقات پدر از الہ آباد بہ آگرہ آمد - ہنوز در بین راہ بود کہ بادشاہ رحلت نمود اکثر امرا و اعیان بہ سلطنت سلطان خسرو ولد محمد جہانگیر کہ در ریعان جوانی در خدمت جد گرامی حاضر بود اتفاق داشتند - و شیخ فرید کہ از امرائے معتبر آن سلسلہ بود مخالفت جمہور را اختیار کردہ مذکور داشت کہ باوجود

رحلت - کوچ کرنا - ریعان - آغاز -

ولد ارشد مہامِ سلطنت بہ پسر زادہ خالی از اِشکال نیست
اُمرا ترک آن ارادہ برانموده بہ سلطنت جہانگیر راضی شدند
محمد جہانگیر شاہ در ماہ ربیع الثانی سال ۱۰۱۴ ہجری در اکبرآباد
بر سریرِ سلطنت جلوس نمود۔ سلطان خسرو کہ مدعی سلطنت
بود چوں حال بدین منوال دید با جمعے کہ شریکِ مصلحت
و محلِّ اعتماد وے بودند از اکبرآباد بر آمده راہِ خود سری
پیموده تا حدود لاہور رفت و در آنجا جمعے از جنود چغتائی
و افغانان بدو پیوستہ تقریب دوازده ہزار سوار فراہم آورده
بطرف اکبرآباد آمد آمادۂ جنگ شد۔ در اول حملہ از لشکرِ بادشاہی
شکست خورده فرار نمود۔ بادشاہ بہ اطراف ممالک فرمان
داد کہ ہر جا سلطان خسرو را پا بند دستگیر کرده بحضور فرستند
تا آن کہ بر کنارِ لاہور کشتی بانان اورا گرفتہ بہ قلیچ خاں
حاکم لاہور خبر دادند۔ خان موصوف اورا بحضور بادشاہ
فرستاد۔ بادشاہ فرمود خسرو را بہ زندان فرستند۔ و رفقائے
اورا بر دار کشند۔ در سال ششم از جلوس نورجہاں بیگم صَبیّۂ
مرزا غیاث بیگ را خواستگاری نمود و با وجہت رما نیده

مہام: لگام۔ باگ۔ سریر۔ تخت۔ صَبیّہ۔ لڑکی۔

که در آخر عهد نام بیگم در سکۂ نقش مے شد چنیں۔

شعر

بحکم شاہ جہانگیر یافت صد زیور   بنام نورجہاں بادشاہ بیگم زر

و بادشاہ ہمیشہ می گفت کہ من سلطنت ہند را بہ نورجہاں بخشیدہ ام و مرا بجز نیم سیر کباب و یک سیر شراب ہیچ درکار نیست۔ بالجملۂ جہانگیر بہ نیروے طالع و قوت بخت از قندھار تا دریائے عمان و کابل تا سرحد بنگالہ در حیطۂ تقرف در آمد زود در ۱۰۳۷ء بہ کشمیر توجہ نمود۔ در آنجا تکسّر مزاجی بہم رسانیدہ۔ رایات عالیات بجانب لاہور باہتزاز آمد۔ در اثنائے راہ روز یک شنبہ بیست و نہم ماہ صفر ۱۰۳۷ء مطابق بیست و ہشتم اکتوبر ۱۶۲۷ء بعالم جاودانی سفر کرد و نعش او را بہ لاہور فرستادہ در باغے کہ نورجہاں تعمیر کردہ بود بخاکش سپردند۔ ۲۲ سال ۸ ماہ شاہی نمود۔

نیرو ۔ طاقت ۔ حیطہ ۔ احاطہ ۔ تکسّر ۔ منکسر ۔ اہتزاز ۔ لہرانا ۔ جھومنا خوشی سے

مشقی سوالات

(۱) بابر کی سیرت مختصر بیان کرو ۔

(۲) اکبر اور ہیموں کی جنگ کا حال لکھو ۔

(۳) سلطان خسرو پسر جہانگیر شاہ کے قید میں جانے کا سبب تفصیل سے بیان کرو ۔

(۴) تحلیل صرفی کرو ۔

دوازدہ ۔ می دارند ۔ نماید ۔ قدرے ۔ برآمدہ ۔ شہیر شاہ

آنجا ۔ کردہ بود ۔ می داشت ۔

(۵) عربی جمع لکھو ۔

بطن ۔ منصب ۔ خزانہ ۔ فتح ۔ وصیت ۔ وطن ۔ دولت

فوج ۔ مرض ۔ جنہ ۔

(۶) ترکیب نحوی کرو ۔

(ا) بادشاہ ہمیشہ میگفت کہ من سلطنت ہند را بہ نورجہاں بخشیدم ۔

(ب) قدرے ازان بیماری سبکبار شدہ بادشاہ بہمان مرض مبتلا گردید ۔

اِنتخاب از کُتُبِ جدیدۂ ایران

مُکالمات

تعلیمات مدنیہ

س۔ تمدّن چیست ؟

ج۔ تمدّن عبارت است از اجتماع انسان در شہرہا و قصبات وغیرہ و بایکدیگر الفت گرفتن و آمیزش کردن و حوائجِ خویش را بہ مُعاونت یکدیگر برآوردن۔

س۔ اُصول تمدن چیست ؟

ج۔ اُصول تمدن عبارت است از کسب علوم و معارف و صنایع و ترویج تجارت و ثباتِ در اصول مذہب و تہذیب اخلاق۔

س۔ انسان مُتمدّن کدام است ؟

ج۔ انسان متمدن آنست کہ ہمیشہ مایل باتحاد و اتفاق

تمدن۔طرلقیہ رہایش۔معاونت۔باہم مدد کرنا۔ مائل ہونا۔جھکنا۔

بامثال خود بوده و در تکمیل صنایع و فنون کوشش می نمایند و از میان شان اشخاص عالم و تاجر و صنعت گر وغیره ظهور می نمایند و برای آسایش خویش و شهر و قصبه و قریه بنا می کنند و مجالس شرعی و عرفی و سیاسی وغیره تاسیس می نمایند۔

س۔ انسان وحشی کیست؟

ج۔ انسان وحشی آنست که در بیابانها و جنگلها سرگردان بسر برده و از میوه جات و برگ۔ نباتات۔ و شکار حیوانات سدّ جوع نموده و تمام عمر خویش را بجهالت و بدبختی گذرانیده و مانند سباع بیکدیگر اذیت و آزار می رسانند۔

س۔ انسان چادر نشین کدام است؟

ج۔ انسان چادر نشین آنست که در بیابانها زیر چادرها زندگانی نموده و برحسب اختلاف فصول تغیر مکان داده و سرچشمۂ معیشت ایشان از گله چرانی و کارهائے دیگر است قبیل شبانان و ایلات که مانند وحشیان ادراک عمارت ساختن و آبادی نداشته و از خود هیچ اثرے نمی گذارند۔

شرعی ۔ مذہبی ۔ عرفی ۔ معاشرتی ۔ سیاسی ۔ پولیٹیکل ۔

تاسیس ۔ بنیاد ڈالنا ۔

س - در تعلیمات مدینه از چه گفتگو می شود؟

ج - در تعلیمات مدینه از حقوق ملّت و اساس دولت و روابط آن با یکدیگر گفتگو می شود۔

س - ملّت چیست؟

ج - ملّت جماعتے است که در مُبداء تاریخ و لسان و عادات و آداب یکسان باشند۔

س - دولت کرا گویند؟

ج - دولت عبارت است از هیئتی که امور سیاسیۂ مملکت را اداره می نمایند۔

س - حقوق ملّت چیست؟

ج - حقوق ملّت عبارت است از آزادی و مساوات و حاکمیت۔

س - آزادی چیست؟

ج - آزادی عبارت است از اینکه شخص هر کارے را که میل دارد بکند بشرط آنکه ضررے بدیگران وارد نیارد۔

س - مساوات چیست؟

مُبداء - ابتدا - آغاز۔ لسان - زبان۔

ج - مساوات عبارت است از اینکه عموم افراد ملّت در مقابل امور سیاسی و ملکی متساوی الحقوق می باشند۔

س - خانواده چیست؟

ج - خانواده عبارت است از پدر و مادر و فرزندان ایشان که غالباً در یک خانه سکنی داشته باشند۔

س - وظیفهٔ شخص نسبت بپدر و مادر چیست؟

ج - وظیفهٔ شخص نسبت به پدر و مادر آنست که ایشان را احترام نموده و اوامر مُطَاعَهٔ آنان را مَجرٰی ساخته تا بتواند در حق شان نیکی نموده و اسباب رنجش ایشان را فراهم نیاورد۔

تاریخ

س - تاریخ چه علمے است؟

ج - تاریخ علمے است که از حالات گذشتگان گفتگو نموده وسلاطین و رجال بزرگ و حکما و شعرائے هر زمان را توصیف و درجه تمدن و تربیت علم و صنعت و اخلاق و آداب هر ملّت را بیان می نماید۔

مساوات - برابری۔ خانواده - خاندان۔

س۔ دانستن تاریخ برای ما لازم است ؟
ج۔ بر افراد ہر ملتے واجب است کہ تاریخ وطن خود را بداند وازاعمالیکہ باعث عزت و افتخار یا ذلت و افتقار آنان شده بخوبی مسبوق واز کارہائیکہ موجب اضمحلال وانقراض آنان گردیده اجتناب نماید۔
س۔ وسعتِ خاک ایران در قدیم چہ قدر بوده ؟
ج۔ مملکت ایران در زمان قدیم خیلے وسعت داشتہ وچہار برابر ایران حالیہ بوده است۔
س۔ ایرانیانِ قدیم با ایرانیانِ حالیہ چہ تفاوت داشتہ اند؟
ج۔ ایرانیانِ قدیم خیلے قدیمی ہستند وبا ایرانیان حالیہ از حیث اخلاق وآداب وکیش ومذہب وخط وزبان تفاوت داشتہ اند۔
س۔ صفات ایرانیان قدیم چہ بوده ؟
ج۔ ایرانیان قدیم راستگو و وطن پرست وخوش اخلاق ومہمان دوست وشجاع ودلیر واسلحۂ آنہا شمشیر ونیزه وکمان وسپر بوده است۔
س۔ ایرانیان قدیم موحِّد بودند یا مشرک ؟

افتخار۔ فخر کرنا۔ افتقار۔ فقیر ہونا۔ اضمحلال مضمحل ہونا۔ کمزور ہونا۔ انقراض۔ علیحده ہونا۔

ج - ایرانیان قدیم موحد بودند یعنی بخدای یگانه معتقد بودند و او را اہورمزدہ می نامیدند۔

س - ایرانیان قدیم چه مذہب داشتند؟

ج - ایرانیان قدیم زردشتی مذہب بودند یعنی پیغمبر شان زردشت نام داشته کتاب آسمانی آنها موسوم به اوستا و زند که شرح او ہستا می باشد۔

س - خط و زبان ایرانیان قدیم با ایرانیان حالیه چه تفاوت دارد؟

ج - ایرانیان قدیم یک قسم فارسی حرف می زدند که حالا ما نمی فہمیم و خط آنها خط میخی بوده ولی زبان حالیهٔ ما فارسی مخلوط بعربی و خط ما خط نستعلیق است۔

س - سلسلهٔ اول پادشاہان ایران را چه می نامند؟

ج - سلسله اوّل پادشاہان ایران را پیشدادیان گویند۔

س - اول پادشاه پیشدادی کیست؟

ج - اول کسی که در ایران بسلطنت رسیده کیومرس نام داشته این پادشاه ترتیب لباس دوختن و غذا پختن را بمردم آموخت۔

س - استخر کجا واقع است؟

یگانه - واحد۔

ج۔ استخر شہرے است در فارس و خرابہ ہاے آن ہنوز باقی معروف بہ تخت جمشید است۔

س۔ جانشین جمشید چہ نام داشت؟

ج۔ جانشین جمشید ضحاک عرب است و او پادشاہے بود ظالم و سفاک گویند روے دوش ہاے ضحاک دو سلعہ و بعقیدۂ بعضے دو مار بودہ و براے مرہم آن ہر روز دو نفر آدم می گشت و مغز سر آنہا را روے آن دو زخم می گذاشت۔

س۔ نتیجۂ ظلم ضحاک چہ شد؟

ج۔ آخر مردم از ظلم ضحاک بہ تنگ آمدہ آہنگری کاوہ نام کہ از اہل اصفہان بود چرم پارۂ بر سر چوب کرد و آن را علم قرار داد مردم در تحت آن لوا جمع شدہ بر ضحاک بشوریدند و او را گرفتہ بہ پاداش رسانیدند۔

س۔ علمے را کہ کاوہ از چرم پارہ ساخت چہ شد؟

ج۔ علمے را کہ کاوۂ آہنگر از چرم پارۂ ساخت درفش کاویانی نام نہادند و آن را بجواہر زینت دادہ در جنگ ہا اسباب نصرت می دانستند۔ آخر آن علم در جنگ قادسیہ بدست اعراب افتاد و جواہر آنرا بردند۔

لوا۔ جھنڈا

س۔ بعد از ضحاک کہ بسلطنت رسید؟

ج۔ بعد از ضحاک فریدون کہ از اولاد جمشید بود بپادشاہی رسید و این پادشاہ بداد و دہش معروف است۔

گویند این پادشاہ ممالک خود را میان سہ پسرش قسمت کرد۔ ایران را بایرج۔ وشام را بہ سلم۔ وترکستان را بہ تور واگذار نمود۔ بعضے از مورخین وجہ تسمیۂ ایران وتوران را ہمان اسم ایرج وتور میدانند۔

س۔ سلسلۂ دوم سلاطین ایران راچہ می نامند؟

ج۔ سلسلہ دوم سلاطین ایران را کیان گویند؟

س۔ اول پادشاہ این سلسلہ کیست؟

ج۔ سر سلسلۂ سلاطین کیان کیقباد نام داشتہ کہ از اولاد منوچہر وپادشاہے عادل ورعیت پرور بود۔ این پادشاہ با افراسیاب تورانی جنگ ہاے بسیار کرد ودر این جنگہا رستم پسر زال کہ از پہلوانان مشہور است تورانیان را شکست داد تا صلح کردند۔

س۔ بعد از قباد کہ پادشاہ شد؟

ج۔ از قباد پسرش خسرو تا کسری بسلطنت رسید و او ملقب بانوشیروان عادل واز بزرگ ترین سلاطین معروف است۔

س۔ وزیر بزرگ نوشیروان چہ نام داشت۔

ج۔ نوشیروان وزیر عاقلے داشت کہ بزرجمہر نام داشتہ۔

س۔ پیغمبر ما در چہ زمان متولد شدند؟

ج۔ حضرت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ دراواخر سلطنت نوشیروان در شہر مکہ پایہ تخت عربستان متولد شدند۔

س۔ خسرو پرویز چگونہ پادشاہے بود؟

ج۔ خسرو پرویز آخرین پادشاہ بزرگ ساسانی می باشد کہ بکثرت گنج ومال وحشمت وجلال مشہور است۔

س۔ آخرین پادشاہ ساسانی چہ نام داشتہ؟

ج۔ آخرین پادشاہ ساسانی یزدگرد سوم است در زمان سلطنت او ابوبکر خواست ایران را بگیرد و عمرش دفانہ کردہ در گذشت۔

س۔ کہ دولت ساسانی را منقرض نمود؟

ج۔ چون نوبت خلافت بعمر رسید با ایرانیہا بنائے جنگ را گذاشت ودر سہ جنگ اول قادسیہ دوم در جلولا۔ سوم در نہاوند۔ ایرانی ہا شکست خوردند و یزدگرد مدت دہ سال فراری بود آخر بدست آسیابانے در مرو در سنہ ۳۱ ہجری مقتول و دولت ساسانی منقرض گردید۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔ انپر اللہ کا درود اور سلام ہو۔

س ۔ مدت سلطنت ساسانیان چہ قدر است ؟

ج ۔ مدت سلطنت ساسانیان چہار صد و پانزدہ سال طویل کشید و پائے تخت آنہا در مدائن نزدیک بغداد است ۔

س ۔ مملکت ایرانیان چند سال در تصرف اَعْراب بود ؟

ج ۔ مملکت ایران متجاوز از شش صد سال در تصرف اعراب بود ولی در این مدت فقط دویست سال اقتدار کامل داشتند ۔ وباین واسطہ وضع زندگانی ایرانی ہا درین مدت خیلے تغیر کرد ۔

س ۔ ظہور دولت اسلام در احوال ایرانی ہا تغیرے داد یا خیر ؟

ج ۔ چون اعراب مملکت ایران را تصرف کردند بسیارے از ایرانی ہا مسلمان شدند وزبان عربی مخلوط شدہ خط ایرانی ہم منسوخ وخط عربی یعنی کوفی و نسخ جاے آنرا گرفت ۔

س ۔ مؤسس سلطنت سلسلہ سامانی کیست وچہ کارہا کردہ است ؟

ج ۔ مؤسس سلسلۂ سامانیان اسمٰعیل است کہ پادشاہے عادل وعاقل وبزرگ دار بودہ واز طرف خُلَفَائے عباسی حکومت ماوراءالنہر را داشت وور سال دویست وہفتاد ونہ ہجری با عمرو لیث صفاری جنگ نمودہ اورا مغلوب کرد ودائرہ حکومتش وسعت یافت ومالک

اَعْراب ۔ عرب کے لوگ۔ منسوخ ۔ فسخ کردہ شدہ ۔ نسخ ۔ ایک خاص قسم کے عربی خط کا نام ۔

خراسان سیستان - طبرستان - ترکستان - رے - اصفهان گردید -

س - قاجاریه در کجا مسکن داشتند ؟

ج - قاجاریه طایفه بودند ترک که ابتداءاً در استرآباد نفوذ پیدا کرده بعد در صدد تحصیل تاج و تخت ایران برآمدند و فتح علی خان و پسرش محمد حسن خان نیز جان خود را روے این خیال گذاشتند ولی عاقبت آغا محمد خان باین مقصود نائل گشت -

س - آخرین پادشاه قاجاریه کیست و علت انقراض چیست ؟

ج - آخرین پادشاه قاجاریه احمد شاه است که بواسطهٔ عدم لیاقت و کفایت بکار مملکت توجهے نداشت و روز بروز خرابی و هرج و مرج می افزود تا موقعے که در اروپا بعیش و عشرت مشغول بود مجلس شوریٰ ملی اورا از سلطنت خلع و بسلطنت صد و سی و پنج ساله قاجاریه خاتمه داده و حکومت موقتی را به رضاخان پہلوی واگذارد و انتخاب سلطنت براے مجلس مؤسس واگذار شد -

س - پس از خلعؔ احمد شاه کے بسلطنت رسید ؟

ج - پس از یک ماه نمایندگان مجلس مؤسسان در مرکز

خلع - کناره کش ہونا -

حضور سهم رسانیده و بپاس زحمات و خدمات بے پایان اعلیٰ حضرت رضا خان پهلوے سلطنت را با کثریت آراء مجلس مذکور با علیٰ حضرت ایشان تفویض گردید۔

س ۔ مراسم تاجگذاری درچه تاریخ بعمل آمد؟

ج ۔ اعلیٰ حضرت پهلوے در بیست و پنجم آذر ماه شمسی ۱۳۰۴ ا بتخت سلطنت جلوس نمود و بعد از دو ماه دیگر والا حضرت شاه پور محمد رضا فرزند خود را بولایت عهدے منصوب و در چهارم اُردی بهشت ۱۳۰۵ تاجگذاری نمود۔

تفویض ۔ سپرد کرنا ۔

نظم

۱۔ حمد

خدایا جہان پادشاہی تراست — ز ما خدمت آید خدائی تراست

پناہ بلندی و پستی توئی — ہمہ نیستند آنچہ ہستی توئی

توئی برتریں دانش آموز پاک — ز دانش قلم راندہ بر لوحِ خاک

توئی کافریدی ز یک قطرہ آب — گہرہائے روشن تر از آفتاب

ز گرمی و سردی و از خشک و تر — سرشتی باندازۂ یک دگر

مرا در غبارِ چنیں تیرہ خاک — تو دادی دل روشن و جان پاک

سپردم بتو مایۂ خویش را — تو دانی حساب کم و بیش را

رہی پیشم آور کہ فرجام کار — تو خوشنود باشی و ما رستگار

مشقی سوالات

۱۔ ذیل کے اشعار کی شرح لکھو:۔

خدایا جہان پادشاہی تراست .... تو دانی حساب کم و بیش را

۲۔ ساتواں شعر ضرب المثل ہو گیا ہے اُس کا مطلب واضح کرو اور محل استعمال بتاؤ۔

۲۔ نعت

چو خواہی کہ یابی زہر بد رہا — سر اندر نیاری بدام بلا
بوی دردو گیتی زبد رستگار — نکو نام باشی بر کردگار
بگفتار پیغمبرت راہ جوی — دل از تیرگیہا بدین آب شوئی
ترا دین و دانش رہاند درست — رہ رستگاری ببایدت جست
وگر دل نخواہی کہ باشد نژند — ترا دشمن اندر جہان خود دل است
ہمہ نیکیت باید آغاز کرد — کہ با نیکنامان شوی ہم نورد
نکوئی بہر جا چو آید بکار — نکوئی گزین و زبدی شرم دار

مشقی سوالات

۱۔ ترجمہ کرو :۔

چو خواہی کہ یابی زہر بد رہا .... دل از تیرگیہا بدین آب شوئی

۲۔ "بگفتار پیغمبرت راہ جوئے" ترکیب میں کیا واقع ہے ؟

۳۔ "ترا دین و دانش رہاند درست" میں رہاند کا فاعل کیا ہے ؟

۴۔ نیکنامی کیونکر حاصل ہوتی ہے ؟

۵۔ عقل کے ہوتے ہوئے پیغمبرؐ کی کیا ضرورت ہے ؟

۳۔ شش حق

واجب آمد بر آدمی شش حق | اولش حق واجب مطلق
بعد از آں حقِ مادر است و پدر | واں استاد و شاہ و پیغمبرؐ
اگر این چند حق بجا آری | رخت در خانہ خدا آری

مشقی سوالات

ا۔ "واجب آمد بر آدمی شش حق" کون کون سے حقوق ہیں ؟

۴۔ حکایت حضرت موسیٰؑ و شبان

دید موسیٰؑ یک شبانی را براہ | کو ہمی گفت ای خدا و اے اِلٰہ
تو کجائی تا شوم من چاکرت | چارقت دوزم کنم شانہ سرت
دستکت بوسم بمالم پایکت | وقت خواب آید بروبم جایکت
گر ترا بیماری آید بہ پیش | من ترا غمخوار باشم ہمچو خویش
ای خدای من فدایت جان من | جملہ فرزندان و خان و مان من
ای فدائی تو ہمہ بزہای من | ای بیادت ہی ہی و ہیہای من
زین نمط بیہودہ میگفت آں شباں | گفت موسیٰ با کیست ای فلاں

گفت با آنکس کہ ما را آفرید | این زمین و چرخ از او آمد پدید
گفت موسی ہای خیرہ سر شدی | خود مسلمان ناشدہ کافر شدی
گر نبندی زین سخن تو حلق را | آتشی آید بسوزد خلق را
گفت ای موسی دہانم دوختی | وز پشیمانی تو جانم سوختی
جامہ را بدرید و آہی کرد تفت | سر نہاد اندر بیابانی و رفت
وحی آمد سوی موسیٰ از خدا | بندۂ ما را چرا کردی جدا
تو برائی وصل کردن آمدی | نی برای فصل کردن آمدی
ما برون را ننگریم و قال را | ما درون را بنگریم و حال را
چونکہ موسیٰ این عتاب از حق شنید | در بیابان از پی چوپان دوید
عاقبت دریافت او را و بدید | گفت مژدہ دہ کہ دستوری رسید
ہیچ آدابی و ترتیبی مجوی | ہر چہ میخواہد دل تنگت بگوئی

مشقی سوالات

۱- جناب موسیٰ اور چرواہے کی حکایت کا خلاصہ لکھو۔

۲- "تو برائے وصل کردن آمدی نے برائے فصل کردن آمدی"
اس شعر میں وصل اور فصل سے کس امر کی طرف اشارہ ہے۔ اور کون متکلم ہے اور کون مخاطب؟

۳- حضرت موسیٰ کون تھے؟ اُن کے بارے میں تم جو کچھ جانتے ہو لکھو

۵ گفتار و خاموشی

خموشی پاسبان اہل راز است — از او کبک ایمن از چنگال باز است
نشد خاموش کبک کوہسارے — از آں شد طعمۂ باز شکارے
اگر طوطی زباں می بست در کام — نہ خود را در قفس دیدی نہ در دام
ولی آنجا کہ باشد جای گفتار — خموشی آورد صد نقص در کار

سخن گرچہ ہر لحظہ دلکش تر است — چو بینی خموشی از آں خوش تر است
صدف زانسبب گشت گوہر فروش — کہ از پائی تا سر ہمہ گشت گوش

مشقی سوالات

۱- خاموشی کے کیا کیا فوائد ہیں۔
۲- گفتار اور خاموشی دونوں کا مقابلہ کرو اور بتاؤ کون بہتر ہے ؟

۶- نصائح

گستاخ سخن مباش با کس — تا عذر خطا نخواہے از بس

پاسبان: نگاہبان ، ایمن۔ در اماں ، در کام - دہاں ، نقص- کمی و عیب ، ہر لحظہ۔ ہر دم

کاری کہ صلاح دولت تست — در جستن آن عناں مکن سست
رای تو اگرچہ ہست ستوار — رائ دگراں ز دست مگذار
از ہر چہ طلب کنی شب و روز — بیش از ہمہ نیکنامی اندوز
نومید مشو ز چارہ جستن — کز دانہ شگفت نیست رستن
در نومیدی بسی امید است — پایانِ شب سیہ سپید است
گر صبر کنی ز صبر بی شک — دولت بتو آید اندک اندک

مشقی سوالات

۱- ان اشعار میں نظامی نے کیا نصیحت بیان کی ہے اردو میں نمبروار گناؤ۔

۷- جنگ رستم و اسفندیار

بپوشید رستم سلیحِ نبرد — ہمی از جہاں آفریں یاد کرد
کماں را بزہ کرد و آں چوبِ گز — کہ پیکانش را دادہ بود آب رز
بزد تیر بر چشمِ اسفندیار — جہاں تیرہ شد پیشِ آں نامدار

گستاخ - دلیر، تند، بے ادب۔ عذر - پوزش۔ شست - عناں سست کردن کنایہ از کوتاہی کردن در کارا۔ استوار - محکم۔ اندوز - ذخیرہ کن۔ شگفت - عجب۔ رستن - روئیدن، سبز شدن۔ پایاں - آخر و انجام

خم آورد بالای سروِ سهی | از او دور شد دانش و فرهی
نگون شد سرِ شاہ یزداں پرست | بیفتاد چاچی کمانش ز دست

مشقی سوالات

۱۔ رستم و اسفندیار کون تھے اور کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے؟
۲۔ دونوں کے جنگ کا خلاصہ بیان کرو۔

۵۔ جنگ اسکندر و دارا

دو شاہ دو کشور کشیدند صف | همه نیزه و گُرز و خنجر بکف
برآمد چناں از دو لشکر خُروش | که چرخ فلک را بدرید گوش
زبس نالہ بوق و ہندی درای | همه مرد را دل برآمد زجای
ز آواز اسپاں و بانگِ سراں | جزنگیدن گرز ہای گراں
تو گفتی جہاں کوہِ جنگی شدہ است | ز گرد آسماں روی زنگی شدہ است

سلیح = سلاح و حربہ جنگ۔ جہان آفریں = مقصود خداوند است۔ ارند = زہر۔ سہی = راست۔ فرہی = شکوہ و رامی = رنگ برنگ۔ دل بر= دلیر۔ دل از جائے برآمدن کنایہ از مضطرب شدن و ہیجان آمدن است۔ بانگ = فریاد۔ سراں = بزرگان لشکر۔ جزنگیدن = صدا دادن۔ روی زنگی = مانند روی زنگی سیاہ شدہ است۔

بیک ہفتہ گرداں پرخاشجوئی — بروی اندر آوردہ بودند روی
بہشتم بر آمد یکی تیرہ گرد — بدانساں کہ خورشید شد لاجورد
بپوشید دیدار ایران سپاہ — ندیدند جز خاک ناوردگاہ
جہاندار دارا بہ پیچید روی — ہماں نامور لشکر جنگجوی
چو از درد برگشت از آوردگاہ — چو یاری نداد ش ہمی ہور و ماہ
ہمہ پادشاہی سکندر گرفت — جہاندار شد تخت و افسر گرفت

مشقی سوالات

۱۔ سکندر و دارا کی جنگ کس نے نظم کیا ہے۔

۲۔ کون کون سے آلات حرب استعمال کئے گئے تھے؟

۳۔ کون کون سے باجے میدان جنگ میں بج رہے تھے؟

۴۔ لڑائی کے روز تک ہوتی رہی اور کیا نتیجہ ہوا؟

۵۔ ذیل کے شعر کو سمجھاؤ۔

تو گفتی جہاں کوہ جنگی شدہ است ❊ ز گرد آسماں روی زنگی شدہ است۔

آوردہ = باہم روبرو و مشغول نبرد بودند۔ بہشتم = روز ہشتم۔ لاجورد = چنانکہ خورشید برنگ لاجورد گردید۔ لاجورد سنگی است کبود رنگ کہ آنرا بسایند و در نقاشی بکار برند۔ دیدار = چشم۔ سپاہ = سپاہ ایران۔ ناوردگاہ = میدان جنگ نبرد۔ پیچید روی۔ روی بپیچید برگشتن و فرار است۔ آوردگاہ = جای نبرد۔ ہور = خورشید۔ افسر = تاج

۹۔ علم

همرهِ عقل و یار جان علم است ‌‌ ‌ ‌ ‌ در دو گیتی حصار جان علم است
هر دمی با دلِ تو همراه است ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ می نشینی ز جانت آگاه است
کس نهانش بخاک نتواند ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ تند بادش هلاک نتواند
رازِ چرخ فلک بدان دوری ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ همه از علم یافت مشهوری
این همه کار و حرفت و پیشه ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ نه همه از دانش است اندیشه
علم کشتی کند بر آب روان ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ وانکه کشتی کند بعلم توان
چون تو با علم آشنا گشتی ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ بگذری ز آب تیز بی کشتی
دل چو گردد بعلم بیننده ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ راه جوید بآفریننده

مشقی سوالات

۱۔ علم کے کیا کیا فوائد ہیں بیان کرو۔
۲۔ ذیل کے اشعار کا مطلب بیان کرو:۔

چون تو با علم آشنا گشتی ✣ بگذری ز آب تیز بی کشتی
دل چو گردد بعلم بیننده ✣ راه جوید بآفریننده

همره = رفیق - حصار = پناہ و قلعہ - چرخ = سر آسمان - حرفت = پیشہ و کار
اندیشہ = فکر - کشتی کند = کشتی می سازد - بعلم توان = بعلم میتواند

۱۰- دل بدانش فرشته باید کرد

علم بالست مرغ جانت را — برسپہر او برد روانت را
علم دل را بجائی جان باشد — سر بی علم بدگمان باشد
دل بی علم چشم بی نور است — مرد نادان ز مردمی دور است
نیست آب حیات جز دانش — نیست باب نجات جز دانش
علم نور است و جہل تاریکی — علم راہت برد بباریکی
وز پی کشتن این و آن رفتن — جز بدانش کجا توان رفتن
تن بدانش سرشته باید کرد — دل بدانش فرشته باید کرد
شود از جہل مرد کاہل و سست — دانش او را دلیر سازد و چست
جوہر علم ہمچو زر باشد — که چو شد کہنه تازه تر باشد

مشقی سوالات

۱- علم کے فوائد بیان کرو۔
۲- علم اور جہل کا مقابلہ کرو۔

روانت = روح و جان - بدگمان - کج اندیش - آبحیات = آب زندگانی - جہل = نادانی
کشتن = پیدا کردن - سرشته = آغشته و آمیخته - کاہل = بیکاره - چست = چالاک و جلد

۳۔ ذیل کے اشعار کا مطلب لکھو۔

(ا) علم بالست مرغ جانت را ؛ بر سپہر او برد روانت را

(ب) تن بدانش سرشتہ باید کرد ؛ دل بدانش فرشتہ باید کرد

(ج) جوہر علم ہمچو زر باشد ؛ کہ چو شد کہنہ تازہ تر باشد

۱۔ فضیلتِ علم

بنی آدم از علم یابد کمال ؛ نہ از حشمت و جاہ و مال و منال

چو شمع از پئے علم باید گداخت ؛ کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

خردمند باشد طلبگارِ علم ؛ کہ گرم ست پیوستہ بازارِ علم

کسے را کہ شد در ازل اختیار ؛ طلب کردنِ علم کرد اختیار

طلب کردن علم شد بر تو فرض ؛ دگر واجبست از پیش قطع ارض

میاموز جز علم گر عاقلی ؛ کہ بے علم بودن بود غافلی

ترا علم در دین و دنیا تمام ؛ کہ کار تو از علم گیرد نظام

۲۔ امتناع از صحبتِ جاہلاں

دلا گر خردمندی و ہوشیار ؛ مکن صحبتِ جاہلاں اختیار

ز جاهل گریزنده چون تیر باش — نیامیخته چون شکر شیر باش

ترا اژدها گر بود یار غار — ازان به که جاهل بود غمگسار

اگر خصم جان تو عاقل بود — به از دوستداری که جاهل بود

چو جاهل کسی در جهان خوار نیست — که نادان ترا ز جاهلی کار نیست

ز جاهل نیاید بجز افعال بد — و ز و نشنود کس بجز اقوال بد

سرانجام جاهل جهنم بود — که جاهل نکو عاقبت کم بود

سر جاهلان بر سر دار به — که جاهل بخواری گرفتار به

ز جاهل حذر کردن اولی بود — کزو ننگ دنیا و عقبی بود

۳ - صفت عدل

چو ایزد ترا این همه کام داد — چرا بر نیاری سرانجام داد

چو عدل ست پیرایهٔ خسروی — چرا عدل را دل نداری قوی

ترا مملکت پایداری کند — اگر معدلت دستیاری کند

چو نوشیروان عدل کرد اختیار — کنون نام نیکست ازو یادگار

ز تاثیر عدل ست آرام ملک — که از عدل حاصل بود کام ملک

جهان را بانصاف آباد دار — دل اهل انصاف را شاد دار

جہاں را بہ از عدل معمار نیست | کہ بالاتر از معدلت کار نیست
تمازیں بہ آخر چہ حاصل بود | کہ نامت شہنشاہِ عادل بود
اگر خواہی از نیک بختی نشاں | درِ ظلم بندی بر اہلِ جہاں
رعایت دریغ از رعیت مدار | مُرادِ دلِ دادخواہاں برار

۴ - مذمّتِ ظلم

خرابی ز بیداد بیند جہاں | چو بستانِ خرّم ز بادِ خزاں
مدہ رُخصتِ ظلم در ہیچ حال | کہ خورشید ملکت نیابد زوال
کسے کاتش ظلم زد در جہاں | برآورد از اہلِ عالم فغاں
ستم کش گر آہے برآرد ز دل | زند سوز او شعلہ در آب و گل
مکن بر ضعیفانِ بیچارہ زور | بیندیش آخر ز تنگیِ گور
بآزارِ مظلوم مائل مباش | ز دُودِ دلِ خلق غافل مباش
مکن مردم آزاری ای تندرائے | کہ ناگہ رسد بر تو قہرِ خدائے
ستم بر ضعیفانِ مسکیں مکن | کہ ظالم بدوزخ رود بے سخن

۵ - صفت تواضع

دلا گر تواضع کنی اختیار — شود خلقِ دنیا ترا دوستدار

تواضع زیادت کند جاہ را — کہ از مہر پر تو بود ماہ را

تواضع بود مایۂ دوستی — کہ عالی بود پایۂ دوستی

تواضع کند مرد را سرفراز — تواضع بود سروراں را طراز

تواضع کند ہر کہ ہست آدمی — نہ زیبد ز مردم بجز مردمی

تواضع کند ہوشمند گزیں — نہد شاخِ پُر میوہ سر بر زمیں

تواضع بود حرمت افزائے تو — کند در بہشت بریں جائے تو

تواضع کلیدِ درِ جنت است — سرافرازی و جاہ را زینت است

کسے را کہ گردن کشی در سر است — تواضع از و یافتن خوشتر است

کسے را کہ عادت تواضع بود — ز جاہ و جلالش تمتع بود

تواضع عزیزت کند در جہاں — گرامی شوی پیشِ دلہا چو جاں

تواضع مدار از خلائق دریغ — کہ گردن ازاں برکشی ہمچو تیغ

تواضع ز گردن فرازاں نکوست — گدا گر تواضع کند خوئے اوست

---

۶ - مذمت تکبر

تکبر مکن زینهار ای پسر — که روزی ز دستش در آئی بسر
تکبر ز دانا بود نا پسند — غریب آید این معنی از هوشمند
تکبر بود عادت جاهلان — تکبر نباید ز صاحبدلان
تکبر عزازیل را خوار کرد — بزندان لعنت گرفتار کرد
کسی را که خصلت تکبر بود — سرش پر غرور از تصور بود
تکبر بود مایهٔ بد بری — تکبر بود اصل بدگوهری
چو دانی تکبر چرا می کنی — خطا میکنی و خطا میکنی

---

۷ - صفت سخاوت

سخاوت کند نیکبخت اختیار — که مرد از سخاوت شود بختیار
بلطف و سخاوت جهانگیر باش — در اقلیم لطف و سخا میر باش
سخاوت بود کار صاحبدلان — سخاوت بود پیشهٔ مقبلان
سخاوت مس عیب را کیمیاست — سخاوت همه درد ها را دواست
مشو تا توان از سخاوت بری — که گوی بهی از سخاوت بری

۸ - مذمتِ بخیل

اگر چرخ گردد بکام بخیل — ور اقبال باشد غلام بخیل

وگر در کفش گنج قارون بود — وگر تابعش ربع مسکون بود

نیرزد بخیل آنکہ نامش بری — وگر روزگارش کند چاکری

مکن التفاتے بمالِ بخیل — مبر نام مال و منالِ بخیل

بخیل ار بود زاہد بحر و بر — بہشتی نباشد بحکم خبر

بخیل ار چہ باشد تونگر بمال — بخواری چو مفلس خورد گوشمال

سخیان ز اموال بر میخورند — بخیلان غمِ سیم و زر میخورند

---

۹ - فضیلتِ شکر

کسے را کہ باشد دلِ حق شناس — نشاید کہ بندد زبانِ سپاس

نفس جز بشکرِ خدا بر میار — کہ واجب بود شکرِ پروردگار

ترا مال و نعمت فزاید ز شکر — ترا فتح از در درآید ز شکر

اگر شکر حق تا بروزِ شمار — گذاری نباشد یکے از ہزار

و لے گفتن شکر او لے ترست — کہ اسلام را شکر او زیور ست

گر از شکر ایزد نہ بندی زباں | بدست آوری دولت جاوداں

۱۰- بیان صبر

ترا گر صبوری بود دستیار | بدست آوری دولت پائدار
صبوری بر آرد مراد دلت | کہ از عالماں حل شود مشکلت
صبوری بود کار پیغمبراں | نہ پیچند زیں رشتہ دیں پروراں
صبوری گشاید در کام جاں | کہ جز صابری نیست مفتاح آں
صبوری کلید در آرزوست | کشائندۂ کشور آرزوست
صبوری بہر حال اولیٰ بود | کہ در ضمن آں چند معنی بود
صبوری ترا کامگاری دہد | ز رنج و بلا رستگاری دہد
صبوری کنی گر ترا دیں بود | کہ تعجیل کار شیاطیں بود

۱۱- صفت راستی

ولا راستی گر کنی اختیار | شود دولتت ہمدم و بختیار
نہ پیچد سر از راستی ہوشمند | کہ از راستی نام گردد بلند

دم از راستی گر زنی صبح وار	ز تاریکی جہل گیری کنار
مزن دم بجز راستی زینہار	کہ دارد فضیلت کمیں بر ہزار
بہ از راستی در جہاں کار نیست	کہ در گلبن راستی خار نیست

۱۲ - مذمتِ کذب

کسے را کہ ناراستی گشت کار	کجا روزِ محشر شود رستگار
کسے را کہ گردد زبان دروغ	چراغ دلش را نباشد فروغ
دروغ آدمی را کند شرمسار	دروغ آدمی را کند بیوقار
ز کذاب گیرد خردمند عار	کہ او را نیارد کسے در شمار
دروغ اے برادر مگو زینہار	کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار
ز ناراستی نیست کارے بتر	کزو گم شود نام نیک اے پسر

۱۳ - صفت قناعت

دلا گر قناعت بدست آوری	در اقلیم راحت کنی سروری
اگر تنگدستی ز سختی منال	کہ پیش خردمند ہیچ ست مال

ندارد خردمند از فقر عار | که باشد نبی را ز فقر افتخار
غنی را زر و سیم آرایش است | ولیکن فقیر اندر آسایش است
غنی گر نباشی مکن اضطراب | که سلطاں نخواہد خراج از خراب
قناعت بہر حال اولیٰ تر است | قناعت کند ہر کہ نیک اختر است
ز نورِ قناعت بر افروز جاں | اگر داری از نیک بختی نشاں

۱۴ ۔ صفتِ طاعت و عبادت

کسے را کہ اقبال باشد غلام | بود میلِ خاطر بطاعت مدام
نشاید سر از بندگی تافتن | کہ دولت بطاعت تواں یافتن
سعادت ز طاعت میسر شود | دل از نورِ طاعت منور شود
اگر بندۂ از بہرِ طاعت میاں | کشاید در دولتِ جاوداں
ز طاعت نہ پیچد خردمند سر | کہ بالائے طاعت نباشد ہنر
بہ آبِ عبادت وضو تازہ دار | کہ فردا ز آتش شوی رستگار
نماز از سرِ صدق برپائے دار | کہ حاصل کنی دولتِ پائیدار
ز طاعت بود روشنائی جاں | کہ روشن ز خورشید باشد جہاں
پرستندۂ آفرینندہ باش | در ایوانِ طاعت نشینندہ باش

اگر حق پرستی کنی اختیار | در اقلیم دولت شوی شہریار
سر از جیب پرہیزگاری برآر | کہ جنت بود جائے پرہیزگار
ز تقویٰ چراغ رواں برفروز | کہ چوں نیکبختاں شوی نیکروز
کسے راکہ از شرع باشد شعار | نترسد ز آسیب روزِ شمار

مشقی سوالات

۱۔ علم کی فضیلت بیان کرو۔
۲۔ علم کی فضیلت میں تمھیں کوئی اردو کا شعر یاد ہو تو لکھو۔
۳۔ علم حاصل کرنا ہر شخص کے لئے کیوں ضروری ہے؟
۴۔ شیر و شکر ہونے سے تم کیا سمجھتے ہو؟ "بیا میختہ چوں شکر شیر باش"
۵۔ "ز جاہل گریزندہ چوں تیر باش" تمھیں اس رائے سے اتفاق ہے یا اختلاف اور کیوں؟
۶۔ عدل سے سلطنت کی بنیاد مستحکم ہوتی ہے۔ کیونکر؟
۷۔ ہندوستان کے بادشاہوں میں سے تم کس کو عادل کہہ سکتے ہو؟
۸۔ ظلم کی چند برائیاں بیان کرو۔
۹۔ کوئی تاریخی واقعہ بیان کرو جس میں ظلم کے برے نتائج ہوں۔
۱۰۔ قناعت میں راحت ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے؟ بتاؤ کیسے؟

۱۱۔ طاعت اور عبادت کے کیا فوائد ہیں ؟
۱۲۔ سخاوت کرنے والا نیکی کی گیند کیونکر لیجا سکتا ہے ؟
۱۳۔ کسی سخی کے بارے میں کوئی قصہ یاد ہو تو سناؤ۔
۱۴۔ بخیل کیوں بہشت میں نہیں جا سکتا ؟
۱۵۔ "نہد شاخ پر میوہ سر بر زمیں" اس مصرع کا کیا مطلب ہے ؟
۱۶۔ ایک سخی اور بخیل کا مقابلہ کرو۔
۱۷۔ تواضع سے انسان ہر دلعزیز ہو جاتا ہے۔ تمھاری کیا رائے ہے۔
۱۸۔ تکبر کی کیا برائیاں بیان کی گئی ہیں ؟
۱۹۔ صبر اور شکر میں کیا فرق ہے ؟
۲۰۔ کیسے لوگ خدا کا شکر ادا کرتے ہیں ؟
۲۱۔ صبر پیغمبروں کی صفت ہے۔ کیا تم بھی یہ صفت اپنے میں پیدا کرنا چاہتے ہو۔ کیوں ؟
۲۲۔ راستی کی تعریف میں کوئی اُردو کا شعر سناؤ۔
۲۳۔ پانچ سطروں میں سچائی کی خوبیاں لکھو۔
۲۴۔ جھوٹ سے انسان کیونکر ذلیل ہوتا ہے ؟

زادالمسافرین

حکایت

پند دادن پیر مرد سکندر را

این طرفہ حکایت است بنگر | روزے زقضا مگر سکندر
می رفت و ہمہ سپاہ با او | آں حشمت مال و جاہ با او
ناگہ بخرابۂ گذر کرد | پیرے ز خرابہ سر بدر کرد
پیرے نہ کہ آفتاب پُر نور | در چشم سکندر آمد از دور
پرسید کہ این چہ شاید آخر | این کیست کہ می نماید آخر
در گوشۂ این مغاک دلگیر | بیہودہ نباشد این چنین پیر
آمد بہ آں مغاک پُر نور | پیر از سر وقت خود نشد دور
چوں باز نکرد سوے او چشم | پرسید سکندرش بصد خشم
گفت اے شدہ غول این گذرگاہ | غافل چہ نشستۂ درین راہ
بہر چہ نکردی احترامم | آخر نہ سکندر است نامم

قضا = اتفاقات حسنہ

دانی کہ منم بہ بخت فیروز — پشت ہمہ روی عالم افروز
دریا دل و آفتاب رایم — فرق فلک ست زیر پایم
پیر از سر وقت بانگ برزد — گفت این ہمہ نیم جو نیرزد
نے پشت و نہ روی عالمی تو — یکدانہ کشت آدمی تو
دوران فلک کہ بیشمار است — ہر ساعتے از تو صد ہزار است
نے غول و نہ غافلم ورین کوئے — ہشیار تر از توام بصد روئے
از روز پسین چو آگہم من — چو منتظران برین رہم من
غافل توئی کز برائے بیشی — مغرور دو روزہ عمر خویشی
با من چہ برابری کنی تو — چو بندۂ بندۂ منی تو
دو بندۂ من کہ حرص و آزاند — بر تو ہمہ روز سرفرازاند
گریان شدہ زین سخن سکندر — افگندہ کلاہ شاہی از سر
از خجلت خود نفیر برزد — سر بر کف پائے پیر برزد
پیر از سر حال رہ نمودش — کاندر ہمہ وقت یار بودش



روز پسین - روز قیامت یا روز مرگ -

مثنوی نان و سرکہ

حکایت

اعتماد نمودن بر سلطنت

یک پریشانے فقیرے بینوا | رفت بیروں از زمین بینوا
گشت وارد او بشہرے دلپذیر | یک بدحال و پریشان و فقیر
اہل آنجا بر سروے ریختند | خاک نعلینش بسر می بیختند
تخم عزت بہر او میکاشتند | تاج شاہی بر سرش بگذاشتند
دستہ دستہ آمدندے با ادب | حلقہ حلقہ با سرور و با ادب
راہ ہردم از عبورش تنگ شد | بہر دیدارش یکے در جنگ شد
پس بفکر افتاد روزے آں شہاں | من ہمی بودم بشہر خود شباں
دست خالی بلکہ دلخوں آمدم | من چہ بودم حالیا من چوں شدم
ہاں چہ شد اینجا کہ سلطاں گشتہ ام | من ہماں بیچارۂ سرگشتہ ام
گرچہ بر ہردم ہمہ سلطاں بدے | روز و شب در کار خود حیراں بدے

بینوا - مفلس

مجملاً در کار خود مختار بود	لیک عالم پیش چشمش تار بود
تا یکے ز اہل وطن از دور دید	پر زناں مرغ دلش آنجا پرید
گفت برگوئی جہت آخر چرا	بر سرم آوردہ اند ایں ماجرا
گفت اینجا عادتے دارند بیش	حاکم ایشاں ز سالی نیست بیش
عزت اینجا ترا پائندہ نیست	سال دیگر مر ترا خواہندہ نیست
مدت یک سال سلطانی بداں	پس ازاں آیند نزد تو مرداں
از تنت بیروں نمایند ایں لباس	کے کجا باقی گذارند ایں اساس
مشورت کردی کہیں اے موتمن	آنچہ داری می فرست اندر وطن
تا توانی تو وطن معمور کن	چشم دشمن را در آنجا کور کن
آنچہ خواہی می کنی از نیک و بد	ہیچ کس بر تو ندارد بحث و رد
چوں بدقت بادشہ تحقیق کرد	از دل و جاں جملگی تصدیق کرد
روز و شب ساعی بدے درکار خویش	از جواہر ہا بسے بردند پیش
از جواہر اشتراں را بار کرد	زود ہم اندر وطن انبار کرد
چوں رسید سلطاں بروز آخرش	از تنش کندند لباس فاخرش
تاج شاہی از سرش برداشتند	بساعتے در ملک خود نگذاشتند

موتمن - امانت دار - فاخرہ - عمدہ

دست ثمالی شد بروں از شهرشاں　　در وطن شد صاحب شوکت و شاں
اے پسر تو اے میا بیدار شو　　زیں حکایت اندکے ہشیار شو
رہ رواں رفتند بدرو دا ہمہ　　یک نفر دیگر نماندہ زاں ہمہ
ہر یکے زادِ سفر برداشتند　　تخم نیکوئی سعادت کاشتند

حکایت

متوجہ بہ منعم حقیقی شدن

پادشاہے رو بسوے صید کرد　　ماند لشکر دور ازو ماند کرد
خواست تا در قریۂ آید فرود　　چوں بمیداں خیمہ و خرگہ نبود
در حضور آنجا شوکت و شانے ندید　　ہیچکس جز مرد دہقانے ندید
نزد او رفت و تملق بیش کرد　　گفت دہقاں کیستی گردم نگرد
گفت من فرمانروائے ایں کشورم　　در پے صیدے جدا شد لشکرم
اشتہم اینجا تو اذن خواب دہ　　تکۂ نانے و جام آب دہ
رو ستائے اعتنائے او نہ کرد　　استماع مدعاے او نہ کرد
زینت تا ہر چہ از سلطان رود　　در نظر شاہ و گدا یکساں شود

تملق - چاپلوسی - اعتنا - توجہ

شاہ منت کرد بار دیگرش ۔۔۔ چوں نبود آنجا کسے فرماں برش
عاقبت جا داد شب در کام خویش ۔۔۔ داد نان سفرہ انعام خویش
بالش درویش زیر سر کشید ۔۔۔ بر سرش خواب از زمیں لشکر کشید
صبح گفتش رہین احسانت شدم ۔۔۔ گرچہ شاہم از گدایانت شدم
اینک اینک لشکر من میرسد ۔۔۔ حشمت شاہی بر من میرسد
کن بدرگاہم گذارے بعد ازیں ۔۔۔ تاکنم لطفے و کارے بعد ازیں
تاکنم حق نمک خواری ادا ۔۔۔ نیست احسان را بجز احسان جزا
ہرکہ در عسرت بگیرد دست مرد ۔۔۔ اسم او در سینہ باید نقش کرد
گرچہ در ہر سہو معذور است مرد ۔۔۔ لیک احسان را نباید سہو کرد
ناگہاں فوج و حشم بر سر رسید ۔۔۔ نوبت و نقارہ آوردر رسید
خواند رخش و شد سوار و اسپ تاخت ۔۔۔ بام کوی و شہر را معمور ساخت
بر فلک چوں خسرو خاور نشست ۔۔۔ شاہ ہم بر تخت با افسر نشست
بعد ازیں برخاست دہقاں صبح گاہ ۔۔۔ کرد رو بر وعدہ سوے بادشاہ
رفت و در ذکر الٰہی یافتش ۔۔۔ بے کلاہ تاج شاہی یافتش
دید افسر بر زمیں بگذاشتست ۔۔۔ دست ہا سوے فلک برداشتست

عسرت ۔ دشواری ۔ خاور ۔ مشرق ۔ افسر ۔ تاج ۔

مرد کرد چوں از نماز آگہ نبود | در بلاد شرع و دینش رہ نبود
گفت شاہا اینچہ عالے داشتی | از کسے گویا سوالے داشتی
شاہ گفتش این نماز و ذکرہاست | این سوال از خلق نبود از خداست
عامی این را چو شنید از جاے جست | گفت پس ہیچت کمی باید نشست
چوں شما را رو بہ ہیچش دیگر نیست | دستے از دست شما بالاتر نیست
پس کنوں ما ہم بسویش رو کنیم | دست از سوئے شما یکسو کنیم
ہست چوں یاد شما را داورے | چیست فضل ہمسرے بر ہمسرے
گرچہ سلطاں را سر پروتاج ہست | زر چہ بخشد او کہ خود محتاج ہست
پختہ شو سید مکن سوداے خام | گام زن بر رسم و راہ مرد کام

حکایت
مرد بخیل

یک بخیلے با عیالش نان خورد | مابقی را او بدست وے سپرد
ناگہاں سائل بیامد بر درش | نان ہم در سفرہ بود و دربرش
بہر سائل آں عیالک نیم نان | زیر جامہ برگرفت از خوف آں
نیم نان را او بسائل چوں بداد | باز آمد خدمت شوہر ستاد

مابقی ۔ بقیہ

شوهرش آگه شدے از حال او — که برفته نیم ناں از مال او
در هماں ساعت طلاقش داد زود — از برائے نیم نانش در نمود
چوں گذشتے از طلاقش روزگار — شوهر دیگر نمودے اختیار
از قضا روزے طعامے نزد شان — سائلے آمد سوالے کرد شان
زن ز جا برخواست لاتنهر بگفت — باز از احوال آں شوهر شگفت
شاید آں شوهرش آں جوان — باز گوید هر چه دادی تو نان
گفت اے شوهر ستاده سائلے — هر نان دادن مکن تو کاهلی
شوهرش گفتا برو نانش بده — دست رد بر سینهٔ سائل منه
زن طعامے برگرفته بیروں دوید — در کشود و شوهر پیشین بدید
ناگهاں از دل نفیرے برکشید — شوهرش از خانه اش بیروں دوید
گفت اورا هاں صفیر تو چرا است — هاں نه جائے خوف و بیم ایں سر است
گفت ایں سائل که می بینی بدر — شوهر من بود خاک او بسر
مال او از حد بسے افزوں بدے — لیک بخلش هم ز حد بیروں بدے
از هماں بخلش تمام مال او — رفته از دست ایں چنیں است حال او
روزگارے در غیابش نیم نان — دادمے از حال ایں ناکس بدان

لاتنهر - محروم نه کر - نفیر - آواز - غیاب - عدم موجودگی

بر فقیرے مستحقے با فراق | بہر نیم نان بداوم ایں طلاق
شوہرش گفت ایں حکایت با بداں | من ہمانم کہ بداوی نیم نان
حق تعالیٰ روز بہم افزوں نمود | زانکہ طبعم با سخا بودے وجود

مشقی سوالات

۱۔ سکندر نے پیرمرد سے کیا کہا تھا اور پیرمرد نے سکندر کو کیا نصایح دی بیان کرو۔

۲۔ پیرمرد سے سکندر سے کہاں ملاقات ہوئی تھی؟

۳۔ "گریاں شدہ زیں سخن سکندر" سخن سے کیا مراد ہے؟

۴۔ سلطنت پر کیوں نہیں اعتماد کرنا چاہیئے؟

۵۔ ذیل کے اشعار کا مطلب بیان کرو:۔

عزت اینجا ترا پائندہ نیست .... ہیچ کس بر تو ندارد بجث ورد

۶۔ اے پسر خوابے میا بیدار شو ؛ زیں حکایت اندکے ہشیار شو

حکایت سے کون حکایت مقصود ہے بیان کرو؟

۷۔ منعم حقیقی کون ہے اور کیوں؟ اور اس کی طرف کیوں متوجہ ہونا ضروری ہے؟

۸۔ مرد بخیل کی حکایت کا خلاصہ لکھو۔

مخزن اسرار

(۱) حکایت

نوشیرواں عادل با وزیر

صیدِ کناں مرکب نوشیرواں — دور شد از کوکبۂ خسرواں
مونسِ خسرو شدہ دستور و بس — خسرو و دستور دگر ہیچ کس
شاہ در آں ناحیۂ صید یاب — دیدہ دہی چوں دلِ دشمن خراب
تنگ دو مرغ آمدہ بر یکدگر — وز دلِ شاں قافیہ تنگ تر
گفت بدستور چہ دم میزنند — چیست صفیرے کہ بہم میزنند
گفت وزیر اے ملک روزگار — گویم گر شہ بود آموزگار
ایں دو نوانہ از پئے رامشگری است — خطبہ از بہر زناشوہری است
دخترے ایں مرغ بداں مرغ داد — شیربہا خواہد ازو بامداد

مرکب - اسپ - زاد - پسر - کوکبہ - فوج - بادشاہوں کے سواری کے آگے کا جلوس - رامشگری - سرود شادی - شیربہا - مہر

کین ده ویران بگذاری مرا — نیز چنین چند سپاری مرا

وان دگرش گفت ازین درگذر — جور ملک بین و برو غم مخور

گر ملک اینست نه بس روزگار — زین ده ویران دهمت صد هزار

در ملک این نکته چنان درگرفت — کآه برآورد و فغان درگرفت

دست بسر برزد و لختی گریست — حاصل بیداد بجز گریه چیست

زین ستم انگشت بدندان گزید — گفت ستم بین که بمرغان رسید

مال کسان چند ستانم بزور — غافل از مردن و از کار گور

تا کی و کی دست درازی کنم — با سر خود بین که چه بازی کنم

ملک بدان داد مرا کردگار — تا نکنم آنچه نیاید بکار

شاه دران باره چنان گرم گشت — کز نقش نعل فرس نرم گشت

چونکه به لشکرگه و رایت رسید — بوی نوازش بولایت رسید

حالی ازین خط قلم برگرفت — راه بد و رسم ستم برگرفت

داد بگسترد و ستم درنوشت — تا نفس آخر ازان برنگشت

بعد بسی گردش چرخ آزمای — او شد و آوازهٔ عدلش بجای

عاقبتی نیک سرانجام یافت — هر که در عدل زد او کام یافت

درگرفت - اثر کیا - قلم برگرفت - محصول معاف کیا۔

عمر بخوشنودی دلہا گذار | تا ز تو خوشنود شود کردگار
ہر کہ بہ نیکی عملے ساز کرد | نیکی او روے بدو باز کرد
گنبدہ کردند ز روے قیاس | ہست بہ نیکی و بدی حق شناس
حاصل دنیا چو یکے ساعت است | طاعت کن کز ہمہ بہ طاعت است
گر بہ سخن کار میسر شدے | کار نظامی بہ فلک بر شدے

۲۔ حکایت کودک

در دانائی

کودکے از جملۂ آزادگاں | رفت بروں با دو سہ ہمزادگاں
پائے چو در راہ نہاد آں پسر | پویہ ہمی رفت و درآمد بسر
پایش ازاں پویہ درآمد ز دست | مہرہ دل و مہرہ پایش شکست
شد نفس آں دو سہ ہمسال او | تنگ تر از حادثۂ حال او
آنکہ ورا دوستریں بود گفت | در بن چاہیش بباید نہفت
تا نشود راز چو روز آشکار | تا نشویم از پدرش شرمسار
عاقبت اندیش تریں کودکے | دشمن او بود ز ایشاں یکے

از دست درآمد۔ اختیار سے باہر ہوا۔

گفت ہما ناکہ دریں ہمرہاں — صورتِ این حال نماند نہاں
چونکہ مرا زیں ہمہ دشمن نہند — تہمت این واقعہ بر من نہند
بر پدرش رفت و خبر دار کرد — تا پدرش چارۂ این کار کرد
ہر کہ درو جوہرِ دانائی است — بر ہمہ چیزیش توانائی است

۳۔ حکایت بلبل با باز

در خاموشی

در چمنِ باغ چو گلبن شگفت — بلبلے با باز در آمد بہ گفت
کز ہمہ مرغاں توئی خاموش سار — گوئے چرا بردۂ آخر بیبار
تا تو لب بستہ کشادی نفس — یک سخن نغز نگفتی نکس
منزل تو دست گہ سنجری — طعمۂ تو سینۂ کبکِ دری
منکہ بیکدم زدن از کان غیب — صد گہرِ سُفتہ برآرم ز جیب
طعمۂ من کرم شکاری چراست — خانۂ من بر سر خاری چراست
باز بدو گفت ہمہ گوش باش. — خامشیم بنگر و خاموش باش

خاموش سار۔ یعنی بسیار و سراپا خاموش۔

منکہ شدم کارشناس اندکے ‏ ‏ صد کنم و باز نگویم یکے
رو کہ توئی شیفتۂ روزگار ‏ ‏ زانکہ یکے نہ کنی گوئی ہزار
منکہ ہمہ معینم ایں صید گاہ ‏ ‏ سینۂ کبکے دہد از دست شاہ
چوں تو ہمہ زخم زبانی تمام ‏ ‏ کرم خورد خار نشیں والسلام

مشقی سوالات

۱۔ نوشیرواں کون تھا؟ اُس کے بارے میں تم کیا جانتے ہو؟
۲۔ نوشیرواں اور اُس کے وزیر کی کیا حکایت ہے؟
۳۔ "شاہ دراں بارہ چناں گرم شد" دراں بارہ اور گرم شدن سے کس طرف اشارہ ہے واضح کرو۔
۴۔ بلبل اور باز میں کیا گفتگو ہوئی بیان کرو؟
۵۔ "منکہ ہمہ معینم ایں صید گاہ ؛ سینۂ کبکے دہد از دست شاہ" کون کہتا ہے اور کیا مطلب ہے؟

انتخاب پندنامۂ عطارؒ رحمۃ اللہ علیہ

حمدِ باری تعالیٰ عزّ اسمہ

حمد بیحد مر خدائے پاک را — آنکہ ایماں داد مشتِ خاک را

آنکہ در آدم دمید او روح را — داد از طوفاں نجات او نوح را

آنکہ فرماں کرد قہرش باد را — تا سزائے کرد قومِ عاد را

آنکہ لطفِ خویش را اظہار کرد — باخلیلش نار را گلزار کرد

آں خداوندے کہ ہنگامِ سحر — کرد قومِ لوطؑ را زیر و زبر

سوئے او خصمے کہ تیر انداختہ — پشّۂ کارش کفایت ساختہ

آنکہ اعدا را بدریا درکشید — ناقہ را از سنگِ خارا برکشید

چوں عنایت قادرِ قیوم کرد — در کفِ داؤدؑ آہن موم کرد

با سلیمانؑ داد ملک و سروری — شد مطیعِ خاتمش دیو و پری

از تنِ صابر بکرماں قوت داد — ہم ز یونسؑ لقمۂ با حوت داد

آں یکے را ارّہ بر سر می کشد — دیگرے را تاج بر سر می نہد

اوست سلطاں ہرچہ خواہد آں کند — عالمے را در دمے ویراں کند

هست سلطانی مسلّم مر ورا / نیست کس را زَہرۂ چون و چرا

آن یکے را گنج و نعمت می دہد / دیگرے را رنج و زحمت می دہد

آن یکے را زر دو صد ہمیان دہد / دیگرے در حسرتِ نان جان دہد

آن یکے بر تخت با صد عزّ و ناز / دیگرے کردہ دہان از فاقہ باز

آن یکے پوشیدہ سنجاب و سمور / دیگرے خفتہ برہنہ در تنور

آن یکے بر بسترِ کمخاب و نخ / دیگرے بر خاکِ خواری بستہ یخ

طرفہ ایعنی جہان بر ہم زند / کس نمی آرد کہ آنجا دم زند

آنکہ با مُرغِ ہوا ماہی دہد / بندگان را دولت و شاہی دہد

بے پدر فرزند پیدا او کُند / طفل را در مہد گویا او کند

مردۂ صد سالہ را حے می کند / این بجز حق دیگرے کے می کند

صانع کز طین سلاطین میکند / نجم را رجم شیاطین می کند

از زمینِ خشک رویاند گیاہ / آسمان را بے ستون دارد نگاہ

ہیچکس در ملکِ او انباز نے / قول او را لحن نے آواز نے

مناجات بجناب مجیب الدعوات

بادشاہا جُرم ما را درگزار / ما گنہگاریم و تو آمرزگار

تو نکو کاری و ما بد کردہ ایم / جُرم بے انداز و بے حد کردہ ایم

سالها در بندِ عصیاں بوده ایم — آخر از کرده پشیماں بوده ایم

دائما در فسق و عصیاں مانده ایم — همقرینِ نفس و شیطاں مانده ایم

روز و شب اندر معاصی بوده ایم — غافل از امر و نواهی بوده ایم

بے گنہ نگذشت بر ما ساعتے — با حضورِ دل نکردم طاعتے

بر در آمد بندهٔ بگریخته — آبروی خود ز عصیاں ریخته

مغفرت دارد امید از لطفِ تو — زانکه خود فرموده لا تقنطوا

بحر الطافِ تو بے پایاں بود — نا امید از رحمتت شیطاں بود

نفس و شیطاں زد کریما راهِ من — رحمتت باشد شفاعت خواهِ من

چشم دارم از گنه پاکم کنی — پیش ازاں کاندر لحد خاکم کنی

اندر آں دم کز بدن جانم بری — از جہاں با نورِ ایمانم بری

در بیان آنکه آبرو نه ریزد

دور باش از پنج خصلت اے پسر — تا نه ریزد آبرویت در نظر

اولاً کم گوئی یا مردم دروغ — زانکه گردی از دروغت بے فروغ

هر که استیزه کند با مهتراں — آبروی خود بریزد بے گماں

پیش مردم هر که را نبود ادب — گر بریزد آبرو نه بود عجب

از سبکساراں مباش اے نیکخوی — گر سبکساری بریزد آبروے

ای پسر با مهتران کمتر ستیز — وز حماقت آبروی خود مریز
گر بعالم آبرو می بایدت — دائما خلق نکو می بایدت
هر که آهنگ سبکساری کند — ز آبروی خویش بیزاری کند
جز حدیث راست با مردم مگوی — تا نگردد آبرویت آب جوی
از خلاف و از خیانت باش دور — تا بود پیوسته در روی تو نور
گر همی خواهی که گویندت نکو — ای برادر هیچکس را بد مگو
تا نباشی در جهان اندوهگین — از حسد در روزگار کس مبین

در بیان آنکه آبرو بیفزاید

می فزاید آبرو از پنج چیز — با تو گویم بشنو ای اهل تمیز
در سخاوت کوش اگر داری غنا — تا فزاید آبرویت از سخا
بردباری و وفاداری گزین — زانکه آب روی افزاید ازین
هر که او بر خلق بخشاید همی — بیشک آب روی افزاید همی
چون بکار خویش حاضر بوده — آبروی خویش را افزوده
از سخاوت آبرو افزون شود — وز بخیلی بی خرد ملعون بود
هر کرا بر خلق بخشایش بود — آبروی او در افزایش بود
باش دایم بردبار و باوفا — تا بروی خویش بینی صد بها

تا بماند رازت از دشمن نہاں　　ستر خود با دوستاں کمتر رساں
تا نگردی پیش مردم شرمسار　　آنچہ خود نہ نہادہ باشی بر مدار
ای برادر پردۂ مردم مدر　　تا نہ درد پردہ ات شخصے دگر
با ہوای دل مکن زنہار کار　　تا نیارد پس پشیمانیت بار
تا زبانت باشد ای خواجہ دراز　　دست کوتہ دار و ہر جانب متاز
قدرِ مردم را شناس ای محترم　　تا شناسد دیگرے قدرے تو ہم
ہر کرا قدرے نباشد در جہاں　　زندہ مشمارش کہ ہست از مردگاں
از قناعت ہر کرا نبود نشاں　　کے تونگر سازدش مالِ جہاں
بر عدوے خویش چوں یابی ظفر　　عفو پیش آر و ز جرمش درگذر
دائما می باش از حق ترس کار　　نیز باش از رحمتش امیدوار
با تواضع باش و خو کن با ادب　　صحبت پرہیزگاراں می طلب
بُرد باری جوے و بے آزار باش　　تا کہ گردد در ہنر نامِ تو فاش
صبر و علم و حلم، تریاق دل اند　　حرص و بغض و کینہ زہرِ قاتل اند
ہمچو تریاق اند دانایانِ دہر　　قاتل اند ای خواجہ ناداناں چو زہر
مردم از تریاق می یابد نجات.　　خود کسے از زہر کے یابد حیات
فخر جملہ کار ہاناں دادن است　　در بروی دوستاں بکشادن است
گرچہ دانا باشی و اہلِ ہنر　　خویش را کمتر ز ہر ناداں شمر

در بیانِ صفتِ زندگانی

ناخوشی در زندگانی اے ولید — مرد را از خوئے بد گردد پدید

آنکہ نبود مرد را فضل نکو — مردہ می دانش کہ نبودہ زندہ او

ہرکہ گوید عیب تو اندر حضور — می نماید راہت از ظلمت بنور

مر ترا ہر کس کہ باشد رہنمائے — شکر او می باید آوردن بجائے

مر خردمندانِ عالم را شناس — خُلق نیکو۔ شرم نیکو۔ تر لباس

حالِ خود را از دو کس پنہاں مدار — از طبیبِ حاذق و از یارِ غار

تا صوابِ کار بینی سر بسر — بر مرادِ خود مکن کار اے پسر

آنچہ اندر شرع باشد ناپسند — گرد او ہرگز مگرد اے ہوشمند

ہرچہ را کردست حق بر تو حرام — دور دار از خود کہ باشی نیکنام

چونکہ روزی بر تو بکشاید خدای — دِل کشادہ دار و تنگی کم نمای

تازہ روی و خوش سخن باش ای اخی — تا بود نامِ تو در عالم سخی

بر مخور اندوہ مرگ اے بوالہوس — چونکہ وقت آید نگردد پیش و پس

دل ز غلّ و غشّ ہمیشہ پاک دار — تا توانی کینہ در سینہ مدار

تکیہ کم کن خواجہ بر کردار خویش — دل بنہ بر رحمتِ جبّار خویش

بہتریں چیزے بداں خلقِ نکوست — خلق خُلقِ نیک را دارند دوست

رو فرو تر باش دائم ای خلف — کین بود آرایش اہل سلف
آنکہ باشد در کف شہوت اسیر — گرچہ آزاد است او را بندہ گیر
گر تو بینی ناکسے را دستگاہ — حاجتے خود را ازو ہرگز مخواہ
بر در ناکس قدم ہرگز مبر — در بہ بینی ہم مپرس ازوے خبر
تا توانی کار ابلہ را مساز — کار فرمایش ولے کمتر نواز

در بیان فوائد خدمت

تا توانی اے پسر خدمت گزیں — تا شود اسپ مرادت زیر زیں
بندہ چوں خدمت مردان کند — خدمت او گنبد گردان کند
بہر خدمت ہر کہ بر بندد میان — باشد از آفات دنیا در امان
ہر کہ پیش صاحبان خدمت کند — ایزدش با دولت و حرمت کند
خادمان را ہست در جنت مآب — روز محشر بے حساب و بے عقاب
خادمان باشند اخوان را شفیع — جای ایشان در جہان باشد رفیع
گرچہ خادم عاصی و مفلس بود — بہتر از صد عابد و ممسک شود
می دہد ہر خادمے را مستعان — اجر و مزد صائمان و قائمان
بہر خدمت ہر کہ بر بندد کمر — از درخت معرفت یابد ثمر
ہر کہ خادم شد جنانش می دہند — ہم ثواب غازیانش می دہند

در بیانِ تعظیم میہماناں

اے برادر میہماں را نیک دار   ہست مہماں از عطای کردگار
میہماں روزی بخود می آورد   پس گناہِ میزباں را می برد
ہر کرا جبار دارد دشمنش   باز دارد میہماں از مسکنش
اے برادر دار مہماں را عزیز   تا بیابی عزت از رحماں تو نیز
موسے کو داشت مہماں را نکو   حق کشاید بابِ جنت را برو
ہر کرا شد طبع از مہماں ملول   از وے آزردہ خداؤ ہم رسول
بندۂ کو خدمتِ مہماں کند   خویش را شایستۂ رحماں کند
ہر کہ مہماں را بروی تازہ دید   از خدا الطافِ بے اندازہ دید
از تکلف دور باش اے میزباں   تا گرانی نبودت از میہماں
میہماں را اے پسر اعزاز کن   گر بود کافر برو در باز کن
ہست مہماں از عطاہای کریم   ہر کہ زو پنہاں شود باشد لئیم
معرفت داری گرہ بر زر مبند   چوں رسد مہماں بروییش در مبند
خیز و بر خوانِ کسے مہماں مشو   چوں رسد مہماں از و پنہاں مشو
ہر کہ مہماں را گرامی می کند   کوششے در نیکنامی می کند
ہر کہ مہمانت شود از خاص و عام   پیش او می باید آوردن طعام

زانچه داری اندک و بیش ای پسر — جزو باید پیشِ درویش آمی پسر

نان بده بر جایعان بہرِ خدائے — تا دہندت در بہشتِ عدن جائے

باتنِ عوراں کہ بخشد جامۂ — حق دہد اورا ز رحمت نامۂ

ہر کہ ثوبے باتنِ عورے دہد — در دو عالم ایزدش نورے دہد

گر بر آری حاجتِ محتاج را — بر سرِ اقبال یابی تاج را

ہر کرا باشد بدولت بخت یار — خیر ورزد در نہان و آشکار

اے پسر ہرگز مخور نانِ بخیل — کم نشیں در عمر بر خوانِ بخیل

نامِ ممسک جملہ رنج است و عنا — می شود نانِ سخی نور و صفا

تا نخوانندت نخواں کس مرو — در پئے مردار چوں کرگس مرو

چشمِ نیکی از خسیسِ دوں مدار — سقفِ ویراں را تو بر آستوں مدار

گر کنی خیرے تو آں از خود مبیں — ہر چہ بینی نیک بیں و بد مبیں

در بیانِ نصائح و نتائجِ دینی و دنیوی

خواب کم کن اولِ روز ای پسر — نفس را بد خو میا موز ای پسر

آخرِ روزت نکو نبود مقام — بیشتر از شام خواب آمد حرام

اہلِ حکمت را نمی آید صواب — درمیاں آفتاب و سایہ خواب

اے پسر ہرگز مرو تنہا سفر — باشدت رفتن بسفر تنہا خطر

دست را بر رخ زدن یوم است شوم / استماع علم کن ز اهلِ علوم

شب در آئینه نظر کردن خطاست / روز اگر بینی تو روی خود رواست

خانه گر تنها و تاریکت بود / مونسی باید که نزدیکت بود

چار پایان را چو بینی در قطار / درمیانِ شان نیائی زینهار

تا فزاید قدر و جاهت را خدا / روز و شب می باش دائم در دعا

تا شود عمرت زیاده در جهان / رو نکوئی کن نکوئی در نهان

تا نه کاهد روزیت در روزگار / معصیت کم کن بعالم زینهار

هر که رو در فسق و در عصیان کند / ایزد اندر رزقِ او نقصان کند

کم شود روزی ز گفتارِ دروغ / در سخن کذّاب را نبود فروغ

فاقه آرد خواب بسیار اے پسر / خواب کم کن باش بیدار ای پسر

ریزهٔ نان را میفگن زیر پائے / گر همی خواهی تو نعمت از خدائے

شب مزن جاروب هرگز خانه در / خاک رو به هم مته در زیر در

گر بخوانی باب و مامت را بنام / نعمتِ حق بر تو می گردد حرام

گر بدامن پاک سازی روئے خویش / روزیت کم گردد ای درویش بیش

دور کن از خانه تارِ عنکبوت / باشد اندر ماندنش نقصانِ قوت

خرج را بیرون اندازه مکن / خشک ریشِ خویش را تازه مکن

باب - باپ - مام - ماں

در بیانِ غمخواریِ مردم

بر سرِ بالینِ بیماراں گزر — زانکه هست ایں سنّتِ خیر البشر
تا توانی تشنه را سیراب کن — در مجالس خدمتِ اصحاب کن

خاطرِ ایتام را در یاب نیز — تا ترا پیوسته حق دارد عزیز
چوں شود گریاں یتیمے ناگہاں — عرشِ حق در جنبش آید آں زماں
چوں یتیمے را کسے گریاں کند — مالک اندر دوزخش بریاں کند
آنکه خنداند یتیمِ خسته را — باز یابد جنّتِ وابسته را
ہر که اسرارت کند فاش ای پسر — از چناں کس دور می باش ای پسر
در جوانی دار پیراں را عزیز — تا عزیزِ دیگراں باشی تو نیز
بر ضعیفاں گر به بخشائی رواست — کیں ز سیرتہای خوبِ اولیاست
بر سرِ سیری مخور ہرگز طعام — تا نه میرد در بدن قلب ای غلام
علّتِ مردم ز پُر خواری بود — خوردنِ پُر تخمِ بیماری بود
تا شود دینِ تو صافی چوں زلال — باش دائم طالبِ قوتِ حلال
آنکه باشد در پئے قوتِ حرام — در تنِ او دل ہمی میرد تمام

مجالس - جمع مجلس بیٹھنے کی جگہ - ایتام - جمع یتیم - اولیا - جمع ولی

در بیان انتباه از غفلت

در بلا یاری مخواه از هیچ کس　　زانکه نبود جز خدا فریادرس

از خدای خویشتن غافل مباش　　غافلانه در ره باطل مباش

جای گریه است این جهان درو مخند　　چشم عبرت بر کشا و لب به بند

همچو مور از حرص هر سوی مرو　　پند ناصح را بگوش جان شنو

ای پسر کودک نه بازی مکن　　کار ها شیطان با نیازی مکن

نفس بد را در گنه یاری مده　　عمر برباد از تبه کاری مده

هر کجا تهمت بود آنجا مرو　　راه حق را همچو نابینا مرو

دشمنی داری ازو ایمن مباش　　زیر سقف بی ستون ساکن مباش

در ره فسق و هوا مرکب متاز　　خویشتن را سخرهٔ شیطان مساز

چون سفر در پیش داری زاد گیر　　عمر خود را سربسر برباد گیر

جمله را چون هست بر دوزخ گذر　　جای شادی نیست هر چند این خطر

آتشی در پیش داری ای فقیر　　هیچ خوفت نیست از نار سعیر

عقبه در راه است و بارت بس گران　　نگذرت بارت بسعی دیگران

داری اندر پیش روز رستخیز　　از خدایت نیست امکان گریز

ای برادر باش در فرمان حق　　تا بیابی جنت و رضوان حق

گردن از حکمِ خدایت بر متاب | تا نمانی روزِ محشر در عذاب
تا بیابی در بہشتِ عدن جاے | شفقتے بنماے با خلقِ خداے
تا دہندت جاے در دارالسلام | با فقیراں روز و شب می دہ طعام
شاد اگر داری درونِ خستہ را | باز یابی جنتِ وابستہ را
ہر کہ آرد ایں نصیحت را بجاے | در دو عالم راحتش بخشد خداے
یا الٰہی رحم کن بر ما ہمہ | عفو کن جملہ گناہِ ما ہمہ
عاجزیم و جرم ہا کردیم بسے | نیست ما را غیرِ تو دیگر کسے
گر بخوانی ور برانی بندہ ایم | ہرچہ حکمِ تست زاں خرسندہ ایم
رحمتِ حق باد بر جانِ کسے | کیں نصائح را بخواند او بسے

مشقی سوالات

۱۔ ذیل کی تلمیحات کو تفصیل سے بیان کرو:۔

طوفانِ نوحؑ ۔ قومِ عاد ۔ ماہیِ یونسؑ ۔ خاتمِ سلیمانؑ ۔ قومِ لوطؑ ۔ آرہ زکریاؑ
ناقہ صالحؑ ۔ صبرِ ایوبؑ ۔ آہنِ داؤدؑ ۔ نارِ خلیلؑ ۔

۲۔ ذیل کے اشعار کا مطلب اور شرح لکھو:۔

(۱) بادشاہا جرم ما را در گزار .... ما گنہ گاریم و تو آمرزگار
...... نواہی بودہ ایم۔

(ب) دائما در فسق و عصیاں ماندہ ایم .... زانکہ خود فرمودہ لا تقنطوا

(ج) دور باش از پنج خصلت ای پسر .... آبروی خود مریز

(د) تا توانی اے پسر خدمت گزیں .... دولت و حرمت کند

(۳) نثر کرو:-

(ا) اے برادر مہماں را نیک دار .... از مسکنش

(ب) بر سر بالین بیماراں گزر .... بریاں کند

(۴) پانچ چیزوں سے آبرو بڑھتی ہے اور پانچ چیزوں سے آبرو ریزی ہوتی ہے۔ وہ کون خصلتیں ہیں؟

(۵) ترکیب نحوی کرو:-

(ا) حمد بے حد مر خدائے پاک را ؛ آنکہ ایماں داد مشت خاک را

(ب) اے برادر مہماں را نیک دار ؛ ہست مہماں از عطائے کردگار

انتخاب از منظومات جدیدهٔ ایران

تشویق علم

هرآنکو از دل و جان ساعی فن و هنر گردد
باندک فرصتی از علم و عرفان بهره ور گردد

نهال قامتی کو خورد آب از چشمهٔ عرفان
یقین در عرصهٔ گیتی چو نخل پر ثمر گردد

هرآن طفلی سعادتمند شاغل در معارف شد
بود آخر که او بهتر ز باشل پدر گردد

تو ای ابن وطن این کیمیای علم حاصل کن
که از وی این مس قلب وجودت همچو زر گردد

نشان نخل هنر در مزرع دل ای عزیز من
که تا او سایه افگن در وطن با بیخ و بر گردد

جهالت حنظلی باشد بکن از مزرعت دو رش
نشان نخل هنر کز وی دهانت پر شکر گردد

صفا از صیقل عرفان نما زنگ جهالت را
که لوح سینه ات را نور ایمان بیشتر گردد

بآبِ معرفت جانا اگر دایم وضو سازی
به پیشِ خلقِ عالم حسنِ خلقت خوب‌تر گردد

کسے را در جہاں گر بہرۂ از علم و حکمت نیست
چو حیوان باشد او کز وصفِ انساں دورتر گردد

باصلاحِ وطن ہر کو نخواہد نسخۂ دانش
گماں کے می برم او باخبر از خیر و شر گردد

باخبارِ وطن دایم غفوری نشر کن شعرت
مگر روزے قبولِ خاطرِ اہلِ نظر گردد

حسنِ اخلاق

اے برادر نکتہ میگویمت گیرش بگوش
دور باش از مردمِ گندم نمائے جو فروش

بار با طاعت مکن کز ایں عبادت بہتر است
بر درِ حق توبہ و عجز و نیازی فروش

گر ترا رنجے رسد با غم رضا دہ بر قضا
نفع نبود گر کنی ہرچند فریاد و خروش

شکر گو بر نعمت ایمان و بر رزقِ حلال
رزق را در راہِ حق چیزے بدہ چیزے بپوش

چشمِ خود را پوش از عیب و گناہِ مردماں
تا ترا بخشد خدائے جرم بخش عیب پوش

حاجتِ خود را چو آرد با تو کس بہرِ خدا
در ادائے حاجتش با قدرتت باشد بکوش

باش بکشادہ جبین و نیک خلق و جود کیش
خاصہ با احباب دائم غمگسار و گرم جوش

گر دو چار جاہلی گردی سلامش گوی بس
ہر چہ گوید در جواب حرف او ز باز گوش

بگذر و دامن فراہم کردہ از آب و لجن
ہر کرا پروردگارش دادہ باشد عقل و ہوش

ہر کرا شیر احمدا توفیق حق باشد نصیب
این نصیحت میرسد گوشش دلش را از سروش

سہ برادر

ما سہ گلچہرہ و سرو قد پسریم
ما ز یک مادر و ز یک پدریم

بلبل نغمہ خوان یک گلشن
نو گل شاخسار یک شجریم

گلشن حسن را ہمیں گلبن
شجر عشق را ہمین ثمریم

ہر یکے میوۂ دل مادر
ہر یکے نور دیدۂ پدریم

ماہ تابان آسمان ادب
شمع رخشان محفل ہنریم

گرچہ استادہ ایم پہلوی ہم
روز پیکار پشت یکدگریم

این بشمشیر و آن بنوک قلم
مصدر کار و منشار اثریم

چون ثریا گہی بجاے مقیم
گاہ چون آفتاب در سفریم

ماہ رفتیم و آفتاب آئیم
این میان چون ستارۂ سحریم

چشم زخم زمانہ دور از ما
ما سہ تن پہلوان ناموریم

ما بدست ہنر سہ انگشتیم
دہن خصم را یکے مشتیم

ترانۂ وطن

سرسبز کن از سعی تو صحرائے وطن را   گر میطلبی صورت زیبائے وطن را
امروز بکن خدمت فردائے وطن را   از فکر بکن دور تو سودائے وطن را

زیبا وطنت چشم بکردار تو دارد
دارد بسے امید چو غمخوار تو دارد

بہبودی این خاک معلّق بمن وتست   آبادی وے جملہ معلق بمن وتست
آرے کہ ہمیں حرف محقق بمن وتست   با رخصت اگر گشت موفق بمن وتست

چون باعث آبادی اینجا من وتوئیم
باید کہ رہ خوبی او را ہمہ جوئیم

اغیار نگر باب فنون جملہ کشودند   کشف ہمہ و غائر بسی اشیا نمودند
ظاہر ز ہمہ گوے سعادت بربودند   بنگر کہ چہ کردند چہ آخر بنمودند

از کوشش خود با ہوا جملہ پریدند
رفتند بسر منزل مقصود رسیدند

گلزار کن از کوشش خود خاک وطن را   شرمندہ بپیشش بنما روے چمن را
آور تو میان وطنت صنعت و فن را   گویم شنو از من تو ہمیں جملہ سخن را

بر سر تو خیال رہ بہبود وطن کن
از بہر وطن کار تو چون اہل زمن کن

آفتاب

صبح شد۔ خواہد بر آمد آفتاب ‏ دیدہ میمال و بیفگن رخت خواب

خیز در جائے بلندے کن قیام ‏ بر فراز کوہے یا طرف بام

کن نگہ در گنبد نیلوفری ‏ تا تماشائے غریبے بنگری

رو بمشرق ساعتے استادہ باش ‏ جلوۂ خورشید را آمادہ باش

اولاً یک گوئے زریں سر زند ‏ بعد ازاں خط شعاعی در زند

اندک اندک پر ضیا گردد جہان ‏ بر تو بحر و کوہ و دشت و آسمان

لطفہا بر خاک ظلمانی کند ‏ روشنی و گرمی ارزانی کند

گلبن و زرع و نخیل و مرغزار ‏ ہر یکے از فیض او پر برگ و بار

گر نتابد آفتاب پر ضیا ‏ نے پر کاہے بیابی نے گیا

بس کہ افتادست از ما دور تر ‏ قرص خور کوچک نماید در نظر

چوں زمین طوفے کند بر گرد آن ‏ عرصۂ سالے ہمی گردد عیاں

چرخ دیگر می زند بر خود زمین ‏ تا پدید آید شب و روزے چنیں

تو ہمی بینی کہ پوید آفتاب ‏ فہم کن خود واژگون است این حساب

مشقی سوالات

۱۔ ذیل کے اشعار کا مطلب بیان کرو:۔

(ا) تو اے ابنِ وطن ایں کیمیائے علم حاصل کن — کہ از وے ایں مِس قلب وجودت ہچو زر گردد

(ب) بآبِ معرفت جاناں اگر دائم وضو سازی — بہ پیشِ خلقِ عالم حسنِ خلقت خوب تر گردد

۲۔ ابنِ وطن اور کیمیائے علم سے کیا مُراد ہے۔

۳۔ جہالت کو حنظل سے کیوں تشبیہ دی ہے؟

۴۔ اخلاق سے تم کیا سمجھتے ہو؟

۵۔ بہترین اخلاق کیا ہیں؟

۶۔ ذیل کے اشعار کا مطلب بیان کرو:۔

گرچہ استاد دیم پہلوی ہم — روزِ پیکار لشت یکدگریم

ایں بشمشیر آں بنوکِ قلم — مصدرِ کار و منشا اثریم

چوں ثریا گہی بجائے مقیم — گاہ چوں آفتاب در سفریم

ما بدست ہنر سہ انگشتیم — دشمن خصم را یکے مشتیم

۷۔ "ترانہ وطن" میں شاعر کس چیز کی تعلیم دیتا ہے اور کیونکر؟ بیان کرو۔

۸۔ آفتاب کا منظر جو تم نے اس کتاب میں پڑھا ہے لکھو۔



کاغذ کتاب ۳۰×۲۰ = ۲۸ پونڈ وہائٹ پرنٹنگ
کاغذ کور ۳۰×۲۰ = ۶۰ پونڈ

باہتمام پنڈت بشمبھر ناتھ بھارگو اسٹینڈرڈ پریس الہ آباد میں چھپا